# مرآتِ حُسنِ بیمثال

١٣٤٢ھ

## مرغوبِ مُحِبّ و محبوب

١٣٦٢ھ


مؤلفہ
از قلمِ فیض رقم
ازمحترم حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ اہلسنت کے اسد السنۃ ضیغم الملۃ وصاف الحبیب حضرت مولینا مولوی
حافظ قاری مفتی علامہ ابوالظفر محب الرضا محمد محبوب علیخاں صاحب قادری برکاتی رضوی مجددی
لکھنوی مفتی اعظم ریاست پٹیالہ علیہ الرحمۃ والرضوان



ناشر مکتبہ حشمتیہ الجامعۃ الحشمتیہ مشاہد نگر ماہم ضلع گونڈہ

بحمدہٖ تعالیٰ

یہ مبارک رسالہ ہدایت قبالہ نافع عجالہ مسلمانوں کے ایمانوں کو
منور اور قلوب کو مجلّٰی فرمانے والا اہلِ محبت کو مست
اور بیخود بنانے والا اہلِ سنت کی نظر کے سامنے
محبوبِ بے مثل و یکتا صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وعلیٰ آلہٖ وسلم کا صحیح سراپا
پیش کرنے والا
مسمّٰی باسمِ تاریخی

۱۳ ــــ ھ ــــ ۴۲

# مرغوبِ محبّ و محبوب

مؤلفہ

از قلمِ فیض رقم

اخ محترم حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ اہلسنت اسد السنۃ ضیغم الملۃ مصاف الحنیب حضرت مولینا مولوی
حافظ قاری مفتی علامہ ابوالظفر محب الرضا محمد محبوب علیخان صاحب قادری برکاتی رضوی مجددی
لکھنوی مفتی اعظم ریاست پٹیالہ علیہ الرحمۃ والرضوان

ناشر

مکتبہ حشمتیہ الجامعۃ الحشمتیہ مشاہد نگر ماہم ضلع گونڈہ

نام کتاب ـــــ مرآتِ حسنِ بیمثال

مؤلفہ ـــــ اخ المحترم حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ اہلسنت کے اسد السنۃ ضیغم الملۃ وصاف الحبیب حضرت مولانا مولوی حافظ قاری مفتی علامہ ابو الظفر محب الرضا محمد محبوب علیخاں صاحب قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی مفتی اعظم ریاست پٹیالہ علیہ الرحمۃ والرضوان

اشاعتِ اول ـــــ سنہ ۱۳۴۲ھ

اشاعتِ دوم ـــــ بموقع جشن عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منجانب الجامعۃ الحشمتیہ کے مشاہد نگر ماہم ضلع گونڈہ منعقدہ ۷ شعبان المعظم سنہ ۱۴۴۱ھ

تعداد ـــــ گیارہ سو 1100

ناشر ـــــ مکتبہ حشمتیہ کے الجامعۃ الحشمتیہ کے مشاہد نگر ماہم ضلع گونڈہ

کتابت ـــــ محمد نجم الرضا حشمتی نجم اقرا فکس حشمت نگر پیلی بھیت شریف

برائے ایصال ثواب

فدائے شیر بیشۂ اہلسنت کے جناب الحاج غلام مصطفیٰ صاحب حشمتی علیہ الرحمہ

ابن خلیفۂ شیر بیشۂ اہل سنت، عدو لا مذہبیت، علمبر دار مسلک اعلیٰ حضرت

صوفی باصفا جناب الحاج احمد عمر ڈوسا صاحب حشمتی علیہ الرحمہ

منجانب

عاشق شیر بیشۂ اہل سنت، فیض یافتہ میکدۂ حشمتیت

مخیر اہلسنت کے جناب الحاج ہارون احمد عمر ڈوسا صاحب حشمتی زید حبہٗ

# اِنتِساب

## ببارگاہ

جانشینِ مظہرِ اعلیٰ حضرت اعلم العلما افقہ الفقہا تاج الاصفیا رئیس الاتقیا

امام المناظرین غیظ المنافقین و المرتدین

## حضور مشاہدِ ملت

حضرت علامہ مولیٰنا مفتی الحاج الشاہ ابو المظفر محمد مشاہد رضا خاں صاحب قبلہ

قادری برکاتی رضوی حشمتی علیہ الرحمۃ و الرضوان

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ ط

اَللّٰھُمَّ یَامَنْ لَہُ النُّوْرُ وَمِنْہُ النُّوْرُ وَفِیْہِ النُّوْرُ وَاِلَیْہِ النُّوْرُ یَانُوْرُ لَکَ الْحَمْدُ سَرْمَدًا ط صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا وَوَکِیْلِنَا وَکَفِیْلِنَا وَظَھِیْرِنَا وَمَالِکِنَا وَمَلِیْکِنَا وَحَافِظِنَا وَحَفِیْظِنَا وَنَاصِرِنَا وَنَصِیْرِنَا وَشَافِعِنَا وَشَفِیْعِنَا وَشِفَاءِ نَا وَشِفَاءِ صُدُوْرِنَا وَقُرَّۃِ عُیُوْنِنَا وَشَافِعِ ذُنُوْبِنَا وَکَاشِفِ کُرُوْبِنَا مُحَمَّدٍ سِرَاجِکَ الْمُنِیْرِ وَاٰلِہٖ اَبَدًا ط یَانُوْرُ وَیَانُوْرَ النُّوْرِ وَیَانُوْرًا قَبْلَ کُلِّ نُوْرٍ ط وَیَانُوْرًا بَعْدَ کُلِّ نُوْرٍ وَیَانُوْرًا مَّعَ کُلِّ نُوْرٍ ط وَیَانُوْرًا فَوْقَ کُلِّ نُوْرٍ ط وَیَانُوْرًا فِیْ کُلِّ نُوْرٍ ط وَیَانُوْرًا عَلٰی کُلِّ نُوْرٍ ط لَکَ النُّوْرُ وَبِکَ النُّوْرُ وَمِنْکَ النُّوْرُ وَاِلَیْکَ النُّوْرُ وَاَنْتَ النُّوْرُ ط وَنُوْرُ النُّوْرِ ط وَنُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ ط یَامَنْبَعَ النُّوْرِ وَیَا مَخْزَنَ النُّوْرِ وَیَا مَجْمَعَ النُّوْرِ ط صَلِّ عَلٰی نُوْرِکَ الْاَنْوَارِ وَاٰلِہٖ السُّرُجِ الْغُرَرِ ط وَصَحَابَتِہِ الْمَصَابِیْحِ الزُّھَرِ ط صَلَاۃً تَجْعَلُ لَنَا بِھَا فِیْ قُلُوْبِنَا نُوْرًا وَّفِیْ صُدُوْرِنَا نُوْرًا وَفِیْ عُیُوْنِنَا نُوْرًا وَّفِیْ قُبُوْرِنَا نُوْرًا وَّفِیْ دِیْنِنَا نُوْرًا وَّفِیْ اِیْمَانِنَا نُوْرًا وَّفِیْ اَرْوَاحِنَا نُوْرًا وَّفِیْ اَجْسَامِنَا نُوْرًا وَّ فِیْ اَجْسَادِنَا نُوْرًا وَّ فِیْ اَشْبَاحِنَا نُوْرًا ط

اٰمِیْنَ یَانُوْرَ الْمَلِکِ الْحَقِّ الْمُبِیْنِ ط

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِہٖ بِعَدَدِ مَعْلُوْمَاتِکَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ط

زمین وزماں تمہارے لئے مکین ومکاں تمہارے لئے
چنین وچناں تمہارے لئے بنے دوجہاں تمہارے لئے

دہن میں زباں تمہارے لئے بدن میں ہے جاں تمہارے لئے
ہم آئے یہاں تمہارے لئے اُٹھیں بھی وہاں تمہارے لئے

فرشتے خدم رسول حشم تمام امم غلام کرم
وجود وعدم حدوث وقدم جہاں میں عیاں تمہارے لئے

اصالتِ کل امامت کل سیادت کل امارتِ کل
حکومت کل ولایت کل خدا کے یہاں تمہارے لئے

کلیم ونجی مسیح وصفی خلیل ورضی رسول ونبی
عتیق ووصی غنی وعلی ثنا کی زباں تمہارے لئے

تمہاری چمک تمہاری دمک تمہاری جھلک تمہاری مہک
زمین وفلک سماک وسمک میں سکہ نشاں تمہارے لئے

ظہور نہاں قیام جہاں رکوع مہاں سجود شہاں
نیازیں یہاں نمازیں وہاں یہ کس لئے ہاں تمہارے لئے

یہ شمس وقمر یہ شام وسحر یہ برگ وشجر یہ باغ وثمر
یہ تیغ وسپر یہ تاج وکمر یہ حکم رواں تمہارے لئے

یہ فیض دیئے وہ جود کئے کہ نام لئے زمانہ جئے
جہاں نے لئے تمہارے دیئے یہ اکرمیاں تمہارے لئے

سحاب کرم روانہ کئے کہ آب نعم زمانہ پئے
جو رکھتے تھے ہم وہ چاک سئے یہ ستر بداں تمہارے لئے

نہ جن و بشر کہ آٹھ پہر ملائکہ در پہ بستہ کمر
نہ جبہہ وسر کہ قلب وجگر ہیں سجدہ کناں تمہارے لئے

نہ روح امیں نہ عرش بریں نہ لوح مبیں کوئی بھی کہیں
خبر ہی نہیں جو رمزیں کھلیں ازل کی نہاں تمہارے لئے

جناں میں چمن چمن میں سمن سمن میں پھبن پھبن میں دلہن
سزائے محن پہ ایسے منن یہ امن واماں تمہارے لئے

خلیل ونجی مسیح وصفی سبھی سے کہی کہیں بھی بنی
یہ بے خبری کہ خلق پھری کہاں سے کہاں تمہارے لئے

بفورِ صدا سماں یہ بندھا یہ سدرہ اُٹھا وہ عرش جھکا
صفوف سما نے سجدہ کیا ہوئی جو اذاں تمہارے لئے

فنا بدرت بقا ببرت زہر دو جہت بگرد سرت
ہے مرکزیت تمہاری صفت کہ دونوں کماں تمہارے لئے

اشارے سے چاند چیر دیا چھپے ہوئے خور کو پھیر لیا
گئے ہوئے دن کو عصر کیا یہ تاب وتواں تمہارے لئے

صبا وہ چلے کہ باغ پھلے وہ پھول کھلے کہ دن ہو بھلے
لوا کے تلے ثنا میں کھلے رضا کی زباں تمہارے لئے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰینَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ ط
وَاٰلِهٖ الْکِرَامِ وَابْنِهٖ الْکَرِیْمِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ط

قاعدہ ہے اور ہر شخص اس کا مقر اور ہر عقلمند اس کو جانتا ہے کہ آدمی کو جس کام کا محال اور غیر ممکن ہونا معلوم ہوتا ہے اُس میں سعی اور کوشش کو بیکار سمجھ کر اُس کے خیال سے بھی درگزر کرتا ہے۔ مگر حمد ونعت کچھ ایسے پیارے اور مقدس ودلچسپ کام ہیں جن کا انصرام بشری طاقت بلکہ ملکی قوت سے بھی باہر ہے۔ پھر بھی جسے دیکھئے وہ اپنی تحریروں اپنی تقریروں کے عنوان کو انھیں سے عزت دینے میں سعی کرتا ہے۔ لہٰذا تبرکاً میں بھی اس مبارک دولت سے حصہ لینا اور سر نامہ کو

اس نام سے عزت دینا چاہتا ہوں۔ خدا خدا ہے محمد مصطفےٰ ہے۔ جل شانہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ وسلم۔ اول کے سجود کو سرِ نیاز موجود۔ خاتم پر بے شمار سلام، بے نہایت درود۔

وہ ایسا خدا ہے جس نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی نبوت کا جن و بشر کیا شجر اور حجر سے اقرار کرادیا۔ یہ ایسا محبوب ہے جس نے اپنے خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا ارض و سما میں ڈنکا بجادیا۔

اللہ بھی طالب ہے ترا جن و بشر بھی
ہے عرش تیرا خلد بھی اللہ کا گھر بھی

جس وقت گواہی کی ہوئی ان کو ضرورت
بُت بول اُٹھے پڑھنے لگے کلمہ شجر بھی

جس وقت ہوئی بزمِ جہاں میں تری آمد
سجدے کو ترے جھک گیا اللہ کا گھر بھی

چہرہ ہے ترا آئینۂ حسنِ الٰہی
دیکھے ترا جلوہ تو تڑپ جائے نظر بھی

کیا وصف ترے چہرۂ انور کا ادا ہو
تلوے ہیں ترے غیرتِ خور رشکِ قمر بھی

حق نے تمہیں قادر کیا اور غیب کا عالم
بندوں کی مدد کرتے ہو رکھتے ہو خبر بھی

ہے تیرا تصور تو مسلمانوں کا ایماں
اور قلب میں نجدی کے بسا گاؤ بھی خر بھی

بجتے ہیں ترے ڈنکے فلک عرش بریں پر
معمور ترے ذکر سے ہے بحر بھی بر بھی

سرداروں کے سر خم ہیں درِ پاک پہ تیرے
ساجد تری سرکار میں ہیں دل بھی جگر بھی

ذرہ ترے کوچے کا اگر جلوہ نما ہو
ٹل جائے گا سورج بھی مقابل سے قمر بھی

مملوک خدا کا ہے خدائی کا ہے مالک
قبضہ میں ترے ارض و سما خشک بھی تر بھی

بھر دے مری جھولی کو نواسوں کا تصدق
سگ ہوں ترا محتاج ترا دستِ نگر بھی

سگ ہوں میں عُبَیدِ رَضَوی غوث و رضا کا
آگے سے مرے بھاگتے ہیں شیرِ ببر بھی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰینَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ط

وہ ایسا خدا ہے جس کے ہاتھ میں ایسے کی جان ہے۔ یہ ایسا محبوب ہے جس کے اختیار میں سارا جہان ہے۔ جس طرح اللہ و محمد جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے وصل میں فصل نہیں اسی طرح حمد و نعت میں فراق کو دخل نہیں۔ جو مسلمان حمد لکھے گا نعت نہ چھوڑے گا۔ کعبہ جائے گا مدینہ سے منہ نہ موڑے گا۔ مسجد کی فصیلوں، خطبہ کے ممبروں پر وحدانیت کی شہادت ادا کرنے والے ساتھ ہی ساتھ رسالت کا بھی اقرار سناتے ہیں ؎

اذاں کیا جہاں دیکھو ایمان والو || پس ذکر حق ذکر ہے مصطفےٰ کا
کہ پہلے زباں حمد سے پاک ہو لے || تو پھر نام لے وہ حبیب خدا کا

یہ دونوں مبارک ذکر کچھ ایسے لازم و ملزوم ہیں کہ جہاں اللہ ہے وہاں محمد رسول اللہ ہے، جہاں محمد رسول اللہ ہے وہاں اللہ ہے۔ اللہ ہی اللہ ہے۔ جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین وبارک وسلم۔ فرش سے عرش تک دھوم ہے، ذرے ذرے کو معلوم ہے کہ وہ خدائے برتر یہ ہمارا پیغمبر، نہ اس کا کوئی ثانی نہ اس کا کوئی ہمسر ؎

ایسا نہ کوئی ہے نہ کوئی ہو نہ ہوا ہو || سایہ بھی تو اک مثل ہے پھر کیوں نہ جدا ہو
اے راحت جاں جو ترے قدموں سے لگا ہو || کیوں خاک بسر صورت نقش کف پا ہو
اللہ کا محبوب بنے جو تمہیں چاہے || اُس کا تو بیاں ہی نہیں کچھ تم جسے چاہو
دل سب سے اُٹھا کر جو پڑا ہو ترے در پر || اُفتادِ دو عالم سے تعلق اُسے کیا ہو
اُس ہاتھ سے دل سوختہ جانوں کے ہرے کر || جس سے رطب سوختہ کی نشو و نما ہو
ہر سانس سے نکلے گل فردوس کی خوشبو || گر عکس فگن دل میں وہ نقش کف پا ہو
اس در کی طرف اس لئے میزاب کا منہ ہے || وہ قبلۂ کونین ہے یہ قبلہ نما ہو
بے چین رکھے مجھ کو ترا درد محبت || مٹ جائے وہ دل پھر جسے ارمانِ دوا ہو
یہ میری سمجھ میں کبھی آ ہی نہیں سکتا || ایمان مجھے پھیرنے کو تو نے دیا ہو
اُس گھر سے عیاں نور الٰہی ہو ہمیشہ || تم جس میں گھڑی بھر کیلئے جلوہ نما ہو
مقبول ہیں ابرو کے اشارے سے دعائیں || کب تیر کمانِ نبوت کا خطا ہو
ہو سلسلہ الفت کا جسے زلف نبی سے || اُلجھے نہ کوئی کام نہ پابندِ بلا ہو

شکر ایک کرم کا بھی ادا ہو نہیں سکتا
دِل اُن پہ فدا جانِ حسنؔ اُن پہ فدا ہو

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰینَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ مَنْبَعِ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ وَالْحِکَمِ وَعَلٰی اٰلِہِ الْکِرَامِ وَابْنِہِ الْکَرِیْمِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ط

مُحِبّین محبوب کے نام کو دردِ دل کا تعویذ بناتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ دردو دِل سے پاک ہے۔ اُس نے اپنے محبوب کے نام سے اپنے فرشتوں کی آنکھوں، حوروں کے سینوں، غلماں کی پیشانیوں، مسلمانوں کے دلوں، عرش وکرسی بلکہ تمام مقدس مقاموں کو زینت بخشی۔ ملائکہ کی محفل میں جایئے تو اُنھیں کا چرچا، حوروں کی انجمنیں دیکھئے تو یہی غلغلہ، پیارے محبوب کی دونوں جہان میں دُہائی پھر رہی ہے۔ ایک خدائی ہے کہ ان کے مبارک قدموں پر گر رہی ہے۔ زمین والے، آسماں والے، جہان والے انھیں کے فدائی، انہیں کے شیدائی۔ دِل شب میں جاگ کر اللہ اللہ کرنے والے انہیں کے آرزومند، انہیں کے تمنائی۔ حل سے حرم تک، عرب سے عجم تک مختلف زبانوں پر اُن کی یاد جاری۔ شرق سے غرب تک، جنوب سے شمال تک اُن کی یادگاری ہے۔ زبان والے تو زبان والے ہیں بے زبانوں میں ان کی پکار ہے۔ غرض خدا کی خدائی ہے کہ ان پر نثار ہے۔ حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شیر دیکھا اُن کا نام لیا، کتے کی طرح حفاظت کو ساتھ ہولیا۔ اونٹ محنت سے عاجز آیا اُن کے آستانے پر فریاد لایا ؎

ہاں یہیں کرتی ہیں چڑیاں فریاد ہاں یہیں چاہتی ہے ہرنی داد
اِسی در پہ شترانِ ناشاد گلۂ رنج وعنا کرتے ہیں

ماہِ شق گشتہ کی صورت دیکھو کانپ کر مہر کی رجعت دیکھو
مصطفٰے پیارے کی قدرت دیکھو کیسے اعجاز ہوا کرتے ہیں

اُنگلیاں پائیں وہ پیاری پیاری جن سے دریائے کرم ہیں جاری
جوش پر آتی ہے جب غم خواری تشنہ سیراب ہوا کرتے ہیں

لب پہ آجاتا ہے جب نام جناب منہ میں گھل جاتا ہے شہد نایاب
وجد میں ہو کے ہم اے جاں بیتاب اپنے لب چوم لیا کرتے ہیں

پانی کی مچھلیاں انہیں کی یاد میں موجیں کر رہی ہیں، ہوا کی چڑیاں اُنہیں کی محبت کا دم بھر رہی ہیں، شام کے بسیرا لینے والے اُنہیں کا کھاتے ہیں، صبح کے چہچہانے والے اُنہیں کا گاتے ہیں: ع "جس کا کھاتے ہیں اُس کا گاتے ہیں" یہ تو ذی روح ہیں اپنے مالک کو جانتے آقائے نعمت کو پہچانتے ہیں۔ ستونِ حنانہ ایک خشک لکڑی تھی۔ دل نہ زبان نہ عقل نہ جان۔ حضور رحمت مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے منبر نو ساختہ پر خطبہ فرمایا۔ فراق محبوب نے اُسے خون رُلایا۔ جس طرح دودھ پیتا بچہ ماں سے چھوٹ کر پھوٹ پھوٹ کر روتا، اپنی جان کھوتا ہو۔ یہی حالت اُس چوبِ خشک پر طاری تھی۔ فریاد و بکا جاری تھی۔ یہاں تک کہ اُس دلوں کے چین، جانوں کے آرام نے اُسے سینہ مُبارک سے لگایا۔ تسکین پائی قرار آیا۔ خدا جانے وہ تسلی بخش ادا تھی یا کوئی تسکین دِہ اقرار۔ جس نے اُس رونے والے کو دفعۃً خاموش کر دیا۔ دلِ بے قرار میں صبر کوٹ کوٹ کر بھر دیا۔ مثنوی شریف جو بین الخاص والعام مشہور ہے اُس میں یہ روایت سراپا ہدایت تحت ارقام مسطور ہے ۔

| | |
|---|---|
| اُستنِ حنانہ از ہجر رسول | نالہ می زد ہمچو اربابِ عقول |
| درمیان مجلس وعظ آنچناں | کزوے آگہ گشت ہم پیرو جواں |
| در تحیر ماندہ اصحاب رسول | کزچہ می نالد ستوں باعرض وطول |
| گفت پیغمبر چہ خواہی اے ستوں | گفت جانم درفراقت گشت خوں |
| تکیہ اَت من بودم از من تاختی | بر سر منبر تو مسند ساختی |
| گفت خواہی کہ ترا نخلے کنند | شرقی و غربی ز تو میوہ چنند |
| یا دراں عالم حقت سروے کنند | کہ تر و تازہ بمانی تا ابَد |
| گفت آں خواہم کہ دائم شد بقاش | بشنو اے غافل کم از چوبے مباش |
| آں ستوں رادفن کرد اندر زمیں | تاچو مردم حشر یابد روز دیں |
| تا بدانی ہر کہ رایزداں بخواند | از ہمہ کارِ جہاں بے کار ماند |

حضرت مولینا شاہ محمد عبدالکافی "کافی" شہید مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس واقعہ کو کچھ نظم فرماتے اور اہل محبت کو یوں سُناتے ہیں ۔

ستوں کی دیکھ کر حالت صحابہ سر بسر روئے
تمامی حاضرانِ مجلسِ خیرُالبَشر روئے

رُلائے جبکہ چوب خشک کو آقا کی مہجوری
کہو پھر عین غیرت سے نہ کیوں کر ہر بشر روئے

سُنی جب اُس سُتُونِ عاشقِ بیتاب کی زاری
رسول اللہ کے اصحاب کہیے کس قدر روئے

پھرا جاتا ہے آنکھوں میں وہ نقشہ اُن کے رونے کا
کہ کس کس طرح سے اصحاب باسوز جگر روئے

اُدھر گرم فغاں تھا وہ سُتُوں صدمہ سے فرقت کے
اِدھر یہ شدّتِ رِقّت سے باصَد چشمِ تر روئے

ستوں خاموش ہوتا تھا نہ یہ رونے سے چُھٹتے تھے
وہ آہیں مار چلایا یہ دل کو کھول کر روئے

ستوں نے وہ کئے نالے کہ چشم حال سے اُس دَم
شجر روئے حجر روئے سبھی دیوار و در روئے

رَسُولُ اللہ کی اُلفتُ مُحِبّو عینِ ایماں ہے
فِراقِ مُصطفٰے میں اَہلِ ایماں عمر بھر روئے

بشکلِ ابرِ آے کافی یہ مہجوروں کا عالم ہے
یہاں روئے وہاں روئے اِدھر روئے اُدھر روئے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰینَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ بِعَدَدِ مَعلومٍ لَکَ ط

خلاصہ یہ کہ ہر شے اُنھیں کی تعریف و توصیف میں مصروف ہے۔ اور ہر ایک کی عِنانِ توجہ انھیں کی طرف معطوف ہے۔ یہ کیفیت خدا تعالیٰ کی ساری خدائی میں ساری ہے اور سب پر ایک حالتِ وجد و کیف طاری ہے۔ گل اُنہیں کی یاد میں چاک گریباں ہے اور سنبل پریشاں ہے۔ نرگس شہلا حیراں ہے، شبنم گریاں ہے۔ بلبل نالاں ہے، لالۂ خونیں پیالہ داغدار ہے۔ سوسن کبود پیراہن مثل سوگوار ہے۔ شمشاد اُس محبوب دل آرا کی یاد میں شاد ہے۔ اور سرو آزاد آپ کی بندگی میں آزاد ہے۔ دریا کو محبت کا جوش و خروش ہے اور صحرا وحشت سے ہمدوش ہے۔ سیارے وجد میں گھومتے ہیں، درخت حالت قیام میں جھومتے ہیں اور زمینِ ادب کو چومتے ہیں، نجوم و اختر چشم حیرت سے تکتے ہیں۔ طیور آپ کی یاد میں چہکتے ہیں، فاختہ کو دردِ فراق میں وِردِ صدائے کوکو ہے، قمری کی آوازِ حَق سِرُّہٗ ہے اور محبت و الفت حضور کا طوق در گلو ہے۔ کبوتر کی زبان پر نعرۂ یَاھُو ہے۔ حق یہ ہے کہ آپ کی ثناء و صفت کا کس کو مقدور ہے۔ اور آپ کے فضائل جلیلہ، مَنَاقِبِ جمیلہ، مُحامِدِ عَظِیمَہ مَناصِبِ فَخِیمَہ، مراتب کریمہ، معجزات قاہرہ، صفات باہرہ، علوم ظاہرہ، اختیاراتِ دائرہ، احکامات زاہرہ، معلوماتِ خَفِیَہ نیابت جَلِیَہ، خلافت عَلِیَہ کے بیان میں بشر کیا

جن وملک بلکہ ہر فرد ممکن لاچار و مجبور ہے ؂

خدا تیرا خدا ہے تو خدا کا پاک بندہ ہے || خدا تو تو نہیں نورِ خدا ظلِّ خدا تو ہے
تری تعریف میں جتنا پڑھیں سب تجھ کو شایاں ہے || فقط اک نارَوا یہ ہے کہ یوں کہئے خدا تو ہے

غرض حضور شہنشاہ مرسلاں سیاح لامکاں سردارِ دوجہاں پیغمبر پیغمبراں محبوبِ رحمٰن حبیبِ سبحان، شافعِ مجرماں، شفیع مذنباں، سرورِ سروراں، رہبرِ رہبراں، ہادیٔ گمرہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم اِلیٰ یَوۡمِ الدِّیۡنِ وَالغُفۡرانِ کی نعت و ثنا میں ہر ایک عاجز رہا ہے۔ اور جو کچھ بھی آپ کے اوصاف میں کسی نے کہا ہے صاف صاف حق وانصاف یہ ہے کہ وہ اس محبوب بے مثال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ وسلم کی ستائش کی ابتدا ہے۔ اور نعت کی مُبتدا ہے۔ اور واصف کے علم وفہم کی انتہا ہے۔ اور یہی اُس کے ادراک کی منتہا ہے۔ حضور سیدنا اعلیٰ حضرت قبلہ رَضیَ الرَّحمٰن عَنۡہُ نے رُباعی میں فرمایا ہے ؂

اسرا میں جناں جلوۂ رخ سے تاباں || خدمت میں رواں آئینہ رُویانِ جناں
اے شوق نظر ٹھہرے تو کیوں کر ٹھہرے || آئینوں میں آفتاب اور وہ جُنباں

سَروَر کہوں کہ مالک ومولیٰ کہوں تجھے || باغ خلیل کا گُلِ زیبا کہوں تجھے
حرماں نصیب ہوں تجھے امید گہ کہوں || جانِ مراد کانِ تمنا کہوں تجھے
گلزارِ قُدس کا گُلِ رنگیں ادا کہوں || درمانِ دردِ بلبل شیدا کہوں تجھے
صبح وطن پہ شام غریباں کو دوں شرف || بیکس نواز گیسوؤں والا کہوں تجھے
اللہ رے تیرے جسم منور کی تابشیں || اے جانِ جاں میں جانِ تجلّا کہوں تجھے
بے داغ لالہ یا قمرِ بے کلَف کہوں || بے خار گلبن چمن آرا کہوں تجھے
مجرم ہوں اپنے عفو کا ساماں کروں شہا || یعنی شفیع روزِ جزا کا کہوں تجھے
اس مُردہ دل کو مُژدہ حیاتِ ابد کا دوں || تاب وتوانِ جانِ مسیحا کہوں تجھے
تیرے تو وصف عیبِ تناہی سے ہیں بَری || حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے
لیکن رضا نے ختم سخن اِس پہ کر دیا || خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے
کہہ لے گی سب کچھ اُنکے ثنا خواں کی خامشی || چُپ ہو رہا ہے کہہ کے میں کیا کیا کہوں تجھے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰینَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰینَا مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِّائَۃَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّۃٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ ط

ابتدائے اسلام میں ستر کافروں نے حملہ کیا۔ کوہِ صفا اپنی جگہ سے اُکھڑ کر پروانہ وار دوڑا اور حائل ہوا۔ گویا وہ بے زبان زبانِ حال سے گویا تھا کہ اے غافلان خاسِر اگر یہی قصدِ خاطر تو یہ سینہ حاضر۔ زخم پہ زخم کھائیں گے اور محبوب کو چشم زخم سے بچائیں گے۔ یہ کعبہ میں تھے اور ابوجہل خبیث ان کے قصد سے چلا۔ ساتوں پردے زمین کے شق ہو کر ایک غار پیدا ہوا۔ جس میں اُس ناری کو جہنم نظر آیا۔ کچھ غیبی سپاہی (فرشتے) دیکھے جو آتشی حربے لئے ہوئے اس ملعون پر حملہ کناں دوڑے کہ محبوب پر حملہ کرنے والے آ! تیرے قَصدِ بَد کا مزہ چکھائیں دم لے کہ دم کے دم میں تجھے نیچا دکھائیں، اَسْفَلُ السَّافِلِین پہنچائیں۔ اِس محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے واسطے آسمان سے رحمت برستی، زمین سے امداد اُگتی، سنگریزے باتیں کرتے ہیں، پیڑ سجدے میں قدموں پر سَر دھرتے ہیں۔ قربان جاؤں کیا محبوب ہے جس کی ہر ادا ہر انداز خوب ہے ؎

چاند شق ہو پیڑ بولیں جانور سجدے کریں || بَارَکَ اللہ مرجعِ عالم یہی سرکار ہے

غرض حمد کی طاقت نہ نعت کی لیاقت۔ اور ایک میں کیا اگر اشجارِ عالم سراسر قلم ہو جائیں اور تمام دریا و بحار مداد کی امداد کو آئیں اور سُطوحِ اَفلاک کو جن کا کُل قریب ایک جُزو کے ہے بجائے صفحاتِ قرطاس ٹھہرائیں اور کل جن وانس وملک ازل سے ابد تک شغل کتابت بجالائیں پھر بھی حضور سیّدُالرُّسل، مختارِکُل، ہادیٔ سُبُل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے اوصاف حمیدہ، خصائص پسندیدہ، مدارج عظیمہ، مُحَامِدِ فخیمہ، مَناصِبِ کریمہ، فضائل بَاہِرہ، معجزات قاہرہ حیزِ تحریر میں نہ سمائیں ؎

اس سب پے اِک سطر ہو سَطرِ دِگر نہ ہو || اور اُس میں مبتدا ہو خبر کی خبر نہ ہو

زلافِ حمد ونعت اَولیٰ ست بَر خاکِ اَدب خُفتن
سُجودے می تواں کردن درودے می تواں گفتن

رُخ دن ہے یا مہرِ سما یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں || شب زُلف یا مُشکِ خطا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
ممکن میں یہ قدرت کہاں واجب میں عَبدیّت کہاں || حیراں ہوں یہ بھی ہے خطا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

حق یہ کہ ہیں عَبد اِلٰہ اور عالم امکاں کے شاہ
برزخ ہیں وہ سِرِّ خُدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

بلبل نے گل اس کو کہا قُمری نے سرو جانفزا
حیرت نے جھنجلا کر کہا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

خورشید تھا کس زور پر کیا بڑھ کے چمکا تھا قمر
بے پردہ جب وہ رُخ ہوا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

ڈر تھا کہ عصیاں کی سزا اَب ہوگی یا روزِ جزا
دی اُن کی رحمت نے صدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

کوئی ہے نازاں زُہد پر یا حُسنِ توبہ ہے سِپَر
یاں ہے فقط تیری عطا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

دن لَہو میں کھونا تجھے شب صبح تک سونا تجھے
شرمِ نَبی خوفِ خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

رزق خدا کھایا کیا فرمانِ حق ٹالا کیا
شکر کرم ترس سزا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

ہے بُلبُلِ رنگیں رَضؔا یا طُوطیٔ نغمہ سَرا
حق یہ کہ واصف ہے ترا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰینَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاٰلِہِ الْکِرَامِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ط

اب برسرِ مطلب آتا ہوں، جو کہنا ہے کہے سناتا ہوں۔ مبارک دین اسلام سے پہلے کفر کی تاریک گھٹا زمانہ پر چھائی۔ سچے خدا کی مخلوق جھوٹے خداؤں کی خدائی تھی، جہالت کا زور، بے دینی کا شور، بات بات پر قتال، فضولیات پر جدال، غضب فساد، قیامت عناد، شب و روز جھگڑے، آئے دن بکھیڑے، دو میں لڑائی، ہزاروں کی صفائی، جنگ محبوب، صلح معیوب، انسان جاموں میں نہ تلوار نیاموں میں، دو میں اَن بَن ہوئی خاندانوں پر بنی۔ زبانوں سے بگڑی، جانوں پر بنی، صلح پر لڑائی، لڑائی سے صفائی، مذہب خراب، مَشرَب شراب، زنا سے میل، قمار بائیں ہاتھ کا کھیل۔ اِنَّا اِلٰھِیَّت کا جوش، نفسانیت کا خروش، صراطِ مستقیم ویران، منزلِ حق سنسان، مخالف ہوا زور پر، جاں گزا تلاطُم شور پر، بیڑوں سے یاس، ناخدا آس نہ پاس، مریض جاں بلب، چارہ فرما اَب نہ تَب، دنیا بھر کی آفتیں زمانہ کو گھیر چکی تھیں۔ زمانہ بھر کی مصیبتیں دنیا پر دست شفقت پھیر چکی تھیں، میٹھی نیند سونے والے لمبی تانیں سو رہے تھے، خُفتہ بختوں کے نصیب اپنی تقدیر کو رو رہے تھے ؎

سُونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

آنکھ سے کاجل صاف چُرالیں یاں وہ چور بلا کے ہیں
تیری گٹھری تاکی ہے اور تو نے نیند نکالی ہے

یہ جو تجھ کو بلاتا ہے ٹھگ ہے مار ہی رکھے گا
ہائے مسافر دم میں نہ آنا مَت کیسی مَتوالی ہے

سوناپاس ہے سونا بن ہے سونا زہر ہے اُٹھ پیارے
تو کہتا ہے میٹھی نیند ہے تیری مت ہی نرالی ہے
آنکھیں ملنا جھنجلا پڑنا لاکھوں جماہی انگڑائی
نام پہ اُٹھنے کے لڑتا ہے اُٹھنا بھی کچھ گالی ہے
جگنو چمکے پتا کھڑکے مجھ تنہا کا دل دھڑکے
ڈر سمجھائے کوئی پَون ہے یا اگیا بیتالی ہے
بادل گرجے بجلی تڑپے دھک سے کلیجہ ہو جائے
بن میں گھٹا کی بھیانک صورت کیسی کالی کالی ہے
پاؤں اُٹھا اور ٹھوکر کھائی کچھ سنبھلا پھر اوندھے منھ
مینہ نے پھسلن کر دی ہے اور دُھر تک کھائی نالی ہے
ساتھی ساتھی کہہ کے پکاروں ساتھی ہو تو جواب آئے
پھر جھنجلا کے سر دے پٹکوں چل رے مولیٰ والی ہے
پھر پھر کر ہر جانب دیکھوں کوئی آس نہ پاس کہیں
ہاں اِک ٹُوٹی آس نے تیری ہارے جی سے رفاقت پالی ہے
تم تو چاند عرب کے ہو پیارے تم تو عجم کے سورج ہو
دیکھو مجھ بیکس پر شب نے کیسی آفت ڈالی ہے
دُنیا کو تو کیا جانے یہ بِس کی گانٹھ ہے حرّافہ
صورت دیکھو ظالم کی تو کیسی بھولی بھالی ہے
شہد دکھائے زہر پلائے قاتل ڈائن شوہر کُش
اِس مُردار پہ کیا للچایا دنیا دیکھی بھالی ہے
وہ تو نہایت سستا سودا بیچ رہے ہیں جنت کا
ہم مُفلِس کیا مول چُکائیں اپنا ہاتھ ہی خالی ہے

مولیٰ تیرے عفو و کرم ہوں میرے گواہ صفائی کے
ورنہ رضاؔ سے چور پہ تیری ڈِگری تو اقبالی ہے

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ط

یکایک رب تبارک وتعالیٰ کا فضل وکرم ہوا۔ دفعۃً ہَوا کا رُخ پھرا، زمانہ نے پہلو بدلا خزاں کا عمل اُٹھا، فصل بہار کا سکہ بیٹھا۔ رات تک پژمُردگی کا دور تھا، صبح ہوتے عالم ہی کچھ اور تھا۔ نوری گھٹائیں چھائیں، ٹھنڈی ہوائیں آئیں، رحمت کے بادل گھرے، افسردہ خاطروں کے دن پھرے، کلیاں چٹکنے لگیں، گلیاں مہکنے لگیں، بلبلیں چہکنے لگیں۔ کیوں نہ ہو کہ تہامہ کے مَطلَع حرم کے اُفق فاران کی چوٹیوں سے آفتاب ہاشمی نے طلوع فرمایا۔ لَاشَرْقِیَّۃٍ وَّلَاغَرْبِیَّۃٍ۔ نافِ زمینِ کعبہ رب العلمین سے یہ چمکتا نور، دِلوں کا چَین جانوں کا سُرور برسَرِ ظہور آیا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔ حضرت مولٰینا عبدالسمیع صاحب بیدل مصنف "انوار ساطعہ" لکھتے ہیں ؎

پہلے کچھ بھی نہ تھے یہ ارض وسما
جلوہ فرما تھا بس خدا ہی خدا
تھا وہی ایک لاشریک لہٗ
وحدہٗ لا الہ الا ھو

چاہا اُس نے کہ اب ظہور کروں ۔ سب پہ ظاہر میں اپنا نور کروں

پہلے پیدا نبی کا نور کیا ۔ پھر سب اُس نور سے ظہور کیا

جب محمدؐ ہوئے رسول اللہ ۔ تب کھُلا لا الٰہ الا اللہ

گر نہ کرتا وہ نور جلوہ گری ۔ ہوتے کب جنّ و اِنس حور و پری

بَرگ ہے یا شگوفہ یا گُل ہے ۔ جلوہ حضرت کے نور کا کُل ہے

مدتوں تک وہ نور فیض نشُور ۔ عالمِ قُدس میں رہا معمور

تھا کبھی ساقِ عرش پر روشن ۔ اور کبھی لوح پر تھا نور فگن

کل حسینوں کی اُن سے شان دبی ۔ حبذا شانِ سیّدِ عربی

حُسن ایسا ہوا ہے کس کو نصیب ۔ انتہا یہ کہ ہیں خدا کے حبیب

رتبہ عالم میں ہے بڑا اُن کا ۔ نام ہے عرش پر لکھا اُن کا

آپ اُس دَم نبی تھے عالم میں ۔ دم نہ آیا تھا جب تک آدم میں

پھر وہ نور آیا پشت آدم میں ۔ اُتری رحمت خدا کی عالم میں

پشت آدم میں جب وہ نور اترا ۔ بن گیا جسم نور کا پتلا

ہوگیا سینہ علم سے معمور ۔ جھک گئے سب فرشتے اُن کے حضور

رتبہ آدم کو جو خدا سے ملا ۔ فی الحقیقۃ وہ مصطفےٰ سے مِلا

گر نہ ہوتے وہ سید العالم ۔ ہوتے کب آدم اور بنی آدم

حق نے اپنا کیا ہے اُن کو حبیب ۔ یہ تقرّب ہُوا ہے کس کو نصیب

وہ نبی جو شفیع کُل ٹھہرے ۔ سیّد اور خاتم الرُّسل ٹھہرے

جس نے اُن کا وسیلہ پایا ہے ۔ اُس کے سر پر خدا کا سایہ ہے

وہ حبیب خدا جدھر ہو جائے ۔ رحمتِ حق کا رُخ اُدھر ہو جائے

وہ نبی جس سے انبیا کو شرف ۔ رحمتِ حق کا رُخ ہے اُن کی طرف

حق نے کیا کیا نہ اُن کو دی خوبی ۔ ختم ہے اُن پہ شانِ محبوبی

کیا محمدؐ کی شان ہے محمود ۔ بھیجتا ہے خدا بھی اُن پہ درود

ع صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ۔ منہ غفرلہ

| | |
|---|---|
| واہ کیا حق کا پیار ہے اُن پر | رحمتِ حق نثار ہے اُن پر |
| پشت آدم سے پھر ہوا جو نزول | کیا ارحام طیبہ نے قبول |
| جس بدن میں وہ نور اُترا تھا | جلوہ حق ظہور کرتا تھا |
| وہ شریفُ النَّسب وُہ عالی جاہ | فخر کونین ابنِ عبدُ اللہ |
| پہنچا آدم سے تابہ عبدُ اللہ | نقل ہوتا ہوا وہ نورِ الٰہ |
| عُمدہ اَنسابْ میں ظہور کیا | پاک اَصلاَب میں عبُور کیا |
| کِس نے اَجداد پائے ایسے حَسِیبْ | ایک سے ایک ہیں اَصیل و نجیبْ |
| سب کے سب آفتاب ہیں گویا | خلق میں انتخاب ہیں گویا |

نسل حضرت کی پاک ہے ایسی
سچے موتی کی آب ہو جیسی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ علیٰ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰینَا مُحَمَّدٍ وَّعَلیٰ اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰینَا مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِہٖ بِعَدَدِ مَافِیْ عِلْمِکَ صَلَاۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہ ط

| | |
|---|---|
| پھر بہار آئی ہوئے سامان پھر میلاد کے | عرش سے آنے لگے تحفے مبارک باد کے |
| غنچے چٹکے گل کھلے چلنے لگی باد نسیم | رنگ لائے چہچہے پھر بلبل ناشاد کے |

عندلیب قلم محبت والفت رقم اصحاب علم ادب کی تعلیم سے نہایت ادب و تعظیم سے اور بہت تکریم سے سر بسُجُود ہو کر منقارِ صداقت آثار آب کوثر سے دھو کر زمزمہ سنج حقیقت ہے۔ یوں مبشر ولادت باسعادت حضور خاتم دور رسالت نوشاہ شفاعت مالک دوزخ وجنت ہے کہ وہ نور سراپا ظہور سید عرب و عجم محبُوبِ ربِّ اکرم صاحبُ البُراق وَالعَلَم دافعُ البَلاءِ وَالوَباءِ وَالقحطِ وَالمرَضِ وَ الاَلم شفیعُ الاُمَم مالک لوح و قلم مَنبَعُ الجُودِ والکرم صلیّ اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم۔ چوتھی تاریخ ماہ رجب مکرم و معظم شب جمعہ کو حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ آپ کے پدر بزرگوار سے منتقل ہو کر حضور کی والدہ ماجدہ حضرت سیدتنا آمنہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا تک آیا ۔

| | |
|---|---|
| اب زمانہ ظہور کا آیا | آمنہ تک خدا نے پہنچایا |

سبحان اللہ کیا رات ہے۔ اس رات کی کیا بات ہے۔ یہ نورانی ومقدس شب عجب بلند

کوکب تھی اور برکات سے مالامال اور کرامات سے لبالب تھی، مومن عقلمند اُس لیلائے لیل کے مجنوں تھے اور زاہد شب زندہ دار اس کے شیدائی و مفتون تھے۔ نور وضیا میں اس کا یہ حال تھا کہ بدرِ کامل اس کے رُخسارِ تاباں کا ایک خال تھا۔ قدر و منزلت، عزت و مرتبت میں اس کو تمام راتوں پر برتری تھی اور زہرۂ ہزار جان سے اُس کی مشتری تھی۔ سواد اُس کا اصحاب نظر کیلئے کُحلُ الجَواہر تھا اور انفعالِ بیضۂ بیضا کا اُس کی بیاض سے خود ظاہر و باہر تھا۔ اُس کی روشنی کا مزہ اصحاب دل لوٹتے تھے، ماہتاب کے منہ پر ماہتاب چھوٹتے تھے۔ ستارے اُس رات کی فزائے جانفزا سے بے قرار تھے۔ سیّارات کا کیا ذکر ہے ثوابت بھی سیّار تھے ؎

| | |
|---|---|
| شب دیباچہ صبح سعادت | ز دولتہائے روز افزوں زیادت |
| ز قدرِ او نشانے لَیلَۃُ القَدر | ز نورِ او براتے لَیلَۃُ البَدر |
| سوادِ طُرّہ اش خجلت دِہِ حُور | بیاضِ غُرّہ اش نُورٌ علیٰ نُور |

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِہٖ بِعَدَدِ اَسْمَائِکَ الْحُسْنٰی لَاتُعَدُّ وَلَا تُحْصٰی ط

راوی کا یہ بیان ہے ایمان والوں پر عیاں ہے کہ جس رات حضرت سیدتنا آمنہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا اُس نور مقدس و مکرم و معظم کی امانت دار ہوئیں کتنی عورتیں حسرت و یاس سے نا اُمید و بے آس ہو کر مر گئیں۔ ایسا اُنھیں رشک ہوا کہ دنیا سے گزر گئیں۔ اُس نورانی رات کو ملائکۂ آسمانی نے غلغلۂ شادمانی زمین تک پہنچایا۔ اور زمین والوں نے طنطنہ گامرانی ساکنین آسمان کو سُنایا۔ حضرت سیدنا جبریل علیہ السلام نے علم سبز بام کعبہ پر گاڑا اور بیخ ضلالت کو تختۂ ہستی سے اُکھاڑا۔ بہشت بریں کے دروازے کھل گئے۔ اور غلمان مثل نیر تاباں کمر بستہ ہو کر جنت کی آرائش و زیبائش کیلئے تل گئے، تمام عالم انوار اقدس سے معمور ہوا۔ شیشۂ دل شیخ نجدی ابلیس ملعون سنگ الم سے چکنا چور ہوا۔ روئے زمین کے بُت سرنگوں ہوئے۔ ساجد بسجود دیبچون ہوئے۔ قریش کے جانور صَلِّ عَلٰی صَلِّ عَلٰی بولنے لگے۔ زبان خوش الحان نعت سید الانس و الجان، سیاح لامکان، سلطان مرسلان، شہنشاہ دوجہان، شفیع عاصیان، شافع مذنبان، مختار این و آن، مالک زمین و آسمان، سرور پیغمبران، باعث تخلیق کون و مکان، عالم علوم ما یکون و ما کان میں کھونے لگے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین وبارک وسلم۔

مغرب کے وحوش وطیور نے مشرق کے چرندوپرند کو مژدہ سنایا کہ آج ماہتاب فلک رسالت آفتاب آسمان نبوت مہر برج سعادت نیّر ہدایت برج حمل آمنہ میں آیا۔ نزدیک ہے زمانہ خیر البشر، شافع محشر، ساقی کوثر مالک بحروبر، صاحب خشک وتر سروروں کے سرور، رہبروں کے رہبر، محبوب رب اکبر کے ظہور فرمانے کا۔ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین وبارک وسلم۔

آئیں بہاریں برسے جھالے — نغمہ سرا ہیں گلشن والے
شاہد گل کا جوبن اُمڈا — دل کو پڑے ہیں جان کے لالے
ابر بہاری جم کر برسا — خوب چڑھے ہیں ندی نالے
کوئل اپنی کوک میں بولی — آئے بادل کالے کالے
حسن شباب ہے لالہ وگل پر — قہر میں اُٹھتے جوبن والے
پھیلی ہیں گلشن میں ضیائیں — شمع ولگن ہیں ہنڈ اور تھالے
عارض گل سے پردہ اُٹھا — بلبل مضطر دل کو سنبھالے
جوش طبیعت روکے تھامے — شوق روایت دیکھے بھالے
سن کے بہار کی آمد آمد — ہوش سے باہر ہیں مت والے
بوٹے گلر ویان کمسن — پیارے پیارے بھولے بھالے
فیض ابر بہاری پہنچا — پودھے پودھے تھالے تھالے
جمع ہیں عقد عروس گل میں — سب رنگین طبیعت والے
بانٹتی ہے نیرنگی موسم — بزم میں سرخ وسبز دوشالے
نکہت آئی عطر لگانے — پھول نے ہار گلوں میں ڈالے
پنکھے جھلنے والی نسیمیں — بادل پانی دینے والے
گاتے ہیں مل مل کے عنادل — سہرا مبارک ہو ہریالے
ایسی فصل میں جوش طبیعت — کس سے سنبھلے کون سنبھالے
آنکھ نے کیا کیا دل کو اُبھارا — تار نظر نے ڈورے ڈالے
کیسا موسم پیارا موسم — اُس پر نور سحر کے اُجالے

شمعوں کے چہروں پہ سپیدی
تارے رخصت ہونے والے

نکلے اپنے گھروں سے مسافر
گھر بھر کر کے خدا کے حوالے

آئی کان میں بانگ موذن
چونکے مسجد جانے والے

پہلے کچھ احباب سے مل کر
ہجر کی شب کے رونے والے

کوئی کسی سے طالب رخصت
دردانگیز کسی کے نالے

خواب ہوئی آنکھوں سے رخصت
نیند سے چونکے سونے والے

ساقی نے مئے خانہ کھولا
سائل آئے جھولی ڈالے

خواہشِ مئے میں سب کی زباں پر
تیرے صدقے اے متوالے

داتا آج پیالا بھر دے
ہم سے فقیروں کی بھی دعا لے

خشکی لب سے دم ہے لبوں پر
پیارے کب تک ٹالے بالے

شوق کو ہم بہلائیں کہاں تک
لا اے پینے پلانے والے

گہرا سا اک جام عطا کر
جھوم کر آئیں کیف نرالے

رنگ پہ پھر آ جائیں ترنگیں
لطف سرور سے روح مزہ لے

لغزش پا کے ہاتھوں مے کش
خوب مزے گر گر کے اُٹھا لے

جب ہوں قائل تیزیٔ مے کے
ہاتھ میں اُڑ کر آئیں پیالے

کہتے اُٹھے ہر رند سے بادل
دل کو بڑھا لے غم کو گھٹا لے

پینا کیسا پلانا کیسا
آج تو حوض مے میں نہا لے

ہاں اے لغزشِ پا کے شیدا
گرتے گرتے لطف اُٹھا لے

بادہ و حسن دل کش گلشن
بے خود ہیں سب دیکھنے والے

زلف کا صدقہ تشنہ لبوں پر
برسا مہر و کرم کے جھالے

خاک مری پامال ہو کب تک
نیچے نیچے دامن والے

پھرتا ہوں میں مارا مارا
پیارے اپنے در پہ بلا لے

تیرے صدقے تیرے قرباں
میرے آس بندھانے والے

وسعت خوان کرم کے تصدق
دونوں عالم تم نے پالے
تیرے عارض گورے گورے
شمس و قمر کے گھر کے اُجالے
ابر لطف و غلافِ کعبہ
تیرے گیسو کالے کالے
سب کے حامی سب کے یاور
جان کی راحت دل کے اُجالے
آفت میں ہے غلام ہندی
تیری دُہائی مدینے والے

اپنے حسینؑ و حسنؑ کے حسن کو
زہر کرب و بلا سے بچالے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰینَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰینَا مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ بِعَدَدِ مَعْلُوْمَاتِکَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ط

سبحان اللہ سبحان اللہ کس شہنشاہ کونین، سلطان دارین کی آمد آمد ہے۔ جس کی ہیبت سے شیشۂ کفر و باطل ٹوٹ گیا، اور بخت ابلیس لعین کا پھوٹ گیا، آمد آمد محبوب کا غلغلہ مچا، شیاطین کے فطور، مکر و شرور کا دغدغہ مٹا۔ بت تمام روئے زمین کے اُلٹ گئے، شیاطین کے تخت پلٹ گئے، زمین پر سر سبزی کی بہار ہوئی، ہر جانب خیر و برکت نمودار ہوئی۔ قریش اس سے پہلے بڑی مصیبت اور سخت قحط کی شدت میں تھے۔ آپ کی برکت سے نہال ہوئے۔ اور افضال خدا تعالیٰ سے مالا مال ہوئے۔ درختوں میں پھول و پھل آیا، عرب نے اس سال کا نام سنۃ الفرح والابتھاج ٹھہرایا اور زبان قدرت نے مخلوقات معظمہ و مکنونات مکرمہ کو خلعت خطاب سرفراز فرمایا۔ یوں ممتاز فرمایا:

یَا عَرْشُ تَبَرْقَعْ بِالْاَنْوَارِ ۶ وَیَا کُرْسِیُّ تَدَرَّعْ بِالْاِفْتِخَارِ ۶
اے عرش نور کے برقع پہن لے اور اے کرسی فخر کی چادریں اوڑھ لے۔

یَا مَلٰئِکَۃَ السَّمَاءِ تَمَنْطَقِیْ وَبِالْعَرْشِ مُحَفِّیْ ۶ یَا سِدْرَۃَ الْمُنْتَھٰی تَبَلَّجِیْ ۶ وَیَا حُوْرَ الْقُصُوْرِ اِشْرَافِیْ ۶ یَا سَمَاوَاتُ بِصَاحِبِ الْبَیِّنَاتِ وَالْمُعْجِزَاتِ افْتَخِرِیْ
اے آسمانوں کے فرشتو کمر باندھ کر عرش کے گرد کھڑے ہو جاؤ۔ اے سدرۃ المنتہیٰ کھل جا اور نورانی ہو جا۔ اے جنتی حورو بن سنور کر طیار ہو جاؤ اے آسمانو صاحب بینات و معجزات کے سبب فخر کرو

يَا اَرْضِيْنَ بِصَاحِبِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ؁
اے زمینو اولین وآخرین کے مالک کے سبب خوش ہو۔

يَا قُبَّةَ زَمْزَمَ هٰذَا النَّبِيُّ الْاَعْظَمُ ؁
اے زمزم کے قبہ یہ ہیں حضور نبی اعظم

يَا مَرْوَةَ وَالصَّفَا هٰذَا النَّبِيُّ الْمُصْطَفٰى ؁
اے مروہ اور صفا یہ ہیں پسندیدہ نبی۔

يَا جَبَلَ حِرَا هٰذَا مَوْلِدُ خَيْرِ الْوَرٰى ؁
اے کوہِ حرا یہ ولادت خیر الرسل کی جگہ ہے۔

يَا جَبَلَ عَرَفَاتِ هٰذَا الْمُنْجِيُّ مِنَ الْهَلَكَاتِ ؁
اے عرفات کے پہاڑ یہ ہیں ہلاکیوں سے نجات دلانے والے۔

يَا جَبَلَ اَبُوْ قُبَيْسَ هٰذَا صَاحِبُ الْمَسَرَّةِ وَالْكِيْسِ ؁
اے ابوقبیس پہاڑ یہ ہیں مالک مسرت اور خوشی کے۔

يَا مَسْجِدَ خَيْفَ قَدْ وَافَاكَ كَرَمُ ضَيْفٍ ؁
اے مسجد خیف یقیناً تجھ میں آ پہنچا معزز مہمان۔

يَا اَهْلَ مِنَا قَدْ حَصَلَ لَكُمُ السُّرُوْرُ وَالْهَنَاءُ ؁
اے مِنا والو یقیناً تم سب کو حاصل ہوگئی خوشی اور مبارکبادی۔

الغرض کرکے طے منازل دور
آیا بطن آمنہ میں وہ نور
پہنچا برج حمل میں مہر منیر
ناف غنچہ میں گل ہوا جا گیر
سچا موتی صدف میں جا ٹھہرا
چاند بیت الشرف میں آٹھہرا
کیا لکھوں شان قدرت بیچوں
دیکھتی تھیں جو آمنہ خاتوں
نیند آئی بشارتیں دیکھیں
آنکھ کھولی کرامتیں دیکھیں
دیکھے کیا کیا کرشمۂ غیبی
بطن میں تھا جو نورِ لاریبی
نیک راتیں تھیں اور دن تھے سعید
رنگ ہر دم نیا بہار جدید
نو مہینے گزر چکے جو تمام
آئے ماہ ربیع کے ایام

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ مَنْبَعِ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ وَالْحِكَمِ وَعَلٰى اٰلِهِ الْكِرَامِ وَابْنِهِ الْكَرِيْمِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ؕ

سب مہینوں میں برتر و افضل۔ ماہ مبارک ربیع الاوّل کا مبارک اور مقدس مہینہ، رحمت کا

خزینۂ انور کا گنجینہ ہے۔ بارہویں کی برکت والی نورانی رات ہے۔ اور لائق فخر ومباہات ہے۔ بلکہ بہتر از لَیۡلَۃُ الۡبَرَاۃُ ہے۔ یہ مبارک شب تمام شبوں میں پسندیدہ ومنتخب تھی۔ اور تمام لِیَالِیۡ سے عالی اور بے حد خیر وبرکت کا سبب تھی۔ وہ مقدس رات اِس درجہ انوار وبرکات سے بھری ہوئی کہ وہ مشہور شہر بشہر ہوئی اور اس کی بدولت لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ کی عزت وعظمت خَیۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَھۡرٍ۔ ہوئی۔

اس کے سَواد کو روشنی سے اس قدر بہرہ کہ اُس کی ہمرنگی سے سیاہیٔ دوات کا نام روشنائی ٹھہرا۔ کور سواد اُس کے سواد سے روشن سواد ہوئے۔ مرضِ کور سَوادی دور ہوا۔ اور سَوادِ عالم اُس کی بیاض کی دولتِ نور وضیا سے معمور ہوا۔ وصف اُس کی بیاض کا بیاضوں میں نہ آئے بلکہ دفتروں میں بھی نہ سمائے ؎

شَبِ میلادِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم چہ شبے روشن بود کز حرم تا بحدے شام منور گردید
حرم وشام چہ کز مشرق ومغرب نورش
ہمہ راگشت محیط و ہمہ جا در گردید

عاشقو وِرْد کرو صلِّ علیٰ آج کی رات ‖ میں پڑھوں شاہ کی کچھ مدح وثنا آج کی رات
زیب دنیا ہوئے وہ شاہ ہدیٰ آج کی رات ‖ دونوں عالم میں ہے یہ شور بپا آج کی رات
پھیلی عالم میں محمد کی ضیا آج کی رات ‖ مہ وخورشید نے منھ ڈھانک لیا آج کی رات
مانگ لو مانگنا ہو جس کو دعا آج کی رات ‖ وا درِ پاک اِجابت کا ہوا آج کی رات
نار فارس کی بجھی نورِ الٰہی چمکا ‖ قالِعِ شرک ہوا جلوہ نما آج کی رات
خشک ساوا ہے سماوا میں ہے دریا جاری ‖ لو زمانہ کا ہوا رنگ نیا آج کی رات
اس لئے نصب کیا سبز علم کعبہ پر ‖ ہفت اقلیم کا مالک وہ ہوا آج کی رات
اہل توحید سے تکبیر کا وہ شور اُٹھا ‖ کہ صنم خانوں میں کہرام مچا آج کی رات
زلزلہ آگیا شق ہوگیا قصرِ کسریٰ ‖ ٹوٹ کر کنگروں کا ڈھیر ہوا آج کی رات
شمع توحید سے روشن ہوا سارا عالم ‖ کفر کفار کا کافور ہوا آج کی رات
سرنگوں ہوگئے بت روئے زمیں کے سارے ‖ کعبۂ پاک بھی سجدہ میں جھکا آج کی رات

سرِ افلاک خمیدہ ہے زمیں کے آگے
ٹوٹے پڑتے ہیں ستارے زِسَما آج کی رات

آسماں ہوتا ہے قرباں یہ زمیں سے کہکر
کی خدا نے تجھے دولت یہ عطا آج کی رات

جانور دیتے ہیں آپس میں مبارک بادی
اور شیاطین میں ہے فریاد و بکا آج کی رات

گل وہ پھولا ہے مہک جائینگے دونوں عالم
کہتی گلشن میں ہے یہ بادِ صبا آج کی رات

خلق پر برسیں گے اب خوب کرم کے جھالے
جھوم کر کعبہ سے ہے ابر اُٹھا آج کی رات

آرہے ہیں درِ اقدس پہ مرادیں لینے
ہاتھ پھیلائے ہوئے شاہ و گدا آج کی رات

کسی بیکس کی زباں پر یہ صدا ہے پیہم
اس طرف کو بھی نظر بہرِ خدا آج کی رات

اپنے محبوب کی اللہ نے امت میں کیا
سُنّیوں کے کرو شکرِ خدا آج کی رات

اے جمیلِ رضوی وصف نبی کر اتنا
کہ رضا مند ہو احمد کی رضا آج کی رات

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِّائَۃَ اَلْفَ اَلْفَ مَرَّۃٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ ط

اس وقت حضیض کا ستارہ اوج پر چمکا۔ کوکب ارض بہت بلندی پر دمکا۔ زمین کا اتنا بول بالا ہوا کہ اُس کا رتبہ عالم بالا سے بھی دوبالا ہوا۔ اُس جوہر علوی نے جو عالم سفلی کو ممتاز و سرفراز کیا، فرش نے عرش پر طرح طرح کا ناز کیا۔ اور خاک نے فلک الافلاک تک دامن فخر دراز کیا اور زمین نے باوصف فروتنی آسمان پر چشمک زنی کا آغاز کیا۔ جہان اس میلاد سید الاسیاد افضل العباد سے فرحت آباد ہوا اور تمام عَالمِ ایجاد حد سے زیادہ خرم و شاد ہوا۔ اس مُژدۂ فرحت آثار رشک بہار سے باغ باغ ہوا۔ اور ہر شجر نہال ہوا اور لالہ کو داغ سے فراغ اور سراپا لال ہوا۔ خوشی سے پھول پھولے نہ سماتے تھے، غنچے نہایت شگفتگی سے کھلکھلاتے تھے۔ سنبل و نرگس کی طبیعت اِس درجہ شادمانی کی طرف مائل ہوئی کہ اُس کی پریشانی اور اس کی حیرانی زائل ہوئی۔ گلبانگ مسرت کا یہ غلغلہ آشکار ہوا کہ سبزہ خوابیدہ بیدار ہوا، زمزمۂ نشاط کا گلزار میں ایسا روز بازار ہوا کہ ہزار نالۂ زار سے بیزار ہوا اور ہزار جان سے نغمہ سنج و ترانہ گزار ہوا، ہر طبیعت سُست چست ہوئی، حد یہ کہ نرگس بیمار تندرست ہوئی، قمری نے دَورِ قمری فراموش کیا۔ اور فاختہ نے مطلوبِ دلی پاکر صدائے کوکو سے

لب خاموش کیا۔ بلبل گویا دولب تھی کہ ترانہ فرحت ومسرت سے لبالب تھی۔ بھلا جو مولود مسعود اپنے آبائے کرام واُمّہات عظام علٰی نبیّنا وعلیہم الصّلاۃ والسّلام ورضی عنہم الملک العلّام بلکہ کُل کائنات اور ساری مخلوقات اور ہر موجود وتمام ممکنات کی علّتِ غائی ہو۔ اُس کی ولادتِ باکرامت سراسر سعادت کی مسرت وانبساط وفرحت نشاط کی کہاں بھلا تقریر وتحریر میں سمائی ہو۔ جس کے لئے فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ۝ حکم خدائی ہو اور ہر ایمان والے کو التزاماً اس کا حکم ادائی ہو اور اُس کے بیان میں کسی شخص سے کیا مجال سخن آرائی ہو اور کیا ممکن کسی سے کہ اُس کے وصف میں طبع آزمائی ہو۔ ایک کیفیت سرور ساری خدائی میں ساری تھی۔ اور نوید فرحت ومسرت جاوید سب کی زبانوں پر جاری تھی ؎

کیوں غنچہ وگل باغ میں رنگ لائے ہوئے ہیں ۔۔۔ کیا عشق محمد ﷺ میں گل کھائے ہوئے ہیں
غنچے جو چٹکتے ہیں خیابان چمن میں ۔۔۔ کیا شادیِ میلاد سے چٹخائے ہوئے ہیں
ہم دیکھتے ہیں جلوۂ رخسارِ محمد ﷺ ۔۔۔ ہم مردمک چشم پہ اترائے ہوئے ہیں
ہیں گلشنِ تخلیق کے وہ علّتِ غائی ۔۔۔ محبوب خدا کا جو لقب پائے ہوئے ہیں
اس گلشنِ ایجاد میں اے جانِ دو عالم ۔۔۔ ہم دیکھنے انوار ترے آئے ہوئے ہیں
دِکھلا دو جمالِ رُخ روشن کی تجلّی ۔۔۔ ہم سخت شبِ ہجر سے گھبرائے ہوئے ہیں
مخلوق جنہیں کہتی ہے محبوب الٰہی ۔۔۔ ہر رنگ میں رنگ اپنا وہی لائے ہوئے ہیں
ہاں پائیں گے ہم گوہر مقصود انہیں سے ۔۔۔ جو مقصد عالم کی خبر پائے ہوئے ہیں
کب اُن کو جلا سکتے ہیں دوزخ کے شرارے ۔۔۔ دفتر میں ترے نام جو لکھوائے ہوئے ہیں

ناصر پڑھو اَب جھوم کے اک اور غزل تم
سننے کیلئے سرورِ دیں آئے ہوئے ہیں

تعظیم کو جبریلِ امیں آئے ہوئے ہیں ۔۔۔ کیا مرتبہ مدّاحِ نبی پائے ہوئے ہیں
شادی سے سماتے ہیں دامان نگہ میں ۔۔۔ گُل بھی گلِ رخسار کی بو پائے ہوئے ہیں
کیا لائیں تصوّر میں وہ جنّت کی ہوا کو ۔۔۔ جو گلشن طیبہ کی ہوا کھائے ہوئے ہیں
گلزار میں کیا آمدِ محبوبِ خدا ہے ۔۔۔ بلبل کی طرح گل بھی جو اترائے ہوئے ہیں

رنگ اور ہی کچھ حضرتِ دل تم کو دکھاتے
بر وعدۂ فردا پہ یہ بہلائے ہوئے ہیں

گیسو کی قسم خال کے سودا کی قسم ہے
ہم اُلفتِ خُوباں سے قسم کھائے ہوئے ہیں

اس بزم مقدس میں مری آنکھ سے دیکھو
کس شان سے محبوب خدا آئے ہوئے ہیں

لِلّٰہ ہمیں شربتِ دیدار پلا دو
ہم تشنۂ دیدار ہیں گھبرائے ہوئے ہیں

جلدی سے خدارا دُر مقصود سے بھردے
دامن ترے دربار میں پھیلائے ہوئے ہیں

داتا نظر لطف سے ہو ایک اشارہ
شاہا ترے دروازے پہ ہم آئے ہوئے ہیں

ناصِر چلو طیبہ کو کہیں ہند سے جلدی
وہ دستِ کرم سُنتے ہیں پھیلائے ہوئے ہیں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَعْلُوْمَاتِکَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ط

عزیزان گرامی! اُس مبارک رات بہتراز شب برات میں عالَم میں عجیب آرائش اور نرالی زیبائش تھی۔ اُسی حال سعادت مآل میں صبح کا سپیدہ پیدا ہوا۔ اور صبح کی صباحت اور نورانی رات کی ملاحت سے عجیب لُطف وسُرور ہُوَیدا ہوا۔ سبحان اللہ سبحان اللہ وہ صبحِ نوری کا آغاز ستاروں کے رنگ کی پرواز، مرغ سحر کی دِلکش آواز، نسیم سحری کا اہتراز، ابوابِ رحمت الٰہی باز، غنی ومقتدر کار ساز کے ساتھ عابدوں خدا پرستوں کے راز ونیاز، زاہدوں کا کمالِ حضور قلب سے شغل نماز، اور بڑے خشوع وخضوع سے رکوع طویل اور سجود دراز اور ایک جانب گُلِ طنّاز سَرگرم ناز اور اس کے پہلو میں بُلبُلِ شَیدا محوِ نیاز، کہیں نرگس شہلا کرشمہ ساز لالہ سے ہمراز، ایک طرف سَروِ سَرفراز اور اُس پر فاختہ اپنی کوکو سے دمساز، ایک سمت شمشادِ خوش انداز اور اُس پر قمری کا نالۂ پُرسوز وگداز۔ وہ ستاروں کی حسرت بھری نگاہیں، عابدوں کی پُر اثر آہیں اور دعاؤں کی کھلی ہوئی سیدھی راہیں، قاضِیُ الحَاجَات جَلَّ جَلَالُہٗ سے محبوب کے صدقہ میں مانگیں جو چاہیں اور پیارے محبوب کے صدقے پائیں ۔

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا
صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا

باغ طیبہ میں سُہانا پھول پھولا نور کا
مَست بُو ہیں بُلبُلیں پڑھتی ہیں کلمہ نور کا

بارہویں کے چاند کا مُجرا ہے سجدہ نور کا
بارہ بُرجوں سے جُھکا اِک اِک ستارہ نور کا

میں گدا تو بادشاہ بھر دے پیالہ نور کا
نور دن دونا ترا دے ڈال صدقہ نور کا

تیرے ہی ماتھے رہا اے جان سہرا نور کا
بخت جاگا نور کا چمکا ستارہ نور کا

تیرے ہی جانب ہے پانچوں وقت سجدہ نور کا
رُخ ہے قبلہ نور کا اَبرو ہے کعبہ نور کا

تاج والے دیکھ کر تیرا عمامہ نور کا
سر جھکاتے ہیں الٰہی بول بالا نور کا

مَیل سے کس درجہ سُتھرا ہے وہ پُتلا نور کا
ہے گلے میں آج تک کورا ہی کُرتا نور کا

تو ہے سایہ نور کا ہر عُضو ٹکڑا نور کا
سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا

تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عَینِ نور تیرا سب گھرانہ نور کا

کیا بنا نامِ خُدا اَسراء کا دُولہا نور کا
سَر پہ سہرا نور کا بَر میں شہانا نور کا

بزمِ وَحدت میں مزہ ہوگا دوبالا نور کا
ملنے شمعِ طُور سے جاتا ہے اِکّہ نور کا

وصفِ رُخ میں گاتی ہیں حُوریں ترانہ نور کا
قُدرتی بینوں میں کیا بجتا ہے لہرا نور کا

جو گدا دیکھو لئے جاتا ہے توڑا نور کا
نور کی سرکار ہے کیا اِس میں توڑا نور کا

بھیک لے سرکار سے لا جلد کاسہ نور کا
ماہِ نَو طیبہ میں بٹتا ہے مہینہ نور کا

دیکھ اُن کے ہوتے نازیبا ہے دعویٰ نور کا
مہر لکھدے یاں کے ذرّوں کو مُچلکہ نور کا

یاں بھی داغِ سجدۂ طیبہ ہے تمغا نور کا
اے قمر کیا تیرے ہی ماتھے ہے ٹیکا نور کا

وضعِ واضع میں تری صورت ہے معنیٰ نور کا
یُوں مجازاً چاہیں جس کو کہدیں کلمہ نور کا

انبیاء اجزاء ہیں تُو بالکُل ہے جُملہ نور کا
اِس علاقے سے ہے اُن پر نام سچا نور کا

یہ جو مہر و مہ پہ ہے اِطلاق آتا نور کا
بھیک تیرے نام کی ہے اِستعارہ نور کا

آ رہا ہے آدمی بن کر فرشتہ نور کا
پڑ گیا ہے طائرِ سدرہ کو چسکا نور کا

اے رضا یہ احمدِ نُوری کا فیضِ نُور ہے
ہوگئی میری غزل بڑھ کر قصیدہ نُور کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ ط صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ ط دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ ط وَعَلٰی اٰلِهِ الْکِرَامِ وَابْنِهِ الْکَرِیْمِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ط

سبحان اللہ سبحان اللہ وہ صبح تابان و درخشاں جس پر صبح عید نثار و قربان وہ صبح نوری کی نوبت کا کڑکنا، چاندنی کا چھٹکنا، ڈالیوں کا لچکنا، کلیوں کا چٹکنا، پھولوں کا مہکنا، عَندَلیبانِ خوش نَوا کا چہکنا، سَبزہ کا لَہکنا، شَبنَم کا ٹپکنا اور صَحنِ چمن کا چھڑکنا، پتّوں کا کھڑکنا اور طائروں کے دل دھڑکنا، پھول کی پنکھڑی میں کانٹے کا اٹکنا اور بلبل شیدائے گُل کے دل میں کھٹکنا، گلنار کا دل دَمکنا، لالے کا چمکنا اور نرگس شیدا کا کبھی تکنا اور کبھی آنکھ جھپکنا، میووں کا شاخوں میں لٹکنا اور شاخوں کا بارِ اِثما سے سرزمین پر پٹکنا اور نہروں کا جوش و خروش میں چھلکنا اور پانی کا جھلکنا۔

خلاصہ یہ کہ اسی طرح ہر سمت و ہر جانب قدرتِ قادرِ مُطلَق کے عَجَب عَجَب جلوے آشکار تھے اور حکمتِ حکیم عَلَی الاِطلَاق کے طرح طرح کے کرشمے عالم میں ہر طرف نمودار تھے۔ اَرضی وسَماوِی، قُدُوسی وسُبُّوحِی صانِعِ مخلوقات مُوجِدِ مَوجُودات مُکَوِّنِ کائنات جَلَّ جَلَالُہٗ کے حیران تھے اور گویا یہ اشعار بتَرَنُّم وَالحان وِردِ زبان تھے ۔

صَبا نے کِس کی آمد کی سُنائی | مُرادِ بُلبُلِ بیتاب آئی
مچی ہیں شادیاں کیسی گلُوں میں | مُبارکبادیاں ہیں بُلبُلوں میں
یہ نَرگِس کس کا رستہ دیکھتی ہے | یہ سَوسَن کِس کی مِدحَت کر رہی ہے
کِھلے پڑتے ہیں سب غُنچے یہ کیا ہے | انھیں کس پھول کا شَوقِ لِقا ہے
نئی پوشاک بدلی ہے گلوں نے | مچایا شور ہے کیوں بلبلوں نے
نہیں معلوم یہ ہے ماجرا کیا | یہ کیسا حکم ہے رضواں کو آیا
بنادے تو چمن ہر اک چمن کو | نہ ہو جنّت سے کچھ نسبت دُلھن کو
ہُوا مالِک کو یوں حکمِ خُداوند | کہ دروازے جہنّم کے ہوں سب بند
قریشی جانور کیوں بولتے ہیں | یہ کس کے وَصف میں لَب کھولتے ہیں
یہ کیوں کعبہ نے پائی ہے بلندی | یہ کیوں مکہ کی ہے آئینہ بندی
زمیں کی سمت کیوں مائل ہیں تارے | یہ کس کی دید کے سائل ہیں تارے
یہ بُت کس واسطے اوندھے پڑے ہیں | زمیں پر کیوں خجالت سے گِرے ہیں
یہ آمد کون سے ذیشان کی ہے | یہ آمد کون سے سلطان کی ہے

اسی حیرت میں تھے اہل تماشا
کہ ناگہ ہاتفِ غیبی یہ بولا

وہ اٹھی دیکھ لو گرد سواری — عیاں ہونے لگے انوار باری
نقیبوں کی صدائیں آ رہی ہیں — کسی کی جان کو تڑپا رہی ہیں
مؤدب ہاتھ باندھے آگے آگے — چلے آتے ہیں کہتے آگے آگے
فدا جن کے شرف پر سب نبی ہیں — یہی ہیں وہ یہی ہیں وہ یہی ہیں
یہی والی ہیں سارے بیکسوں کے — یہی فریاد رس ہیں بے بسوں کے
یہی ٹوٹے دلوں کے جوڑتے ہیں — یہی بندِ اَلَم کو توڑتے ہیں
انھیں کی ذات ہے سب کا سہارا — انھیں کے در سے ہے سب کا گزارا
انھیں پر دونوں عالم مر رہے ہیں — انھیں پر جان صدقے کر رہے ہیں
انہیں کو یاد سب کرتے ہیں غم میں — یہی دکھ درد کھو دیتے ہیں دم میں
یہی کرتے ہیں ہر مشکل میں امداد — یہی سنتے ہیں ہر بیکس کی فریاد
انھیں ہر دم خیال عاصیاں ہے — انھیں پر آج بارِ دو جہاں ہے
کسے قدرت نہیں معلوم اِن کی — مچی ہے دو جہاں میں دھوم ان کی
سہارا ہیں یہی ٹوٹے دلوں کے — یہی مرہم ہیں غم کے گھائلوں کے
یہی ہیں جو عطا فرمائیں دولت — کریں خود جو کی روٹی پر قناعت
فزوں رتبہ ہے صبح و شام اِن کا — مُحمَّدؐ مُصطفےٰ ہے نام اِن کا
مُزَیَّن سَر پہ ہے تاجِ شَفاعَت — عیاں ہے جس سے معراجِ شفاعت
بدن میں وہ عبائے نور آگیں — کہ جس کی ہر ادا میں لاکھ تزئیں
کہوں کیا حال نیچے دامنوں کا — جھکا ہے رحمتِ باری کا پلہ
یہی دامن تو ہیں اے جانِ مضطر — مچل جائیں گے ہم محشر میں جن پر
سواری میں ہجوم عاشقاں ہے — کوئی چپ ہے کوئی محوِ فغاں ہے
کوئی دامن سے لپٹا رو رہا ہے — کوئی ہر گام محوِ التجا ہے

ؐ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کوئی کہتا ہے حق کی شان ہیں یہ
کوئی کہتا ہے میری جان ہیں یہ

یہ کہتا ہے کوئی بیمارِ فرقت
ترقی پر ہے اب آزارِ فرقت

ادھر بھی اک نظر او تاج والے
کوئی کب تک دلِ مضطر سنبھالے

زِ مہجوری برآمد جانِ عالم
ترحّم یا نبیَّ اللہ ترحّم

نہ آخر رحمۃٌ للعالمینی
زِ محرُوماں چرا فارغ نشینی

بدہ دستے زپا اُفتادگاں را
بکُن دلداریِ دلدارگاں را

بہت نزدیک آپہنچا وہ پیارا
فدا ہے جان و دل جس پر ہمارا

اُٹھیں تعظیم کو یارانِ محفل
ہُوا جلوہ نُما وہ جانِ محفل

خبر تھی جن کے آنے کی وہ آئے
جو زینت ہیں زمانے کی وہ آئے

فقیرو جھولیاں اپنی سنبھالو
بڑھو سب حسرتیں دل کی نکالو

پکڑ لو اِن کا دامن بے نواؤ
مرا ذِمّہ ہے جو مانگو وہ پاؤ

مجھے اقرار کی عادت ہے معلوم
نہیں پھرتا ہے سائل ان کا محروم

کرو تو سامنے پھیلا کے دامن
یہ سب کچھ دیں گے خالی پا کے دامن

حسنؔ ہاں مانگ لے جو مانگنا ہو
بیاں کر آپ سے جو مدّعا ہو

مرے آقا مرے سردار تم ہو
مرے مالک مرے مختار تم ہو

تصدق تم پہ اپنی جان کردوں
ملیں تو دو جہاں قربان کردوں

تمہیں افضل کیا سب سے خدا نے
دیا تاجِ شفاعت کبریا نے

تمہیں سے لو لگائے بیٹھے ہیں ہم
تمہارے در پر آئے بیٹھے ہیں ہم

تمہارا نام ہم کو حرزِ جاں ہے
یہی تو داروئے دردِ نہاں ہے

بلا لیجیے مدینہ میں خدارا
نہیں اب ہند میں اپنا گزارا

تمہارا در ہو اور ہو سر ہمارا
اُسی کوچہ میں ہو بستر ہمارا

قضا آئے تو آئے اُس گلی میں
رہے باقی نہ حسرت کوئی جی میں

نہ ہو گور و کفن ہم کو میسّر
پڑا یوں ہی رہے لاشہ زمیں پر

سگانِ کوچہ پُر نور آئیں
مرے پیارے مرے منظور آئیں

مرے مُردے پہ آکے ہوں فراہم
غذا اپنی کریں سب مل کے باہم

ہمیشہ تم پہ رحمت ہو خدا کی
دعا مقبول ہو مجھ سے گدا کی

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ط

وُلِدَ الْحَبِیْبُ وَمِثْلُہٗ لَایُوْلَدُ
وُلِدَ الْحَبِیْبُ وَخَدُّہٗ یَتَوَرَّدُ

وُلِدَ الْحَبِیْبُ مُکَحَّلًا وَّمُطَیَّبًا
وَالنُّوْرُ مِنْ وَّجَنَاتِہٖ یَتَوَقَّدُ

ھٰذَا الَّذِیْ جَاءَتْ اِلَیْہِ غَزَالَۃٌ
وَالْجِذْعُ حَقًّا قَالَ اَنْتَ مُحَمَّدُ

جِبْرِیْلُ نَادٰی فِیْ مُنَصَّۃِ حُسْنِہٖ
ھٰذَا مَدِیْحُ الْکَوْنِ ھٰذَا اَحْمَدُ

فَیَقُوْلُ یَا عُشَّاقُ ھٰذَا الْمُصْطَفٰی
وَیَقُوْلُ یَا مُشْتَاقُ ھٰذَا اَحْمَدُ

اِنْ کَانَ اِبْرَاھِیْمُ قَدْ اُعْطِیْ رُشْدَہٗ
وَاللّٰہُ ذُوالْمَوْلُوْدِ مِنْہُ اَرْشَدُ

لَوْ کَانَ یُوْسُفُ قَدْ اَفَاقَ جَمَالَہٗ
بِاللّٰہِ ذُوالْمَوْلُوْدِ مِنْہُ اَزْیَدُ

قَالَتْ مَلٰئِکَۃُ السَّمَاءِ بِاَسْرِھِمْ
وُلِدَ الْحَبِیْبُ وَمِثْلُہٗ لَایُوْلَدُ

صَلُّوْا عَلَیْہِ بُکْرَۃً وَّعَشِیَّۃً
اَلْفُ الصَّلٰوۃِ مَعَ السَّلَامِ وَزَیِّدُ

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوٰۃُ اللہ علیک

السلام اے جانِ عالم
السلام ایمانِ عالم

شاہ دیں سلطانِ عالم
تم سے ہے سامانِ عالم

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوٰۃُ اللہ علیک

السلام اے شاہِ عالی
السلام امت کے والی

جھولی رہ جائے نہ خالی
عرض کرتے ہیں سوالی

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوٰۃُ اللہ علیک

دل میں تم مسند نشیں ہو || اس مکاں کے تم مکیں ہو
میں مروں تو وہ زمیں ہو || اور سرہانے بھی تمہیں ہو
یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک || یا حبیب سلام علیک صلوٰتُ اللہ علیک

تم پہ اکرام خدا ہے || کون تم سا دوسرا ہے
تیرا طالب بھی خدا ہے || توشہ ہر دوسرا ہے
یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک || یا حبیب سلام علیک صلوٰتُ اللہ علیک

اوّل و آخر تمہیں ہو || باطن و ظاہر تمہیں ہو
دین کے ماہر تمہیں ہو || ثانی رکھتے ہی نہیں ہو
یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک || یا حبیب سلام علیک صلوٰتُ اللہ علیک

نوح کے تم ناخدا ہو || خلق کے مشکل کشا ہو
سب کے تم حاجت روا ہو || جو کہوں اس سے سوا ہو
یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک || یا حبیب سلام علیک صلوٰتُ اللہ علیک

بخش دو جو چیز چاہو || کیوں کہ محبوب خدا ہو
اب تو بابِ جود وا ہو || ہاں جواب اس کا عطا ہو
یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک || یا حبیب سلام علیک صلوٰتُ اللہ علیک

بخش دو میری خطائیں || دور ہوں غم کی گھٹائیں
بھیج دو اپنی عطائیں || وجد میں ہم یوں سنائیں
یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک || یا حبیب سلام علیک صلوٰتُ اللہ علیک

حشر میں تم بخشوانا || جب کہیں نہ ہو ٹھکانا
اپنے دامن میں چھپانا || ہر مصیبت سے بچانا
یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک || یا حبیب سلام علیک صلوٰتُ اللہ علیک

جاں کنی کے وقت آنا || کلمۂ طیّب سکھانا
چہرۂ انور دکھانا || ہم کو ایماں پر اٹھانا

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوٰاتُ اللہ علیک

اے شفیع روزِ محشر || ہیں سیہ عصیاں سے دفتر
غوث کا صدقہ کرم کر || چشم و دِل کر دے منوّر

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوٰاتُ اللہ علیک

اے شہنشاہ رسالت || ہیں یہاں جو اہلِ سُنّت
دائما سب پر ہو رحمت || بانیٔ محفل پہ برکت

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوٰاتُ اللہ علیک

ہو کرم محبوبِ داور || حشمتِ شیرِ رضا پر
عمر میں برکت عطا کر || فتح اور نصرت دِیا کر

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوٰاتُ اللہ علیک

لَا اِلٰــہَ اِلَّا اللّٰہ لَا اِلٰــہَ اِلَّا اللّٰہ
لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

آپہنچے وہ رسولُ اللہ || صَلَّی اللہ سُبحَانَ اللہ
خیرُ الخلق نبیُّ اللہ || شاہِ ھُدیٰ شَیئًا لِلّٰہ

لَا اِلٰــہَ اِلَّا اللّٰہ لَا اِلٰــہَ اِلَّا اللّٰہ || لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

دیکھتے کیا ہو اہلِ صفا || آپہنچے محبوبِ خدا
یعنی ہو چکے وہ جلوہ نما || شاہدِ حق شاہِ بطحا

لَا اِلٰــہَ اِلَّا اللّٰہ لَا اِلٰــہَ اِلَّا اللّٰہ || لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

خلق کے رہبر آپہنچے || حق کے پیمبر آپہنچے
شافعِ محشر آپہنچے || ساقیٔ کوثر آپہنچے

لَا اِلٰــہَ اِلَّا اللّٰہ لَا اِلٰــہَ اِلَّا اللّٰہ || لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

شورش پر ہے عشق کا شور || زور نما ہے حسن کا زور
بولتی ہے شاخوں پہ چکور || کوکتے ہیں باغوں میں یوں مور

لَا اِلٰــہَ اِلَّا اللّٰہ لَا اِلٰــہَ اِلَّا اللّٰہ || لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

ٹھنڈی ہوائیں چلتی ہیں || مشعلیں حق کی جلتی ہیں
حسرتیں دل کی نکلتی ہیں || خوشیاں پہلو بدلتی ہیں

لَا اِلٰــہَ اِلَّا اللّٰہ لَا اِلٰــہَ اِلَّا اللّٰہ || لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

آتی ہے گردوں سے یہ صدا || کہتے ہیں سب مرغانِ ہوا
سنتے ہیں شاہِ ہر دوسرا || مل کے کہو سب بہرِ خدا

لَا اِلٰــہَ اِلَّا اللّٰہ لَا اِلٰــہَ اِلَّا اللّٰہ || لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

ساقیٔ کوثر بہرِ خدا || آج تو ایسا جام پلا
اٹھے پردہ جدائی کا || جلوۂ زیبا ہم کو دکھا

لَا اِلٰــہَ اِلَّا اللّٰہ لَا اِلٰــہَ اِلَّا اللّٰہ || لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

| | |
|---|---|
| جسم سے جب ہو جان جدا | ہم کو ملے فردوس میں جا |
| لو میں ہم قربت کا مزا | آپ کی اے محبوبِ خدا |
| لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ | لَآ اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ |
| جب ہنگامِ رُبودن ہو | ہاتھ میں آپ کا دامن ہو |
| وادیٔ ایمن مدفن ہو | گلشن جنت مسکن ہو |
| لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ | لَآ اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ |
| جنّت کی جب سیر کریں | ہم بھی سب ہمراہ چلیں |
| حوضِ کوثر پر پہنچیں | ہاتھ سے آپ کے جام پئیں |
| لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ | لَآ اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ |
| ربِّ دو عالم ربِّ عباد | سب کی تو بر لاتا ہے مُراد |
| میرے اہل و عیال کو شاد | رکھیو تا یَوْمُ الْمِیْعَاد |
| لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ | لَآ اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ |
| بخش مرے ماں باپ کو بھی | اور مرے اَحباب کو بھی |
| اہلِ سُنَن اَصحاب کو بھی | اہلِ وفا اَرباب کو بھی |
| لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ | لَآ اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ |
| جو اس بزم میں شامل ہو | اُس پر رحمت نازل ہو |
| جس جا پر یہ محفل ہو | برکت و عزت داخل ہو |
| لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ | لَآ اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ |
| قلب میں تو ہی حاضر ہو | عبدالقادر ناظر ہو |
| خواجہ معین و ناصر ہو | سر پہ نظام و صابر ہو |
| لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ | لَآ اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ |
| داورِ کُل اے ربِّ عُلیٰ | صدقہ ذاتِ محمد ﷺ کا |
| جاری رہے تا روزِ جزا | مذہب اہلِ سُنّت کا |

لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ — لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

ذِکرِ شہ سے کُفر ٹلے — باغِ سُنّت پھُولے پھلے
سُنّی کو لُطف و نُور ملے — دیو کا بندہ خُوب جلے

لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ — لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

آنکھوں میں سرور آ گیا دیدار سے اُن کے
روشن ہوئے دل جلوۂ رخسار سے اُن کے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ط

اے مرے شاہ باوقار سلام — دین و دنیا کے تاجدار سلام
اے مہ اوجِ اقتدار سلام — نیّرِ بُرجِ افتخار سلام
اے دو عالم کے شہریار سلام — خاصِ مقبول کردگار سلام
اے غریبوں کے غمگسار سلام — بیکسوں کے کفیل کار سلام
آپ کے نام پر ہزاروں درود — آپ کی شان پر ہزار سلام
آپ پر بھیجتا ہے رحمت سے — خالق اللیل والنہار سلام
ہے یہ کافی نجات امت کو — ہو قبول اُن کا ایک بار سلام
سنتے ہیں خود حضور سرورِ دیں — جب پڑھیں عاشقانِ زار سلام
جس قدر ہو سکے مسلمانو! — بھیجو با عجز و انکسار سلام
جھک کے اس در پہ عرض کرتے ہیں — بادشاہانِ نامدار سلام
منہ جو غنچوں کا ہے کھلا شاید — کہتی اس منہ سے ہے بہار سلام
چاند منہ سے آپ پہ بے حساب درود — زلفِ مشکیں پہ بے شمار سلام
آپ ہیں شاہ کیوں نہ عرض کریں — ہم غلامانِ جاں نثار سلام
ہم نے محبوب ایسا پایا ہے — کیوں نہ ہم بھیجیں بار بار سلام

ہو کے حاضر حضورِ اقدس میں
عرض کر بیدلِ نزار سلام

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰینَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰینَا مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِہٖ بِعَدَدِ مَعْلُوْمَاتِکَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ط

جب کہ پیدا شہِ اِنس وجاں ہوگیا
دُور کعبے سے لوثِ بُتاں ہوگیا

دل مکانِ شہِ عرشیاں ہوگیا
لامکاں لامکاں لامکاں ہوگیا

سرفدائے رہِ جانِ جاں ہوگیا
امتحاں امتحاں امتحاں ہوگیا

اُن کے جلوے کا جس دم بیاں ہوگیا
گُلستاں مجمعِ بُلبلاں ہوگیا

ہر ستارہ شبِ مَولدِ مُصطفٰے
شمعداں شمعداں شمعداں ہوگیا

چرخِ گردُوں ترے روضۂ پاک کا
سائباں سائباں سائباں ہوگیا

جس کو ان کے مکاں کا پتہ مل گیا
بے نشاں بے نشاں بے نشاں ہوگیا

تھا براق نبی یا کہ نور نظر
یہ گیا وہ گیا وہ نہاں ہوگیا

حق شفاعت سے تیری گنہگاروں پر
مہرباں مہرباں مہرباں ہوگیا

گُلشنِ طَیبہ میں طائرِ سدرہ کا
آشیاں آشیاں آشیاں ہوگیا

یا نبی لو خبر آتش غم سے میں
تفتہ جاں تفتہ جاں تفتہ جاں ہوگیا

گزرے جس کوچے سے شاہ گردوں جناب
آسماں آسماں آسماں ہوگیا

عِشقِ اَبرو میں مَیں رمزِ قوسین کا
نکتہ داں نکتہ داں نکتہ داں ہوگیا

کس کے روئے منور کی یاد آ گئی
دِل تپاں دِل تپاں دِل تپاں ہوگیا

طُوطیٔ سِدرہ مدحِ رُخِ پاک میں
گُلفشاں گُلفشاں گُلفشاں ہوگیا

طُوطیٔ اَصفہاں سُن کلامِ رضا
بے زباں بے زباں بے زباں ہوگیا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰینَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰینَا مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِّائَۃَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّۃٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ ط

حضرت سیدتنا آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، سراپا حق وہدایت ہے کہ بعد ولادت حضور سرورِ کائنات مُفتخرِ موجودات، افضل مخلوقات، باعث تخلیق مکنونات، مالک ارض وسمٰوات علیہ وعلیٰ

آلہ افضل السلام واکمل الصلوات ایک ابر سفید آسمان سے عیاں ہوا اور حضور سرکار ہر دو عالم محبوب محترم رسول معظم خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کو اپنی آغوش میں لے کر رواں ہوا اور دم کے دَم میں نظروں سے نہاں ہوا۔ پھر لمحہ بھر میں وہ ابر نور جمال محمدی سے چمکتا، مانند نیّر تاباں کے دَمکتا نظر آیا۔ میں نے حضور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو ایک سبز کپڑے میں لپٹا ہوا پایا۔ اور اُسی قلیل عرصہ مُفارقت میں منادی ندا کرتا تھا کہ حضور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو عالم کے چاروں طرف لے جاؤ اور اکناف و اقطار دنیا میں گشت کراؤ اور تمام جن وانس اور ملائکہ بزم قدس کو اُن کا جمال جہاں آرا اور جلوۂ دل آرا دکھاؤ تا کہ سب پہچانیں اور خوب جانیں کہ جو کمالات اور انبیاء علیہم السلام والثناء کو جدا جدا عنایت ہوئے وہ سب کے سب حضور سید الرسل، ہادیٔ سبل، مختارِ کُل، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کو پہلے ہی سے مرحمت ہوئے۔

خِلافتِ آدم ــــ شُکرِ نوح ــــ خُلّتِ ابراہیم ــــ لِسانِ اِسمٰعیل ــــ بُشرائے یعقوب صَوتِ داؤد ــــ مُلکِ سُلیمان ــــ حِکمتِ لُقمان ــــ حُسنِ یُوسف ــــ کلامِ مُوسیٰ ــــ صَبرِ ایُّوب ــــ زُہدِ یحییٰ ــــ عِبادتِ یُونس ــــ کرمِ عیسیٰ عطا کیا ــــ علیٰ نبینا وعلیہم الصلاۃ والسلام وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔

اور اِن کے سِوا ــ وِلایت ــ مَحبُوبیّتِ مُطلقہ ــــ رُویتِ حق ــ عِلمِ وَسیع واَعظَم ــــ عِرفانِ اَتَم ــــ اور جو کچھ صُوری ومَعنوی کمالات تھے خاصّۃً لائق ذات بابرکات، صَاحِبُ المُعجزات وَالبَیّنات، سَیّدُ الکائنات، سبب تخلیق مکنونات، مُفخرِ موجُودات، مالک ارض وسمٰوات تھے سب عطا فرمائے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین وبارک وسلم۔ غرض کہ ظاہری وباطنی کوئی کمال ذات والاصفات مجموعہ کمالاتِ ممکنہ سے باقی نہ رہا جو آپ کو حاصل نہ ہوا۔

وہ کمال حسن حضور ہے کہ گمانِ نقصِ جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں
دو جہاں کی بہتریاں نہیں کہ امانِیِ دل وجاں نہیں
کہو کیا ہے وہ جو یہاں نہیں مگر اک نہیں کہ وہ ہاں نہیں

میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں

بخُدا خُدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مَفر مَقر
جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

کرے مُصطفےٰ کی اِہانتیں کھُلے بَندوں اس پہ یہ جرأتیں
کہ میں کیا نہیں ہوں مُحمّدی ارے ہاں نہیں ارے ہاں نہیں

ترے آگے یوں ہیں دبے لچے فُصَحا عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منہ میں زباں نہیں نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں

وہ شرف کہ قطع ہیں نسبتیں وہ کرم کہ سب سے قریب ہیں
کوئی کہہ دو یاس و امید سے وہ کہیں نہیں وہ کہاں نہیں

یہ نہیں کہ خلد نہ ہو نکو وہ نکوئی کی بھی ہے آبرو
مگر اے مدینہ کی آرزو جسے چاہے تو وہ سماں نہیں

ہے انھیں کے نور سے سب عیاں ہے انھیں کے نور میں سب نہاں
بنے صبح تابش مہر سے رہے پیش مہر یہ جاں نہیں

وُہی نورِ حق وُہی ظلِ رب ہے انہیں سے سب ہے انہیں کا سب
نہیں اُن کی مِلک میں آسماں کہ زمیں نہیں کہ زماں نہیں

وہی لامکاں کے مکیں ہوئے سرِ عرش تخت نشیں ہوئے
وہ نبی ہیں جس کے ہیں یہ مکاں وہ خدا ہے جس کا مکاں نہیں

سرِ عرش پر ہے تری گزر دلِ فرش پر ہے تری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شئے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

کروں تیرے نام پہ جاں فدا نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروروں جہاں نہیں

ترا قد تو نادرِ دہر ہے کوئی مثل ہو تو مثال دے

نہیں گُل کے پودوں میں ڈالیاں کہ چمن میں سَرو چماں نہیں
نہیں جس کے رنگ کا دوسرا نہ تو ہو کوئی نہ کوئی ہوا
کہو اس کو گُل کہے کیا بنی کہ گلوں کا ڈھیر کہاں نہیں
کرُوں مدح اہلِ دُوَل رضا پڑے اس بلا میں مری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا مرا دین پارۂ ناں نہیں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰینَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ مَنْبَعِ الْعِلْمِ وَالْحِکَمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ الْکِرَامِ وَابْنِہٖ الْکَرِیْمِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ط

سبحان اللہ سبحان اللہ۔ عزیزو! اس مبارک روز، جاں افروز، شیطان سوز کی عجیب شان تھی۔ جس پر عید کی فرحت و مسرت بھی صدقے اور قربان تھی۔ بلکہ خود عید اُس پر نثار اور قربان تھی۔ اور عالم کا ذَرَّہ ذَرَّہ، قطرہ قطرہ، پتّا پتّا غرض کہ ہر ایک اس ولادت باسعادت، سراپا کرامت پر مسرت سے قرین نشاطِ تازہ وانبساطِ بے اندازہ ہوا۔

عرش و فرش ــ جن و ملک ــ زمین و فلک ــ سماک و سمک ــ لیل و نہار ــ جبال و بحار ــ اشجار و احجار ــ برگ و بار ــ گل و اثمار ــ بلبل و ہزار ــ دریاؤں کی لہریں ــ موج مارتی ہوئی نہریں ــ مصابیح و نجوم ــ معلوم و غیر معلوم ــ چمک دمک والے ستارے ــ اور سبعہ سیارے ــ آفتاب و ماہتاب ــ بارانِ سحاب ــ برق و شہاب ــ بھنور و حباب ــ زمان و مکان ــ انسان و حیوان ــ حضیض و اوج گرداب ــ موج سفید و سیاہ ــ ماہی و ماہ ــ شمس و قمر ــ نجم و اختر ــ خشک و تر ــ دیوار و در ــ شجر و حجر ــ سنگ و مدر ــ سرد و گرم ــ سخت و نرم ــ نفوس و عقول ــ فروع و اصول ــ لوح و قلم ــ کرسی و عرش اعظم ــ ظلمت و نور ــ غلمان و حور ــ نغمائے خلد و جنت کے قصور ــ سلسبیل و کوثر ــ مقولات عشر ــ عرض و جوہر ــ صدف و گوہر ثریا و ثریٰ ــ ارض و سما ــ کرسی و عرش معلّٰی ــ مخلوقات ارضی و سماوی ــ جبلی و دریائی ــ سفلی و علوی ــ غرض کہ تمام موجودات اور کل مخلوقات ترانۂ سُرور سے ترنّم ریز تھی کہ ؎

سحابِ رحمتِ باری ہے بارہویں تاریخ
کرم کا چشمۂ جاری ہے بارہویں تاریخ
ہمیں تو جان سے پیاری ہے بارہویں تاریخ
عدو کے دل کو کٹاری ہے بارہویں تاریخ

اسی نے موسم گل کو کیا ہے موسم گل
بنی ہے سرمۂ چشم بصیرت و ایماں
ہزار عید ہوں ایک ایک لحظہ پر قرباں
فلک پہ عرش بریں کا گمان ہوتا ہے
تمام ہوگئی میلادِ انبیاء کی خوشی
دلوں کے میل دھلے گل کھلے سرور ملے
چڑھی ہے اوج پہ تقدیر خاکساروں کی
خدا کے فضل سے ایمان میں ہیں ہم پورے
ولادت شہ دیں ہر خوشی کی باعث ہے
ہمیشہ تو نے غلاموں کے دل کئے ٹھنڈے
خوشی ہے اہل سنن میں مگر عدو کے یہاں
جدھر گیا سنی آواز یا رسول اللہ
عدو ولادت شیطاں کے دن منائے خوشی

بہار فصل بہاری ہے بارہویں تاریخ
اٹھی جو گرد سواری ہے بارہویں تاریخ
خوشی دلوں پہ وہ طاری ہے بارہویں تاریخ
زمین خلد کی کیاری ہے بارہویں تاریخ
ہمیشہ اب تری باری ہے بارہویں تاریخ
عجیب چشمۂ جاری ہے بارہویں تاریخ
خدا نے جب سے اُتاری ہے بارہویں تاریخ
کہ اپنی روح میں ساری ہے بارہویں تاریخ
ہزار عید سے بھاری ہے بارہویں تاریخ
جلے جو تجھ سے وہ ناری ہے بارہویں تاریخ
فغان و شیون و زاری ہے بارہویں تاریخ
ہر اک جگہ اُسے خواری ہے بارہویں تاریخ
کہ عید عید ہماری ہے بارہویں تاریخ

حسنؔ ولادتِ سرکار سے ہوا روشن
میرے خدا کو بھی پیاری ہے بارہویں تاریخ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ
صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ط

شیخ محقق علامہ مدقق حضرت مولٰینا الشاہ محمد عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جن کے علم و فضل کی چار دانگ عالم میں دھوم ہے۔ جن کا معتبر و مستند ہونا خاص و عام سب کو معلوم ہے۔ اُنھیں کی کتاب کامل النصاب ''مدارج النبوت'' میں یہ روایت سراپا ہدایت مرقوم ہے کہ جب حضور سیدنا امام الانبیاء والرسل، ہادیٔ سبل، مختار کل، شافع محشر، ساقی کوثر، مالک بحر و بر، سرور پیغمبراں بادشاہ مرسلاں، سیاح لامکاں، رہبر رہبراں، ہادیٔ گمرہاں، جان کی جان، ایمان کے ایمان محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم مادام القمران المنیر ان نے اپنے قدوم میمنت

لزوم سے اس جہان ظلمت نشان کو منور فرمایا۔ سات روز آپ کی والدہ ماجدہ حضرت سیدتنا آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور اقدس کو دودھ پلایا۔ پھر یہ عظیم دولت ثوبیہ کو عنایت ہوئی۔ سبحان اللہ وہ بھی مشرف بہ رضاعت حضور ختم رسالت ہوئی۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم۔

ثوبیہ جو کنیز ابولہب تھی۔ ابولہب کیلئے تخفیف عذاب کا سبب تھی۔ یعنی مژدۂ ولادت حضور سرورانبیاء، حبیب کبریا، شہنشاہ دوسرا، شفیع روز جزا، محبوب خدا، خاتم النبیین، شفیع المذنبین، امام الانبیا والمرسلین، سید الکائنات، فخر موجودات، افضل مخلوقات علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہٖ افضل الصلوات واکمل التحیات سے ابولہب کو شاد کیا تھا۔ تو ابولہب نے بسبب خوشی میلاد شریف ثوبیہ کو آزاد کیا تھا۔ حضرت سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے ابولہب کے مرنے کے بعد اُس کو خواب میں دیکھا نہایت عذاب میں دیکھا۔ آپ نے اس سے دریافت کیا کہ کیا کیفیت ہے، کسی وقت بھی راحت ہے؟ اس نے جواب دیا کہ کیا کہوں جس عذاب وعقاب میں رہتا ہوں ہر قسم کی ایذا اور سختیاں سہتا ہوں۔ مگر پیر کا روز راحت اندوز، شیطان سوز۔ باعث تخفیف تکلیف ہے۔ یہ سب ثمرہ خوشی میلاد شریف ہے۔

عزیز مسلمانو! کس درجہ مسرت کی بات ہے۔ حضور رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی ذات بابرکات کیسی وسیلۂ نجات ہے کہ ابولہب سا کافر جس کی مَذَمَّتْ قُرآن عظیم سے ظاہر ہے، جس کے حق میں سورۂ تَبَّتْ یَدَا کا نازل ہونا روشن وباہر ہے، جس سے ہر ناظرہ خواں بھی ماہر ہے۔ بسبب خوشی میلاد باسعادت، سراپا کرامت عذاب میں کمی پائے۔ جب پیر شریف کا روز دل افروز آئے۔

پھر یہ بھی غور کرنا ہے کہ ابولہب نے حضور نور مجسم، حبیب اکرم، محبوب معظم، مولائے اعظم، رحمت دوعالم مالک لوح وقلم، دافع البلاء والوباء والقحط والمرض والالم، سلطان العرب والعجم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم کو محض حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا فرزند، حضرت سیدتنا آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا دلبند جانا، اپنا بھتیجا مانا۔ اللہ تعالیٰ کا محبوب نہ جانا، اس کا رسول نہ مانا۔ تو جو مسلمان صاحب ایمان حضور سرور دوجہاں سید ولد عدنان، باعث این وآن، سیاح لامکان، عالم مایکون و ماکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم مادام الملوان کو

اللہ تعالیٰ کا محبوب، عالم کا مطلوب، انبیاء و رسل کا مرغوب، رحمۃ للعالمین، خاتم النبیین، شافع محشر، ساقی کوثر جان کر، خدا کا نبی و رسول پہچان کر، اُن کے ارشادات و احکامات کو مان کر حضور سراپا نور کی ولادت کی خوشی منائے گا کیوں نہ اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت سے حصۂ وافر پائے گا۔ یقین ہے کہ بخشا جائے گا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ و اصحابہٖ وسلم۔

مقام اہل شریعت ہے محفل میلاد — طریق اہل طریقت ہے محفل میلاد
ثبوت حق و حقیقت ہے محفل میلاد — جمال عشوۂ کثرت ہے محفل میلاد
ظہور شان کرامت ہے محفل میلاد — شکوہِ مذہب و ملت ہے محفل میلاد
کہاں ہوائے طبیعت ہے محفل میلاد — نمودِ صبح سعادت ہے محفل میلاد
ہے سب کا قول کہ سنت ہے محفل میلاد — ہے سب کا دین کہ الفت ہے محفل میلاد
مری نگاہ سے دیکھے وہابی کہہ اٹھے — کہ دین حق کی حمایت ہے محفل میلاد
جو وصف احمد مرسل کے ہیں تمنائی — انھیں تو عین عبادت ہے محفل میلاد
بڑھا ہے اہل عرب سے بھی کیا ترا تقویٰ — جو کہتا ہے کہ کراہت ہے محفل میلاد
کیا رسول نے ذکر اپنی جب ولادت کا — اسی سے جان کہ سنت ہے محفل میلاد
یہ فعل آپ کے صحابہ و تابعین کا ہے — اور اہل کعبہ کی عادت ہے محفل میلاد
محدثین سب اس فعل کو بجالائے — عجیب زیب روایت ہے محفل میلاد
سیوطی کا نہیں کیا قول تم نے دیکھا ہے — وہ کہتے ہیں کہ سعادت ہے محفل میلاد
اب اس کے بعد بھی بھول کر بھی مت کہنا — کہ دیں میں باعث حرمت ہے محفل میلاد
کریں نہ کیوں اسے شیدائے جلوۂ احمد — کہ کردگار کی صنعت ہے محفل میلاد
کمال شوق دلی سے اسے بجالاؤ — کہ خاص رب کی عنایت ہے محفل میلاد
نہیں ہے خوف خدا کچھ ان اہل بدعت کو — جو صاف کہتے ہیں بدعت ہے محفل میلاد
وہابیو نہیں تم کو ابھی کچھ اس کی خبر — کہ شان حسن رسالت ہے محفل میلاد
رسول پاک کے صدقے کہ اُن کے صدقے سے — خدا کی آیۂ رحمت ہے محفل میلاد
جو عاشق شہ کونین ہیں دل و جاں سے — انھیں کے قلب کی راحت ہے محفل میلاد

وہابی بدعتی تیرا یہ کیسا مقولہ ہے
کہ مصطفےٰ کی اہانت ہے محفل میلاد

تمہیں رسول سے بیشک دلی عداوت ہے
جو کہتے پھرتے ہو بدعت ہے محفل میلاد

میں ناصرؔ اس کو سمجھتا ہوں مصطفےٰ کا عدو
جو منھ سے کہتا ہے بدعت ہے محفل میلاد

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِهٖ بِعَدَدِ اَسْمَائِكَ الْحُسْنٰى لَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰى ط

عزیزان گرامی! یہ محفل مولود مبارک و مسعود محبوب رب ودود ہے۔ یہاں روحانیوں اور قدوسیوں کا ورود ہے۔ وقت صلاۃ وسلام ودعا و ہنگام ورود ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَعْلُوْمَاتِكَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ط

اس محفل ذیشان کی کیا شان ہے، جس میں قرآن وحدیث کا تبیان ہے اور حضور سرور انس وجاں، حبیب پیغمبراں، سیاح لامکاں، شافع مذنباں، شفیع مجرماں، عالم علوم ما یکون و ما کان، مالک زمین و آسمان، باعث ظہور این و آن، سبب تخلیق کون و مکان، سرکار ابد قرار، سید ابرار، حبیب کردگار، محبوب پروردگار، انبیاء ومرسلین علیٰ نبینا و علیہم الصلاۃ والسلام وعلیٰ آلہ کے مقدس و معظم سردار، شفیع روز شمار، اللہ عزوجل کی دولتوں، نعمتوں کے اس کی عطا اور اذن سے مالک ومختار، بے کس نواز، بیچاروں کے چارہ ساز، سیدنا و مولینا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے فضائل حمیدہ وخصائص پسندیدہ کا بیان ہے، جس کے لئے فرمان واجب الاذعان رحیم ورحمٰن ہے۔ اور وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ارشادِ قرآن ہے۔ جو عظمت ذکر مصطفےٰ کا بین برہان ہے۔ سبحان اللہ سبحان اللہ۔

یہ وہ محفل ہے جس میں احمد مختار آتے ہیں
ملائک لیکے رحمت کے یہاں انوار آتے ہیں

زیارت کیلئے بن کر ملک زوار آتے ہیں
نبی کو دیکھنے یاں طالب دیدار آتے ہیں

غلامان شہ دیں بزم میں یوں آتے ہیں جیسے
بھکاری بھیک لینے بر سر دربار آتے ہیں

وہ لے جاتے ہیں بخشش کی سند سرکار طیبہ سے
معاصی کے جو مومن لیکے یاں طومار آتے ہیں

چلو ہے میزبانی جوش پر سرکار طیبہ کی
لئے رحمت کے خوانوں میں ملک انوار آتے ہیں

نگاہ کور باطن قاصر و مجبور ہے لیکن
شہ کون و مکاں ہر دل میں سو سو بار آتے ہیں

منافق جانتے ہیں شرک گر اس بزم اقدس کو
تو خود کیوں شرک کرنے کیلئے مکّار آتے ہیں

وہابی بے ادب اس ذکر کی رفعت کو کیا سمجھے
یہاں پر سر کے بل اہلِ سُنن دیندار آتے ہیں

قیامِ محفلِ مولد سے جلتے ہیں بہت منکر
مگر مومن پہن کر یاں ادب کے ہار آتے ہیں

یہ اُن کے سبز گنبد پر بخطِ نور لکھا ہے
وہ اچھے ہو کے جاتے ہیں جو یاں بیمار آتے ہیں

اُٹھے گا شور محشر میں گنہگارو نہ گھبراؤ
وہ دیکھو شاہ کھولے گیسوئے خمدار آتے ہیں

خریدیں گے جو رحمت کے عوض انبارِ عصیاں کے
خریدارِ گنہ اب بر سرِ بازار آتے ہیں

جو کہتے ہیں مصیبت میں اغثنی یا رسول اللہ
مدد کرنے کو اُن کی سیّدِ ابرار آتے ہیں

شب تاریک مرقد سے نہ گھبرا اے دلِ مضطر
کوئی دم میں نظر وہ چاند سے رخسار آتے ہیں

خداوندا دمِ آخر یہ عزرائیل فرمائیں
جمیلِ قادری ہشیار ہو سرکار آتے ہیں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَنْوَاعِ الرِّزْقِ وَالْفُتُوْحَاتِ ط

مدح رسول پاک کا، کرتے رہو چرچا سدا، لیکن روایت ہو بجا، ہوں شعر سب شرعاً روا
آداب شان مصطفیٰ، ہو جان اور دل میں بھرا، ایسی مجالس باصفا، ہیں شرع میں بیشک حسن

جب مجلس مولود ہو، اے دل تو حاضر زود ہو، واں سر کے بل موجود ہو، راضی ترا معبود ہو
خوش احمد و محمود ہو، طالع ترا مسعود ہو، دارین میں بہبود ہو، اور کام بگڑے جائیں بن

احسان ہے حق کا بڑا، بھیجا جو ایسا رہنما، کیا شکر ہم لائیں بجا کیا نذر دیں ہم بے نوا
کیا تحفہ دے شہ کو گدا، کیا چیز دے مہ کو سُہا، کر دیجے اُس شہ پر فدا، سب مال و زر اور جان و تن

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ط

سبحان اللہ اُس نور الٰہی نے اپنی جھلک سے کوچے کوچے کو وادی ایمن کوہ کو کوہ طور روشن بنا دیا، دولھا کی سواری آئی، نچھاور لینے کی باری آئی، اب کیا ہے۔ خدا دے اور بندہ لے، بھکاری دست طلب پھیلائے دامن دل کی جھولیاں بنائے دوڑے، منگتا دم قدم کی خیر مناتے بڑھے، جودو

عطا کا میلا ہے، فقیروں کا ریلے پر ریلا ہے۔ جماؤ کا زور، لاؤ لاؤ کا شور، جنم کے بگڑے سنبل گئے، قسمتوں کے بل نکل گئے۔

نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا || ساتھ ہی منشیٔ رحمت کا قلمدان گیا
لے خبر جلد کہ غیروں کی طرف دھیان گیا || مرے مولیٰ مرے آقا ترے قربان گیا
دل ہے وہ دل جو تری یاد سے معمور رہا || سر ہے وہ سر جو ترے قدموں پہ قربان گیا
آہ وہ آنکھ کہ ناکامِ تمنا ہی رہی || ہائے وہ دِل جو ترے در سے پُر ارمان گیا
انھیں جانا انھیں مانا نہ رکھا غیر سے کام || لِلّٰہِ الحمد میں دُنیا سے مُسلمان گیا
اور تم پر مرے آقا کی عنایت نہ سہی || نجدیو کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا
آج لے اُن کی پناہ آج مدد مانگ اُن سے || پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا
اُف رے منکر یہ بڑھا جوشِ تعصب آخر || بھیڑ میں ہاتھ سے کمبخت کے ایمان گیا

جان و دل ہوش و خرد سب تو مدینے پہنچے
تم نہیں چلتے رضا سارا تو سامان گیا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰینَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰینَا مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰینَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَعْلُوْمَاتِکَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ط

سبحان اللہ۔ حضور محبوب خدا، شہنشاہ دوسرا، شافع روز جزا، سرور انبیاء، حبیب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی جلوہ گری ہوئی۔ مراد ملنے کی یہی مبارک گھڑی ہوئی، بتوں سے خدائی پھری، اسلام کی دوہائی پھری، حسن و جمال کی جاں بخش و دلستاں ادائیں دل ہی دل میں گھر کرنے والی نگاہیں، جلے بھنے سینہ کی بسنے والیاں ٹوٹے دلوں زخمی گھائلوں کے ساتھ خدا جانے کیا احسان کر جاتی ہیں کہ انسان آزادی کی بضاعت خود مختاری کی دولت شادشاد نگاہِ اوّلین کی نذر کر دیتا ہے۔ اور خوش خوش طوق بندگی اپنے ہاتھوں پہن لیتا ہے۔ ان جملوں کا تعلق معمولی حسینوں ظاہری جمیلوں سے تھا۔ مجھے یہاں کچھ ذکر کرنا ہے۔

جمال محمدی اور حسن احمدی کا روحی فداہ علیہ صلاۃ اللہ۔ جسے خدا نے خاص اپنے لئے بنایا، اپنی محبوبی خاص سے ممتاز فرمایا۔

تیرے صانع سے کوئی پوچھے ترا حُسنِ جمال
خود بنایا اور بنا کر خود ہی پیارا ہو گیا

اس آئینہ رُو کے آئینہ رُخ کو قدرت کے ہاتھوں نے وہ ضیا بخشی جس کی تجلی کے ایک ایک نگینے سے مَنۡ رَاٰنِیۡ فَقَدۡ رَاَی الۡحَقَّ کی تنویر چمک اٹھی، گلوئے پُرنور میں نَحۡنُ اَقۡرَبُ اِلَیۡہِ کے ہار پڑے، گورے گورے ہاتھوں میں یَدُ اللّٰہِ فَوۡقَ اَیۡدِیۡھِمۡ کے گجرے، غرض حُسنِ بے صورت کی تنزیلی تجلی اگر برسم تدلّی صورت پذیر ہو تو بر رنگ مثالی صورت جمالی محبوب ذوالجلال ہی اُس کی تصویر ہو۔ ان خداپسند تجلیوں نے تو فرش خاک سے لے کر عرش پاک تک دھوم مچا دی، دل چمکا دیئے، آنکھوں کی تقدیر جگا دی ۔

جب تجلّی کیا کرے کوئی
کیوں نہ بے خود ہوا کرے کوئی

حق نے قاسم بنایا ہے تم کو
چاہے جو التجا کرے کوئی

تم کرم پر کرم ہی کرتے ہو
گو خطا پر خطا کرے کوئی

زخم دل کے ہنسائیں گے اک روز
کیوں پھر اُن کو سِیا کرے کوئی

مَیں مریض اُن کا وہ مسیحا ہیں
پھر مری کیوں دوا کرے کوئی

یا دِ قَالُوْا بَلٰی اَ اَقْرَرْتُمْ
کچھ تو بہرِ خُدا کرے کوئی

آپ رب ہیں نہ ذاتِ رب سے جُدا
دعوِیِ مدح کیا کرے کوئی

لیسِ مُزدان ہے وعدۂ دیدار
شوق جینے کا کیا کرے کوئی

دوزخی ہے بغیر حُبِّ حُضور
عُمر بھر اِتقا کرے کوئی

بول بالا رہے گا آقا کا
نارِ غم میں جلا کرے کوئی

سُنیو اُن سے تم مَدد مانگو
شرک و بدعت بکا کرے کوئی

نام جَپتے رہو عُبیدؔ اُن کا
گرچہ جل کر بُھنا کرے کوئی

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمۡ
صَلَاۃً وَّسَلَامًا عَلَیۡکَ یَارَسُوۡلَ اللّٰہِ ط

پیارے عزیزو! سبحان اللہ سبحان اللہ۔ اس محبوب کے جلوہ فرماتے ہی عشق کا برقی اثر کل مخلوقات، سب موجودات میں دوڑ گیا۔ جن و بشر، شجر و حجر، شمس و قمر، سنگ و مدر، آزاد و گرفتار، دریا و بحار، بلکہ در و دیوار بھی اس مزہ سے خالی نہ رہا۔ یہ جس راہ سے نکلتے عشاق نقشِ پا پر آنکھیں بچھاتے۔ جس آبادی میں آتے مکین تو مکین مکان تک خوش ہو جاتے ؎

درو دیوار چو محراب کشایند آغوش || کہ تو ایں جا بصد آمین و دعا آمدۂ

حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے عید اضحیٰ میں اونٹوں کو نحر فرمایا، کیا کہوں کہ ان بے زبانوں نے کیا مزیدار سماں دِکھایا۔ ذبح میں سبقت لے جانے پر جلدی کرتے تھے، زندگی جاوید پر کٹے مرتے تھے ؎

ذبح ہونگے تیرے ہاتھوں سے خوشی اس کی ہے

آج اترائے ہوئے پھرتے ہیں مرنے والے

ہر اک کی آرزو ہے پہلے مجھ کو ذبح فرمائیں || تماشا کر رہے ہیں مرنے والے عید قرباں میں

لکھا ہے شب معراج۔ فرمایا گیا اَنَا وَاَنْتَ وَمَاسِوٰی ذٰلِکَ خَلَقْتُ لِاَجْلِکَ اے پیارے میں ہوں اور تو باقی میں نے سب تیرے لئے پیدا کیا ہے۔ اَللّٰہُ جَمِیْلٌ وَّیُحِبُّ الْجَمَالَ ط جب ہی تو شان جمال کی خوشنما تجلّیوں نے مُحِبّ کے خزانوں کی کُنجیاں محبوب کے ہاتھوں میں دے کر مختار مطلق بنا دیا۔ ع

"حسینوں میں حسیں ایسے کہ محبوب خدا ٹھہرے" ؎

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب

یعنی محبُوب و مُحِبّ میں نہیں مِیرا تیرا

تم صاحبِ فُرقان ہو محبُوبِ خُدا ہو || تم جلوۂ سُبحان ہو وحدت کی ضِیا ہو

تم سَاقیِ جامِ فَتَدَلّٰی و دَنٰے ہو || معبود کے بندے بھی ہو معبود نُما ہو

تم پَرتوۂ ذات ہو آئینۂ قُربت || تم جَلوۂ انوار جمالی کی جِلا ہو

تم کعبے کی حُرمت ہو مدینے کی شرافت || تم خُلدکی زینت ہو شہِ عرش عُلا ہو

تم مجلسِ عُشّاق کے ہو نغمۂ اُلفت || تم دردِ دلِ عاشقِ مُضطَر کی دَوا ہو

تم مشعلِ فردوس ہو تم شمع دل افروز
تم گلشن ایجاد کی واللہ بنا ہو

تم حُسنِ حَسِینانِ جہاں کے ہو فسانے
تم خُوبیٔ خُوبانِ دوعالم کی ثنا ہو

تم صانِعِ یکتا کی ہو صَنعَت کے ترانے
تم قُدرَتِ اَللہ کے اعجاز نما ہو

عرفان کی تم شان ہو اَے بانیٔ اِسلام
ایمان کی تم جان ہو برہان خدا ہو

مُزَمِّلُ یٰسٓ ہو مُدَّثِّرُ طٰہٰ
عرفان کی تم صورت دلکش کی ادا ہو

گو جلوۂ توحید سے رہتے ہو ہم آغوش
پر چشم غلط بیں کی نگاہوں میں جدا ہو

تم عالم لاہُوت کے ہو مَحرَمِ اَسرار
جبرُوت کے ملکوت کے تم عقدہ کشا ہو

تم عالم ناسُوت کے ہو ہادیٔ خوش خلق
تم کان سخا شان عطا جان حیا ہو

ہیں تم سے عیاں وحدت و کثرت کے تماشے
تم خلوت و جلوت کے مکانوں کی ضیا ہو

ہے نام تمہارا دل عشاق کی راحت
محبوب ہو پر طالب توحیدِ خدا ہو

کیوں خوف قیامت ہو گناہوں کا ہو کیوں ڈر
تم حشر کے مختار ہو بخشو جسے چاہو

یوں جاننے کو جانے ہے نَاصِرؔ بھی تو تم کو
اللہ ہی مگر جانے کہ تم کون ہو کیا ہو

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰینَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ قَدْرَ حُسْنِہٖ وَجَمَالِہٖ ط وَجُوْدِہٖ وَنَوَالِہٖ ط وَبِرِّہٖ وَاِفْضَالِہٖ وَفَضْلِہٖ وَکَمَالِہٖ ط وَجَاھِہٖ وَجَلَالِہٖ ط وَعَلٰی وَارِثِ حَالِہٖ ط کُلَّمَا ذَکَرَکَ وَذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ ط وَکُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِکَ وَعَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ ط

معزز حضرات جب حضور محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ایسی محبوبیت خاص ومقبولیت عام باختصاص کا لباس فاخر زیب بدن فرما کر اظہار رسالت فرمایا، اسلام کو سچا اور باقی مذاہب کو جھوٹا بتایا۔ اگرچہ اس مبارک مقصد کی کامیابی میں بہت سی ناقابل برداشت تکلیفوں نے سامنا کیا۔ مگر اُن کے بڑھے ہوئے ارادے بندھی ہوئی کمر میں کچھ بھی تزلزل نہ ہوا۔ مشرکین تکلیفیں پہنچاتے، اذیتیں دیتے۔ یہاں جو ٹھہر چکی تھی ٹھہر چکی تھی اِن باتوں کا خیال بھی دل میں نہ لائے۔ بشری طاقت ہرگز ان مصائب کا تحمل نہ کرسکتی جو یہاں رات دِن اُٹھائے جاتے۔ اس کام میں کوئی روکنے والا اُن کو نہ روک سکتا تھا نہ روک سکا۔ ایک زبردست عزیز مقتدر کی قوت نے اِس مبارک مقصد کی

تکمیل واشاعت کے لئے انھیں کھڑا کیا تھا۔

کفار میں مشورہ ہوا کہ ان کارروائیوں کا شہادت کے ذریعہ سے انسداد کیا جائے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس ارادے سے درِ دولت عرش منزلت کی طرف چلے۔ حاضر ہوئے تو انھیں کا کلمہ پڑھتے انھیں کا دم بھرتے نظر آئے۔ شہید کرنے آئے تھے، شہید عشق ہوکر رہ گئے۔ اب کیا تھا۔ اَلْحَقُّ یَعْلُوْا وَلَا یُعْلٰی کے آثار نظر آنے لگے۔ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ کے انوار چمکنے لگے۔ تھوڑے ہی عرصہ میں عرب، روم، شام، مصر وعراق دیار وامصار آفاق واقطار سے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی دلنواز آوازیں آنے لگیں۔ اسلامی بجلیاں عرب کے پہاڑوں سے نکل کر تمام دنیا میں چمک گئیں ؎

| | |
|---|---|
| صلاۃ اللہ بر جان محمد صلی اللہ علیہ وسلم | سلام حق بیارانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم |
| گل باغ رسالت آل اقدس | صحابہ تیغ برانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم |
| ابوبکر و عمر عثمان وحیدر | ہیں چاروں بدر تابانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم |
| بڑے رتبے ہیں حور وملک سے | کنیزان وغلامانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم |
| ہلا دیں طبقۂ ارض وسما کو | کریں نعرہ جو شیرانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم |
| خدا کے مرتبہ داں احمد پاک | خدا ہے مرتبہ دانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم |
| چھپایا مہر نے پردہ میں منھ کو | جو دیکھا روئے تابانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم |
| بچانا آتش دوزخ سے یارب | بحق چشم گریانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم |
| کریں گے چہچہے مثل عنادل | جناں میں نعت گویانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم |

ہدایت کے ہو سر پر یا الٰہی
بروز حشر دامان محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ط

مُصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام | شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
مہرِ چرخِ نبوت پہ روشن درود | گُلِ باغِ رسالت پہ لاکھوں سلام
شہر یارِ ارم تاجدارِ حرم | نو بہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام
شبِ اسرا کے دولہا پہ دائم درود | نوشہ بزمِ جنت پہ لاکھوں سلام
عرش کی زیب و زینت پہ عرشی درود | فرش کی طیب و نُزہت پہ لاکھوں سلام
ماہِ لاہوت خلوت پہ لاکھوں درود | شاہ ناسوت جلوت پہ لاکھوں سلام
کنزِ ہر بیکس و بے نوا پر درود | حرزِ ہر رفتہ طاقت پہ لاکھوں سلام
مطلعِ ہر سعادت پہ اسعد درود | مقطعِ ہر سیادت پہ لاکھوں سلام
مُجھ سے بیکس کی دولت پہ لاکھوں درود | مُجھ سے بے بس کی قوّت پہ لاکھوں سلام

## حُلیۂ اقدس

اس حلیہ مقدسہ میں نثر "سرور القلوب" شریف کی ہے اور نظم حضور پُرنُور اعلیٰ حضرت مجدد اعظم دین وملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی "حدائق بخشش" حصہ دوم سے ہے۔

سرِ انور سراسر سِرِّ الٰہی، مخزنِ اسرارِ نامتناہی، دُرجِ گوہر نبوت، بُرجِ سپہر رفعت، سب سے بلند و بالا، ہمسر اُس کا دیکھا نہ سُنا، فرِ رسالت اس سے پیدا اور افسرِ شفاعت اس پر زیبا۔ سرفرازانِ عالم اس کی سرکار میں فرقِ ارادت زمینِ انکسار پر رکھتے ہیں اور سرشارانِ بادۂ نخوت اپنی سرکشی اور خودسری سے توبہ کرتے ہیں ؎

تاج خورشید ہمیشہ ہے اسی سے پرنور
بہرِ تسلیم جھکے رہتے ہیں سر اُس کے حضور

جس کے آگے سرِ سروراں خم رہیں | اُس سرِ تاجِ رفعت پہ لاکھوں سلام
جس کے زیرِ لوا آدم و مَن سوا | اس سزائے سیادت پہ لاکھوں سلام

یَآاَیُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ

جبینِ نور آگیں لوحِ سیمیں یا مشرقِ خورشید ہے۔ اور لوحِ سیمیں جبین بیاضِ بیت ابرو یا مطلع ہلالِ عید ہے ماہ سیمین عذار اس کی صفائی کا بندہ اور زرِ مغربی آفتاب اس کی رنگینی سے شرمندہ ؎

| | |
|---|---|
| جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا | اُس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام |
| جس سے تاریک دل جگمگانے لگے | اُس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام |
| چشمۂ مہر میں موجِ نورِ جلال | اُس رگِ ہاشمیّت پہ لاکھوں سلام |

یَاۤ اَیُّھَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

ابروئے دلنشین، لوح جبین کے قریں۔ مطلع نجم سعادت۔ موج بحر لطافت، مدِّ تسمیہ صباحت، حرم حریم ملاحت، بیت حمد کبریا، جوہر آئینۂ مُصفا، سفینۂ نجات نوح، کلید ابواب فتوح، فلک پرخم اُس محراب کعبہ کے گرد طواف کناں اور ہلال عید اس طاق حرم پر جان و دل سے قربان، دل زاہد اس گوشۂ عافیت میں چلّہ نشین اور کماندار فلک اس کے حضور سر برزمین۔ تیر قضا اس کے اشارہ پر چلتا ہے اور سینۂ ماہ دو ہفتہ اس کے تیر محبت سے خستہ۔ تودۂ خاک سے قاب قوسین تک شہرت ہے۔ اور گاوِ زمین سے اسد فلک تک نشانۂ تیر محبت ہے

ہر مہینہ میں بنا عکس مہ نو اس کا
زیب طاق حرم کعبہ ہے پرتو اس کا

| | |
|---|---|
| جن کے سجدے کو محراب کعبہ جھکیں | ان بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام |
| بے بناوٹ ادا پر ہزاروں درو | بے تکلف ملاحت پہ لاکھوں سلام |

یَاۤ اَیُّھَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

مژگان دلستاں اعراب قرآن ہیں یا رگ جان مشتاقاں۔ جوہر آئینۂ عارض تاباں شعاع خورشید، روئے درخشاں، صحرائے عرب اُس مژہ مشکفام کی خوشبو سے رشک تاتار اور گریبان سحر اس تارِ شعاعی کے سودائے محبت میں تار تار، کماندار چرخ اس کے تیر محبت کا گھائل اور نیزہ باز فلک اس کے پیکان عشق سے بسمل ہے

| | |
|---|---|
| ان کی آنکھوں پہ وہ سایہ افگن مژہ | ظُلّۂ قصرِ رحمت پہ لاکھوں سلام |
| اشکباری مژگاں پہ برسے درود | سِلکِ دُرِّ شفاعت پہ لاکھوں سلام |

یَاۤ اَیُّھَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

چشم نرگسیں اور دیدۂ سُرمگیں، گنجینۂ نگاہِ حق بیں، آئینۂ تجلّیِ ربُّ العلمین، نرگس گلزار

جمال، مرآت حسن لایزال، بینندۂ جمال کبریا، ناظورۂ دیوان اصطفا، مخزن انوار واسرار، منظور نظر اولی الابصار، قرۃ العین حورالعین، چشم و چراغ اہل دین، نور عیون اہل نظر، روشنی چشم ابو البشیر، چشمِ بدٌ دور عجب آنکھ ہے۔ ماشاء اللہ کہ چشم فلک کو باایں گردش لیل ونہار نظیر اُس کا نظر نہ آیا۔ اور آہوئے حرم نے چین وختن تک ڈھونڈا کہیں مثل اس کا نہ پایا۔ بادام سے تشبیہہ دینا اسے سراسر بے مغزی اور آہوئے ختن کی آنکھ سے مشابہ کہنا عین خطا و نادانی۔ آہُوانِ چین اگر اس دیدۂ نرگسی کے سامنے آئیں چوکڑی بھول جائیں اور غزالان ختن اگر وہ چشم سُرمگیں دیکھ پائیں عمر بھر اشکِ حسرت آنکھوں سے بہائیں۔ ابر گہر بار اس کی سیر چشمی کا کاسہ لیس۔ اور کماندار فلک اس کے تیر نظر پر قربان ہونے کو لیس، گنہگاران امت کو اس سے چشم شفاعت اور تہید ستانِ عالم کو چشمداشت عنایت ؎

| | |
|---|---|
| چراغے کہ تا او نیفروخت نور | زچشم جہاں روشنی بود دور |
| سوادِ فلک گشت گلشن بدو | شدہ روشنا چشم روشن بدو |

آئینۂ مَازَاغَ اُس چشمِ خُدا بیں کا سُرمۂ بَصَر ہے اور کریمۂ مَاطَغیٰ اُس دیدۂ سُرمگیں کا کحل الجواہر ؎

| | |
|---|---|
| معنیٔ قَدْ رَاٰی مقصدِ مَاطَغیٰ | نرگسِ باغِ قُدرَت پہ لاکھوں سلام |
| جس طرف اُٹھ گئی دم میں دم آ گیا | اُس نگاہِ عِنَایَت پہ لاکھوں سلام |

یَاۤ اَیُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ

شُعرا کا زُلفِ مُعَنْبَر کی تعریف میں قافیہ تنگ ہے۔ اور شبدیز فکر کا اس کے میدان مدحت مین پائے خرام لنگ ہے۔ نہ اُسے افعی پیچان کہہ سکیں، نہ شب ہجراں سے تشبیہہ دے سکیں کہ یہاں ادب سے سرِمو تجاوز خلاف ایمان ہے۔ اور بال بھر بیبا کی سراسر اندھیر اور وبال جان ہے۔ بلکہ تشبیہہ اُن بالوں کی شب قدر سے بھی بیجا ہے۔ اور تمثیل ان زلفوں کی لیلۃ البرأۃ سے سراسر خطا ہے۔ سنبل ژولیدہ کو اس طرہ شائستہ سے کیا مناسبت اور مشک ختن کو اس گیسوئے عنبریں سے کیا مشابہت کہ مشک خونِ طیّبات ہے اور وہ لام اسم ذات ہے۔ سایہ اُس زلف سیاہ فام کا سینہ ماہ میں نمایاں اور دماغ عشاق خیال محبت سے غیرت سنبل وریحاں ؎

دماغ از تار موئے او تتارست || نگہ از باغ روئے او بہارست

شہبازِ فکر اس جگہ دامِ حیرت میں گرفتار ہے کہ ماہتاب سنبلہ میں جا سکتا ہے اور اَبر آفتاب پر آسکتا ہے۔ مگر یہ طُرفہ ماجرا ہے کہ دن رات یکجا ہے۔ وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ؎

کیا زلف کا قرینہ ہے روئے جناب سے
لبریز دامنِ شَبِ قدر آفتاب سے

| | |
|---|---|
| وہ کرم کی گھٹا گیسوئے مشک سا | لکّۂ ابرِ رَأفت پہ لاکھوں سلام |
| خلق کے دادرَس سب کے فریادرَس | کہفِ روزِ مُصیبت پہ لاکھوں سلام |

يَا اَيُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ ط

روئے روشن زلف سیاہ میں نمایاں یا نور بصر مردمک چشم سے درخشاں ماہ دوہفتہ عارض پرنور سے تاباں، شمس بازغہ اُس کے مدرسۂ تنویر میں شمشیر خواں، لعل بدخشاں کا اس کی رنگینی سے دم فنا اور گلستانِ اِرم کا صرصر خجالت سے رنگ ہوا۔ اس عارضِ پُرنُور کے عشق رنگ رخسار سحر فق ہے اور سینۂ ماہ شق ہے۔ مرأت خیال کو سکتہ، چراغ سحر سسکتا، مطبخ گلزار سرد، رنگ شفق زرد، دل شبنم افسردہ، روئے گل پژمردہ، مرجان بے جان، آئینہ حیران، خورشید سرگردان، شمع چراغ سحر عقیق خون جگر، لالہ خونیں کفن، قمری طوق غم بہ گردن، یاقوت بے دم، لعل زیربارِ غم، ید بیضا دست بردل، مَدِ روبے تیغ بسمل، بلبل کو اس گلستان خوبی کی یاد میں سبق بوستاں فراموش اور مرغ چمن اس گل رنگیں کے شوق میں روز وشب نالاں ومدہوش، آئینہ قلب پر اگر وہ مہر عرب عکس افگن ہو سوز محبت سے گل جائے اور ورق گل پر اگر وصف عارض رنگین زیب رقم ہو پیراہن میں پھولا نہ سمائے ؎

| | |
|---|---|
| چاند سے منھ پہ تاباں درخشاں درود | نمک آگیں صَباحت پہ لاکھوں سلام |
| وَصف جس کا ہے آئینۂ حق نُما | اُس خُدا سَاز طَلعت پہ لاکھوں سلام |
| جن کے آگے چراغ قمر جھلملائے | ان عذاروں کی طلعت پہ لاکھوں سلام |
| شَبنَم باغ حق یعنی رُخ کا عرق | اُس کی سچّی بَراقت پہ لاکھوں سلام |
| فرحتِ جانِ مومن پہ بے حد درود | غَیظِ قلبِ ضَلالت پہ لاکھوں سلام |

يَا اَيُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ ط

ریش مُطہّر گرد رخسارہ انور ہالہ قمر یا جدولِ قرآن ہے اور خط مبارک مصحف عارض پر منہیہ لوح محفوظ یا حاشیہ صحیفہ ایمان ہے، خط شفاعت اُسے کہنا زیبا اور فرمان بخشش امت سمجھنا روا اُنیس بال سفید اُس میں نمایاں ہیں یا شُعاعِ خورشید تاریکی شب میں تاباں ہے ۔

| | |
|---|---|
| خط کی گرد دہن وہ دل آرا پھبن | سبزۂ نہرِ رحمت پہ لاکھوں سلام |
| ریش خوش معتدل مرہم ریش دل | ھالۂ ماہِ نُدرت پہ لاکھوں سلام |

یَا اَیُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

نگاہ ماہ دوہفتہ تابش دنداں پر کام نہیں کرتی۔ اور نظر مہر تابندہ کی اُن کی چمک دمک پر نہیں ٹھہرتی۔ ماہتاب ان کے خیال میں رات بھر تارے گنتا ہے۔ اور آفتاب سودائے محبت میں تمام دن تنکے چنتا ہے۔ نہ انھیں دانہ انار سے تشبیہہ دے سکیں اور نہ تسبیح ثریا اور عقد پروین کہہ سکیں بلکہ ۔

دندان رشکِ دُر ہیں دہن رشک دُرج ہے
بتیس آفتاب ہیں اور ایک بُرج ہے

| | |
|---|---|
| جن کے گچھے سے لچھے جھڑیں نور کے | اُن ستاروں کی نُزہت پہ لاکھوں سلام |
| جسکی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں | اُس تبسّم کی عادت پہ لاکھوں سلام |

یَا اَیُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ ۔ مَنْبَعِ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ وَالْحِكَمِ ۔ دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ ۔ وَعَلٰى اٰلِهِ الْكِرَامِ وَابْنِهِ الْكَرِيْمِ وَاُمَّتِهِ الْكَرِيْمَةِ يَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ۔

دہن رشک چمن اسرار الٰہی کا خزینہ، مروارید دندان کا گنجینہ، پھول اُس گل رعنا کی مشابہت سے شگفتہ، دل اور غنچہ اپنی نارسائی سے دل تنگ اور منفعل کہ ہزار رنگ لاتا ہے مگر مدّاح دہن اسے منہ نہیں لگاتا۔ تنگی دہانِ زنانِ ناقصات العقل والدین کی صفت ہے اور مناسب حال مرد میدان فراخی ووسعت ہے۔ نور دہن، رشک عدن تحت الثریٰ سے ثُریّا تک منور اور آوازہ اس شگاف قلم صنع کا تحریر و تقریر سے باہر۔ جوہری فلک اس کان جوہر کے شوق میں مغموم اور دہن خوبرویاں اُس کے مقابل کالمعدوم۔ بلبل خوشنوا نثار طرز تکلم اور گل رنگیں اَدا قتیلِ جلوۂ تبسّم ۔

| | |
|---|---|
| وہ دہن جس کی ہر بات وحئ خدا | چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام |
| جسکے پانی سے شاداب جان و جناں | اُس دہن کی طراوت پہ لاکھوں سلام |
| جس سے کھاری کنوئیں شیرۂ جاں بنے | اُس زُلالِ حلاوت پہ لاکھوں سلام |

یَا اَیُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ

زبان چشمۂ حیوان کی موج روح افزا ہے یا دائرہ دو ہلال لب میں ایک خورشید جلوہ فرما ہے۔ یوسف مصری (علیٰ نبینا وعلیہ السلام وآلہٗ) اس کی مدحت سے شیریں دہاں اور طوطی سدرہ اس کی نعت میں شکر فشاں ؎

حلاوت چاشنی گیر از دہانش
بشیرینی مُوَظَّف از بیانش

| | |
|---|---|
| وہ زباں جس کو سب کُن کی کُنجی کہیں | اُس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام |
| اُس کی پیاری فصاحت پہ بیحد درود | اُس کی دلکش بلاغت پہ لاکھوں سلام |
| اُسکی باتوں کی لذت پہ لاکھوں درود | اُس کے خُطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام |
| وہ دعا جس کا جوبن بہارِ قبول | اُس نسیمِ اِجابت پہ لاکھوں سلام |

یَا اَیُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ

لب نوش آگیں غیرت انگبیں اور لعل نوشیں، رشک قند شیریں، ورق وردِ احمر، آبروئے گوہر، جان لعل و مرجاں، روح گلزار رضواں، لطافت موج طراوت، طراوت جوبار لطافت نام خدا، ہر بات اس کی آبِ خضر سے جانفزا تر اور ہر کلمہ اس کا معجزۂ مسیح سے افضل و برتر۔ آب شیریں فرات اس کی حسن وصفائی کے آگے پانی بھرتا ہے۔ اور شکر لبوں کا اس کے سامنے اپنی گفتار شیریں سے دل کھٹا ؎

کوثر کا اشتیاق میں اس کے یہ حال ہے
گویا وہ تشنہ لب ہے یہ آب زلال ہے

| | |
|---|---|
| پتلی پتلی گُلِ قُدس کی پتیاں | اُن لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام |

یَا اَیُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ

گوش حق نیوش۔ قطب فلک سے ہمدوش اور دُرِ یتیم اس کان صباحت کا حلقہ بگوش ۔

اس کان کی ثنا نہیں ممکن زبان سے

دیکھا نہ آنکھ سے نہ سُنا ہم نے کان سے

دور و نزدیک کے سُننے والے وہ کان || کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

یَا اَیُّھَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

بینی الف ابجد ازل ہے یا نخل طوبیٰ کا پھل ہے جو ہر آئینہ رُو تیر کمان ابرو نخل بادام جنت، موج بحر رحمت شاخ نہال مہربانی نصف مصحف کی نشانی ۔

نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پر درود || اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

یَا اَیُّھَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

گردنِ انور فوّارۂ نور ہے، یا صراحی بلور ہے، شانہ ایک ایک شانِ شوکت میں یگانہ، زور و قوت میں یکتائے روزگار، لشکر کشی کو سر دست طیار، جس سے ہاتھ ملائے سلطنت دارین عنایت فرمائے ۔

محیطے چہ گویم کہ بارندہ میغ | بیکدست گوہر دگر دست تیغ

بہ گوہر جہاں را بیاراستہ | بہ تیغ از جہاں داد و بن خواستہ

جس میں نہریں ہیں شیر و شکر کی رواں || اس گلے کی نضارت پہ لاکھوں سلام

دوش بر دوش ہے جن سے شانِ شرف || ایسے شانوں کی طاقت پہ لاکھوں سلام

یَا اَیُّھَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

ہاتھ موج دریائے کرم ہے اور دستگیر عاصیاں اَمم، الف الطاف و اکرام، شاخ نہال انعام، مفتاح باب رحمت، کلید ابواب جنت، ید بیضا اُس گلدستہ فردوس کا ہوا۔ خواہ اور دست اندیشہ اس کے دامنِ ثنا سے کوتاہ، پنجۂ خورشید رات دن پھرتا ہے، مگر پنجۂ مبارک کا ہمسر، شش جہت اور ہفت کشور میں ہاتھ نہیں آتا ہے۔ اور سوسن دہ زبان ہر چند شش و پنج کرتا ہے لیکن دو عالم میں ایک شے کو بھی اس مربع نشین چار بالش یکتائی کی تشبیہہ کے قابل نہیں پاتا ہے ۔

ھاتھ جس سمت اُٹھا غنی کر دیا || موجِ بحرِ سماحت پہ لاکھوں سلام

جس کو بارِ دو عالم کی پروا نہیں || ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام

| | |
|---|---|
| کعبۂ دین و ایماں کے دونوں ستون | ساعدین رسالت پہ لاکھوں سلام |
| جس کے ہر خط میں ہے موج نورکرم | اس کفِ بحر ہمت پہ لاکھوں سلام |
| صاحب رجعت شمس شق القمر | نائب دست قدرت پہ لاکھوں سلام |
| عرش تا فرش ہے جس کے زیر نگیں | اسکی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام |
| اصل ھر بود بہبود تخم وجود | قاسم کنز نعمت پہ لاکھوں سلام |

يَاۤاَيُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ ط

مہ نو ناخن کی صفائی سے شرمسار ہے اور ناخن تدبیر اس کی عقدہ کشائی پر نثار ہے ۔

| | |
|---|---|
| عید مشکلکشائی کے چمکے ہلال | ناخنوں کی بشارت پہ لاکھوں سلام |
| نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں | انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام |

يَاۤاَيُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ ط

سینہ مہر گنجینہ، حسن وصفا کا خزینہ، لوح محفوظ ہے یا مرأت تجلی، صورت علم لدنی کا آئینہ یا سیم فردوس کی تختی، خط سیاہ اُس سینۂ صاف پر کھنچا، ہے یا دست قدرت نے دست آویزِ محبت ورق آفتاب پر لکھا ہے ۔

| | |
|---|---|
| رفع ذکر جلالت پہ ارفع درود | شرح صدر صدارت پہ لاکھوں سلام |
| دل سمجھ سے ورا ہے مگر یوں کہوں | غنچۂ راز وحدت پہ لاکھوں سلام |

يَاۤاَيُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ ط

شکم مبارک تختۂ سیمیں ہے یا لوح صندلیں، الماس کا پرچہ یا چاند کا ٹکڑا، آئینۂ مصفا اس کی صفائی سے حیران ہے کہ پشت مبارک اس شکم صاف سے عیاں ہے ۔

| | |
|---|---|
| ہے سوا بدر سے شان شکم صاف اس کی | چشم اختر بھی جھپک جائے وہ ہے ناف اسکی |

ناف حباب دریائے لطافت کا گرداب یا بحر صفا کا گوہر خوش آب کا رخ تجلی کا روزن سربستہ یا حسن وصفا کی چشم وا ہے

یا ناف پاک ننھا سا اک جام نور ہے
جس میں زلال چشمۂ آب بلور ہے

کُل جہاں مِلک اور جو کی روٹی غذا || اُس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام
روئے آئینہ علم پُشتِ حضور || پُشتیِ قصرِ ملت پہ لاکھوں سلام

یَآاَیُّھَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

طبع نازک اگر باریک بینی پر کمر چست باندھے اور بال کی کھال نکالے۔ عقدۂ کمر مبارک نہ کھول سکے۔ اس سرمایۂ اقبال کو بال کہنا وبال ہے۔ اور اس باعث ایجاد کو عنقا کہنا محال ہے۔ بلکہ شیرازۂ مجموعۂ ہستی کہنا بجا ہے۔ اور رشتۂ حیات مشتاقاں لکھنا زیبا ہے ؎

جو کہ عزمِ شفاعت پہ کھنچ کر بندھی || اس کمر کی حمایت پہ لاکھوں سلام

یَآاَیُّھَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

مہر نبوت پشت مقدس پر مختوم ہے اور نام اقدس اُس میں مرقوم ہے ؎

حجرِ اَسودِ کعبۂ جان و دل || یعنی مہرِ نبوت پہ لاکھوں سلام
فتحِ بابِ نبوت پہ بے حد درود || ختمِ دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام

یَآاَیُّھَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

شاخ نسرین ساق سیمین پر فدا اور گل کا اُس کی رنگینی دیکھ کر دم ہوا۔ شمع اگر اس مہر طلعت کو دیکھ لے روشنی اس کی کافور ہو جائے۔ اور سکندر اگر اس مرأت تجلی کا وصف سُن لے آئینہ اپنا طاق دل سے گرائے۔ سروران عالم قدم مبارک آنکھوں سے لگاتے ہیں اور ارباب بصیرت خاکِ پا کا کحل الجواہر بناتے ہیں۔ بنائے دین اس کے ثبات سے قائم و استوار ہے۔ اور طاؤس طناز یاد خرام ناز میں اشکبار ہے ؎

حُسن رفتار زمانہ سے جدا اس کا ہے
چرخ پامال نشانِ کفِ پا اس کا ہے

پشت قدم رخسارۂ حور سے صاف ہے اور کفِ پا لوح بلور سے شفاف ہے۔ نکہت جسم مشک بو سے مشام جان معنبر اور دماغ قدسیاں معطر اور شمیم گیسوئے عنبریں سے صحن کعبہ رشک چمن اور کوچہ ہائے مدینہ غیرت گلشن۔ رنگ صفا آئین اس تن سیمیں کا نوردیدۂ صفائی اور آئینہ جمال کبریائی۔ رنگ روئے خورشید رو بروا اس کے زرد اور گرم بازاری آفتاب حضور اُس کے سرد ؎

انبیا، تہہ کریں زانو اُن کے حضور | زانوؤں کی وجاہت پہ لاکھوں سلام
ساقِ اصلِ قدم شاخِ نخلِ کرم | شمعِ راہِ اصابت پہ لاکھوں سلام
کھائی قرآن نے خاکِ گزر کی قسم | اُس کفِ پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰینَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ ط مَنْبَعِ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ وَالْحِکَمِ ط دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ ط وَعَلٰی اٰلِہِ الْکِرَامِ وَابْنِہِ الْکَرِیْمِ وَاُمَّتِہِ الْکَرِیْمَۃِ یَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ط

عارض شمس و قمر سے بھی ہیں انور ایڑیاں | عرش کی آنکھوں کے تارے ہیں وہ خوشتر ایڑیاں
جابجا پرتو فگن ہیں آسماں پر ایڑیاں | دن کو ہیں خورشید شب کو ماہ و اختر ایڑیاں
نجم گردوں تو نظر آتے ہیں چھوٹے اور وہ پاؤں | عرش پر پھر کیوں نہ ہوں محسوس لاغر ایڑیاں
دب کے زیر پا نہ گنجائش سمانے کی رہی | بن گیا جلوہ کفِ پا کا اُبھر کر ایڑیاں
دو قمر دو پنجۂ خور دو ستارے دس ہلال | ان کے تلوے پنجے ناخن پائے اطہر ایڑیاں
ہائے اس پتھر سے اس سینہ کی قسمت پھوڑیئے | بے تکلف جس کے دل میں یوں کریں گھر ایڑیاں
تاج روح القدس کے موتی جسے سجدہ کریں | رکھتی ہیں واللہ وہ پاکیزہ گوہر ایڑیاں
ایک ٹھوکر میں احد کا زلزلہ جاتا رہا | رکھتی ہیں کتنا وقار اللہ اکبر ایڑیاں
چرخ پر چڑھتے ہی چاندی میں سیاہی آگئی | کر چکی ہیں بدر کو ٹکسال باہر ایڑیاں

اے رضؔا طوفانِ محشر کے تلاطم سے نہ ڈر
شاد ہو ہیں کشتیٔ اُمت کو لنگر ایڑیاں

یَا اَیُّھَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ ط

یادِ قیامت میں سینۂ گلشن سے آہِ سرد بلند اور سروِ آزاد زنجیر محبت میں پابند۔ شمشاد کی کیا بنیاد جو اُس کے سامنے سر اُٹھائے اور نخلِ طوبیٰ میں کیا شاخ جو اس نونہال خوبی سے ہمسری کا دعویٰ کرے۔ ہزار داستان چمن اگر اس قامت موزوں کا وصف سن پائے ہزار شاخیں مصرعۂ شمشاد میں نکالے۔ اور قمریٔ مسجع سخن اگر اُس غیرت طوبیٰ کو دیکھے الفِ سرو کو صفحۂ خاطر سے مٹائے۔ وہ قامت زیبا اور قدِ رعنا نخل میوۂ بہار ہے یا نہال خورشید بار۔ رونقِ نونہالانِ چمن، رایتِ اقبالِ گلشن، نونہال

باغ ارم، الف اسم اعظم ہے

اس اک الف سے ارض بھی ہے اور سما بھی ہے
دنیا کی ابتدا بھی ہے اور انتہا بھی ہے

طائران قدس جس کی ہیں قمریاں || اس سہی سرو قامت پہ لاکھوں سلام
سروِ نازِ قِدَم مغزِ رازِ حِکَم || یکّہ تازِ فضیلت پہ لاکھوں سلام
جس کے جلوے سے مرجھائی کلیاں کھلیں || اُس گلِ پاک مَنبت پہ لاکھوں سلام
پرتوِ اسم ذات احد پر درود || نُسخۂ جامعیّت پہ لاکھوں سلام
انتہائے دوئی ابتدائے یکے || جمع تفریق و کثرت پہ لاکھوں سلام
مصدر مظہریت پہ اظہر درود || مظہر مصدریت پہ لاکھوں سلام
اُن کے خدّ کی سہولت پہ بیحد درود || ان کے قد کی رشاقت پہ لاکھوں سلام

یَا اَیُّھَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

سایۂ بلند اُس قَدِ زیبا کا عنقاء، قافِ نایابی ہے یا سرمۂ چشم عدم اور ظل ہمایوں اُس سایۂ خدا کا عین یا نورِ عینِ نیّرِ اعظم۔ ماہِ منور کے قریب اندھیرا کسی نے دیکھا ہے۔ اور مہر انور کے پاس سایہ کب آسکتا ہے ؎

فتادہ سایہ زماں خورشید رخ دور
کہ باہم راست تابد ظلمت و نور

اگر جسم نورانی کیلئے سایہ فرض کیا جائے تو نور کے سوا کیا نظر آئے۔ اگر وہ سایۂ دیدہ اہل بصیرت سائیدہ میں نہ سماتا تو نور معرفت انھیں نظر نہ آتا۔ اور جو وہ ظل ہمایوں آئینۂ مہرومہ میں منعکس نہ ہوتا آسمان انھیں آنکھ کا تارا نہ بناتا۔ مقام اس قامت سراپا عظمت کا اس سے برتر اور اعلیٰ ہے کہ ہمسر اس کا پایا جائے اور مرتبہ اس جسم مبارک کا اس سے بہت بالا ہے کہ سرو اس کا چاکر افتادہ نظر آئے ؎

قدِ بے سایہ کے سایۂ مرحمت || ظلِ ممدود رأفت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم دنیٰ ھُو میں گم کُنْ اَنَا || شرح متن ہویت پہ لاکھوں سلام

رب اعلیٰ کی نعمت پہ اعلیٰ درود
حق تعالیٰ کی منّت پہ لاکھوں سلام

کثرتِ بعدِ قلّت پہ اکثر درود
عزّتِ بعدِ ذلّت پہ لاکھوں سلام

ہم غریبوں کے آقا پہ بیحد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

شرق انوار قدرت پہ نوری درود
فتق ازہار قربت پہ لاکھوں سلام

بے سہیم و قسیم و عدیل و مثیل
جوہرِ فردِ عزت پہ لاکھوں سلام

سِرِّ غیب ہدایت پہ غیبی درود
عطرِ جیبِ نہایت پہ لاکھوں سلام

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

پہلے سجدہ پہ روزِ ازل سے درود
یادگاریٔ اُمّت پہ لاکھوں سلام

زرع شاداب و ہر ضرع پُر شیر سے
برکاتِ رضاعت پہ لاکھوں سلام

بھائیوں کیلئے ترک پستاں کریں
دودھ پیتوں کی نصفت پہ لاکھوں سلام

کہدِ والا کی قسمت پہ صدہا درود
بُرجِ ماہِ رسالت پہ لاکھوں سلام

اللہ اللہ وہ بچپنے کی پھبن
اُس خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام

اٹھتے بوٹوں کی نشو و نما پر درود
کھلتے غنچوں کی نکہت پہ لاکھوں سلام

فضل پیدائشی پر ہمیشہ درود
کھیلنے سے کراہت پہ لاکھوں سلام

اِعتلائے جبلّت پہ عالی درود
اعتدالِ طویّت پہ لاکھوں سلام

بے بناوٹ ادا پر ہزاروں درود
بے تکلف ملاحت پہ لاکھوں سلام

بھینی بھینی مہک پر مہکتی درور
پیاری پیاری نفاست پہ لاکھوں سلام

میٹھی میٹھی عبارت پہ شیریں درود
اچھی اچھی اشارت پہ لاکھوں سلام

سیدھی سیدھی روش پر کروروں درود
سادی سادی طبیعت پہ لاکھوں سلام

روزِ گرم و شبِ تیرۂ و تار میں
کوہ و صحرا کی خلوت پہ لاکھوں سلام

جس کے گھیرے میں ہیں انبیاء و ملک
اس جہانگیر بعثت پہ لاکھوں سلام

اندھے شیشے جھلا جھل دمکنے لگے
جلوہ ریزیِ دعوت پہ لاکھوں سلام

لطف بیداریِ شب پہ بیحد درود
عالمِ خوابِ راحت پہ لاکھوں سلام

خندۂ صبح عشرت پہ نوری درود
گریۂ ابرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

نرمیٔ خوئے لینت پہ دائم درود
گرمیٔ شانِ سطوت پہ لاکھوں سلام

جس کے آگے کھنچی گردنیں جھک گئیں
اس خداداد شوکت پہ لاکھوں سلام

کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی
آنکھ والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام

گرد مہ دست انجم میں رخشاں ہلال
بدر کی دفع ظلمت پہ لاکھوں سلام

شور تکبیر سے تھرتھراتی زمیں
جنبشِ جیشِ نصرت پہ لاکھوں سلام

نعرہ ہائے دلیراں سے بن گونجتے
غُرّشِ کوسِ جرأت پہ لاکھوں سلام

وہ چقاچاق خنجر سے آتی صدا
مُصطفیٰ تیری صولت پہ لاکھوں سلام

ان کے آگے وہ حمزہ کی جانبازیاں
شیرِ غُرّانِ سطوت پہ لاکھوں سلام

الغرض ان کے ہر مو پہ لاکھوں درود
ان کی ہر خُو و خَصلت پہ لاکھوں سلام

ان کے ہر نام و نسبت پہ نامی درود
ان کے ہر وقت و حالت پہ لاکھوں سلام

ان کے مولا کے ان پر کروروں درود
ان کے اصحاب و عترت پہ لاکھوں سلام

پارہائے صحف غنچہائے قدس
اہل بیت نبوت پہ لاکھوں سلام

آب تطہیر سے جس میں پودے جمے
اس ریاض نجابت پہ لاکھوں سلام

خون خیرالرسل سے ہے جن کا خمیر
ان کی بے لوث طینت پہ لاکھوں سلام

اس بتول جگر پارۂ مُصطفیٰ
حجلہ آرائے عفت پہ لاکھوں سلام

جس کا آنچل نہ دیکھا مہ و مہر نے
اس ردائے نزاہت پہ لاکھوں سلام

سیدہ زاہرہ طیبہ طاہرہ
جان احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

حسن مجتبیٰ سید الاسخیا
راکب دوش عزت پہ لاکھوں سلام

اوج مہر ہُدیٰ موج بحر نُدیٰ
روحِ روحِ سخاوت پہ لاکھوں سلام

شہد خوار لعاب زبان نبی
چاشنی گیر عصمت پہ لاکھوں سلام

اس شہید بلا شاہ گلگوں قبا
بیکس دشت غربت پہ لاکھوں سلام

دُرِّ دُرجِ نجف مہرِ برجِ شرف
رنگ رومی شہادت پہ لاکھوں سلام

اہل اسلام کی مادرانِ شفیق
بانوانِ طہارت پہ لاکھوں سلام

جلوگیانِ بیتُ الشّرف پر درود
پردگیانِ عفّت پہ لاکھوں سلام

سیّما پہلی ماں کہف امن و اماں
حق گزارِ رفاقت پہ لاکھوں سلام

عرش سے جس پہ تسلیم نازل ہوئی
اس سرائے سلامت پہ لاکھوں سلام

مَنْزِلٌ مِّنْ قَصَبٍ لَانَصَبٌ لَاصَخَبٌ
ایسے کوشک کی زینت پہ لاکھوں سلام

بنت صدیق آرام جان نبی
اس حریم برأت پہ لاکھوں سلام

یعنی ہے سورہ نور جنکی گواہ
اُن کی پُر نُور صُورت پہ لاکھوں سلام

جن میں روح القدس بے اجازت نہ جائیں
اُس سُرادق کی عصمت پہ لاکھوں سلام

شمع تابانِ کاشانۂ اجتہاد
مفتیٔ چار ملت پہ لاکھوں سلام

جاں نثاران بدر و اُحُد پر درود
حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

وہ دسوں جن کو جنت کا مُژدہ ملا
اُس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

خاص اس سابق سیر قرب خدا
اَوحدِ کاملیت پہ لاکھوں سلام

سایۂ مُصطفےٰ مایۂ اِصطفا
عزّ و نازِ خلافت پہ لاکھوں سلام

یعنی اُس اَفضَلُ الخَلق بَعدَ الرُّسُل
ثانی اِثْنَیْنِ ہجرت پہ لاکھوں سلام

اَصدَقُ الصَّادِقِیں سَیِّدُ المُتَّقِیں
چشم و گوشِ وزارت پہ لاکھوں سلام

وہ عُمر جس کے اعدا پہ شیدا سقر
اُس خُدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام

فارقِ حق و باطل امامُ الہدیٰ
تیغِ مَسلُولِ شِدّت پہ لاکھوں سلام

ترجمانِ نبی ہم زبانِ نبی
جانِ شانِ عدالت پہ لاکھوں سلام

زاہد مسجد احمدی پر درود
دولتِ جَیشِ عُسرت پہ لاکھوں سلام

درِ منثور قرآں کی سلک بہی
زوجِ دو نورِ عفّت پہ لاکھوں سلام

یعنی عثمان صاحب قمیص ہدیٰ
حُلّہ پوشِ شہادت پہ لاکھوں سلام

مرتضیٰ شیر حق اشجع الاشجعیں
ساقیِ شیر و شربت پہ لاکھوں سلام

اصلِ نسلِ صفا وجہِ وصلِ خدا
بابِ فصلِ ولایت پہ لاکھوں سلام

اولیں دافعِ اہلِ رفض و خروج
چارمی رکنِ ملت پہ لاکھوں سلام

شیرِ شمشیر زن شاہِ خیبر شکن
پرتوِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام

ماحیِ رفض و تفضیل و نصب و خروج
حامیِ دین و سنت پہ لاکھوں سلام

مومنیں پیشِ فتح و پسِ فتح سب
اہلِ خیر و عدالت پہ لاکھوں سلام

جس مسلماں نے دیکھا انھیں اک نظر
اس نظر کی بصارت پہ لاکھوں سلام

جن کے دشمن پہ لعنت ہے اللہ کی
ان سب اہلِ محبت پہ لاکھوں سلام

باقیِ ساقیانِ شرابِ طہور
زینِ اہلِ عبادت پہ لاکھوں سلام

اور جتنے ہیں شہزادے اس شاہ کے
ان سب اہلِ مکانت پہ لاکھوں سلام

ان کی بالا شرافت پہ اعلیٰ درود
ان کی والا سیادت پہ لاکھوں سلام

شافعی مالک احمد امامِ حنیف
چار باغِ امامت پہ لاکھوں سلام

کاملانِ طریقت پہ کامل درود
حاملانِ شریعت پہ لاکھوں سلام

غوثِ اعظم امام التقیٰ والنقیٰ
جلوۂ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام

قطب و ابدال و ارشاد و رشد الرشاد
محییِ دین و ملت پہ لاکھوں سلام

مردِ خیلِ طریقت پہ بے حد درود
فردِ اہلِ طریقت پہ لاکھوں سلام

جس کی منبر ہوئی گردنِ اولیا
اس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام

شاہ برکات و برکاتِ پیشینیاں
نو بہارِ طریقت پہ لاکھوں سلام

سید آلِ محمد امام الرشید
گلِ روضِ ریاضت پہ لاکھوں سلام

حضرت حمزہ شیرِ خدا و رسول
زینتِ قادریت پہ لاکھوں سلام

نام و کام و تن و جان و حال و مقال
سب میں اچھے کی صورت پہ لاکھوں سلام

نورِ جاں عطرِ مجموعہ آلِ رسول
میرے آقائے نعمت پہ لاکھوں سلام

زیبِ سجادہ سجاد نوری نہاد
احمدِ نور طینت پہ لاکھوں سلام

بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب
تا ابد اہلِ سنت پہ لاکھوں سلام

تیرے ان دوستوں کے طفیل اے خدا
بندۂ ننگِ خلقت پہ لاکھوں سلام

میرے استاد وماں باپ بھائی بہن | اہل ولد و عشیرت پہ لاکھوں سلام
ایک میرا ہی رحمت میں دعویٰ نہیں | شاہ کی ساری اُمّت پہ لاکھوں سلام

کاش محشر میں جب اُن کی آمد ہو اور
بھیجیں سب اُن کی شوکت پہ لاکھوں سلام
مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مُصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰینَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ ط مَنْبَعِ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ وَالْحِکَمِ ط دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ ط وَعَلٰی اٰلِہِ الْکِرَامِ وَابْنِہِ الْکَرِیْمِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ط

غوث اعظم بمن بے سروساماں مددے | قبلۂ دیں مددے کعبۂ ایماں مددے
ما گدائیم تو سلطان دو عالم ہستی | از تو داریم تمناشہ جیلاں مددے

بھیج اے رب پس رسول انام
روح پر غوث کی درود و سلام

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰینَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاٰلِہِ الْکِرَامِ وَابْنِہِ الْکَرِیْمِ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ط

---

تورے دیکھن کو ترسے جیرا یا عبدالقادر جیلانی
کا ہو بدموہے سپنے میں درس دکھا یا عبدالقادر جیلانی

ہے اوگھٹ گھاٹ موری نیّا یا عبدالقادر جیلانی
کرپا سے اپنی پار لگا یا عبدالقادر جیلانی

اے مظہر کُل فانی فی اللہ اے فیض اتم باقی باللہ
یہ شان تری اللہ اللہ یا عبدالقادر جیلانی

وہ مدبھری صورت رس بھری انکھیاں از سیہر نبی اے حق کے ولی
کبھو سپنے میں موہے درس دکھا یا عبدالقادر جیلانی

صورت عَلوی سیرت نبوی اَللہُ جَمِیْلٌ کے مظہر
ہے لَیْسَ کَمِثْلِہٖ چہرا ترا یا عبدالقادر جیلانی

تن من سب وارت ہوں اب سارو سُہاگ اُتارت ہوں
شَیْـئًا لِلّٰہ کی جپوں مالا یا عبدالقادر جیلانی

درشن کو تورے نیناں ترست ہیں لاج کی ماری کاسے کہوں
میں برہا کی ماری یہ بپتا یا عبدالقادر جیلانی

اے لَیْسَ کَمِثْلِہٖ کے مظہر شاہ رُسُل کے ہو نورِ نظر
اے نُوْرُ اَنَامِنْ نُوْرِ اللہ یا عبدالقادر جیلانی

رس کھاوت ہوں من ہی من میں کیا مکھ لے جاؤں سکھین میں
پت راکھ لے موری مہاراجہ یا عبدالقادر جیلانی

نیناں ترست ہیں درشن کو مورے دکھ کی کتھا چیتم سُن لو
اب دور کرو موری بپتا یا عبدالقادر جیلانی

تم مظہر شاہ رسالت ہو تم معدن جود و سخاوت ہو
کیوں کرنہ کہوں شَیْـئًا لِلّٰہ یا عبدالقادر جیلانی

چھائے غم کے کارے بدرا اور برست ہے دُکھ کی برکھا
بھیج نہ جاوے موری چنریا یا عبدالقادر جیلانی

تورے چرنن سیس نوا وت ہوں اور نینن نیر بہاوت ہوں
سن لے ارج رجا[ع] کی ان داتا یا عبدالقادر جیلانی

[ع] عرض رضا محبت غفرلہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰینَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰینَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِّائَۃَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّۃٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ ط

عزیزو! ذکر خدا و ذکر مصطفٰے و بیان میلاد محبوب خدا جل وعلا و علیہ و علٰی آلہ الف الف الصلاۃ والثنا ہوا ہے اور تذکرہ حضور سیدنا سلطان بغداد غوث الورٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ سنا ہے۔ رحمت کا بادل گھرا ہے، دریائے رحمت امڈا ہے، انشاء اللہ تعالٰی وقت اجابت دعا ہے۔ لہٰذا ادب سے سر جھکا کر

ہاتھ اُٹھا کر دل کو مدنی سرکار سے لگا کر دعا کیجئے۔

# دعا

اس وقت اٹھا ہوا ہے پردا موقع ہے رسائیِ دُعا کا
کرعرض ادب سے سر جھکا کر تا پایۂ عرش ہاتھ اُٹھا کر
اے پر توِ مہر لایزالی بے مثل مثال بے مثالی
شمع حرمِ خدا نمائی قندیل حریم کبریائی
جس طرح ملا تو اپنے رب سے انداز سے شوق سے ادب سے
یوں ہی تیرے عاصیانِ مہجور اِک دن ہوں تری لقا سے مسرور
صدقے میں ترے یہ آرزو ہے دَم میں رہِ آخرت کریں طے
ہو حشر کا دن خوشی کی تمہید جس طرح سے صبح صادق عید
یوں سر پہ ہو مہر آتشیں خو ٹوپی میں کسی کی جیسے جگنو
دشمن پہ کڑی ہو پہلی منزل میں سوؤں لحد میں ہو کے غافل
گزرے مرے نعت کے سخن میں رکھی ہو یہ مثنوی کفن میں
پردہ رہے نامۂ عمل کا کھل جائے نہ قبر میں لفافا
اس دم کھلے چشم آرزومند جب دفتر حشر ہو چکے بند
جلدی کرے شوق قلب مضطر کھل جائیں مرے براق کے پر
اس تیزی سے آئے وہ سبک بال پیچھے رہیں کاتبانِ اعمال
پہنچے مرا بادِ پا اِرَم تک پہنچا دے مجھے قدم تک
رہ جائیں نہ میرے دل کے ارماں مشکل سے بھی مشکلیں ہوں آساں
شامت سے نہ پائمال ہو جائے سبزہ جو اُگے نہال ہو جائے
یاں شوق و خلوص و التجا ہو واں میں ہوں اور آپ ہوں خدا ہو
کافی ہے اسی قدر بیاں بس بس اے مرے نکتہ داں زباں بس

لازم ہے ادب سے بس خموشی
جو مُہر ہو میرے خاتمہ کی

اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ ثُمَّ اٰمِیْنَ بِجَاہِ حَبِیْبِکَ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ وَنُوْرِ عَرْشِہٖ وَقَاسِمِ رِزْقِہٖ سَیِّدِنَا وَحَبِیْبِنَا وَشَفِیْعِنَا وَحَفِیْظِنَا وَنَصِیْرِنَا وَوَکِیْلِنَا وَمَوْلٰینَا مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْقَاھِرِیْنَ عَلٰی اَعْدَاءِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَذُرِّیَّاتِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ط

## نعل اقدس و نقش قدم رسول و موئے مقدس (بال مبارک) علیٰ صاحبہا الف الف التحیۃ و السلام کی

# سندِ مُتّصل

برادران اہل سنت کثر کم اللہ تعالیٰ وایدکم ۔ آپ حضرات کو علم ہے کہ وہابیہ دیوبندیہ نے جہاں اللہ تعالیٰ کو جھوٹا کہا [۱] حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے علم پاک کو پاگلوں، جانوروں، بچوں، چارپاؤں کے علم کی مثل لکھا ہے ۔ [۲] حضور رحمت مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے علم وسیع وشریف کو ابلیس لعین کے علم سے گھٹایا [۳] حضور آخر الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے بعد نئے نبی کے آنے کو جائز قرار دیا [۴] سرکار دو عالم علیہ الف الف الصلاۃ والتحیۃ کو دیوبندی مولویوں کا شاگرد بتایا [۵] وہاں حضور سید الرسل مختار کل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ الف الف مرۃ دبارک وسلم کے آثار شریفہ مثل نعل مقدس، نقش قدم رسول شریف، موئے اقدس (بال مبارک شریف) کو جھوٹا اور مصنوعی قرار دے دیا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

لہٰذا فقیر سراپا تقصیر اس وقت برادران اہل سنت کے اطمینان قلب کے لئے حضور اکرم فخر آدم و بنی آدم نور مجسم نبی مکرم رسول معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی نعل مقدس و نقش قدم مبارک وموئے اقدس شریف کی سند متصل پیش کرتا ہے۔ یہ آثار شریفہ مارہرہ مطہرہ درگاہ برکاتیہ سرکار کلاں کی مسجد میں موجود ہیں اور ان کے علاوہ اور تبرکات بھی ہیں اور اعراس میں حاضرین وزائرین

[۱] دیکھو فوٹو فتوی گنگوہی [۲] دیکھو حفظ الایمان ص ۷ و ۸ [۳] دیکھو براہین قاطعہ ص ۵۱
[۴] دیکھو تحذیر الناس ص ۲۸ [۵] دیکھو براہین قاطعہ ص ۲۶ ۔

کو زیارت سے مشرف کیا جاتا ہے۔ خصوصاً صفر و جمادی الآخر و رجب المرجب و ذیقعدہ کے مہینوں میں۔

عزیزانِ اہل سُنّت یقین رکھیں کہ معاذ اللہ وہابیہ کا قول بدتر از بول کہ یہ اشیاء مصنوعی ہیں بالکل لغو و بادر ہوا ہے۔ اور دنیا میں اب تک اِن مقدس آثار شریفہ کی متصل سندیں موجود ہیں۔ چنانچہ ایک سند تو آج فقیر ہی پیش کر رہا ہے۔ فقیر سراپا تقصیر نے یہ سند متصل حضور پرنور سلالۂ دودمانِ برکاتیہ مسند نشین سجادہ برکاتیہ قاسمیہ تاج العلماء سراج العرفا عالی جناب معلّی القاب حضرت سیدی وسندی مولٰینا الشاہ مولوی مفتی حافظ سید اولادِ رسول محمد میاں صاحب قبلہ قادری برکاتی زیب سجادہ قادریہ رزاقیہ برکاتیہ قاسمیہ دامت برکاتہم القدسیہ ومتعنا بفیضانہم کی خدمت بابرکت میں "کرم ہائے تو مارا کرد گستاخ" پر نظر کرتے ہوئے عرض کر کے حاصل کی اور اب ہدیہ ناظرین با تمکین ہے۔ وَھُوَ ھٰذَا:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمدللّٰہ رب العلمین والعاقبہ للمتقین و الصلاۃ و السلام علی سیدنا محمد وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین. اعلم ان رسول اللہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اذاتَوَضَّـاَلِلخُرُوۡجِ اِلٰی خَیۡبَرَ سَقَطَ شَعۡرٌ مُبَارَکٌ من رأسہ الشریف فاعطاہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بلال ابن حمامۃ مؤذنہ علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام ووھبہ بیدہ الشریفۃ ثم اذااتصلت جنود الاسلام عند حصن الخیبر وکان کل الاطراف طِینٌ فَوَضَعَ القدم المبارک علی الطین وصار نقش القدم علیہ فرفعہ بلال ابن حمامۃ مؤذنُ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم بعد فتح الخیبر ثم رجعت جنود الاسلام الی المدینۃ الطیبۃ وجلس رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فی مسجد المدینۃ الشریفۃ مع جمیع الصحابۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہم وجاء خبر موت عبدالرحمٰن الذی کان مِن جارِ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فقال النبی صلی اللّٰہ

تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم نصلی الصلاۃ علی جنازتہ فقال الاصحاب رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھم یارسول اللّٰہ وھو رجلٌ تارک الصلاۃِ وشارب الخمروفاعل الزنافمنع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وعلی واصحابہ وسلم لصلاۃ الجنازۃ فَلَمَّاجاء ت الجنازۃ ووقع نظررسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وعلی الہ وسلم علی الجنازۃ وینزل الملئکۃ من السماء من المشرق والمغرب والحورالعین من الجنۃ کُلُّھُمْ یَحملون الجنازۃ ذھب رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وعلی الہ وسلم بالتعجیل وترک النّعلین لکثرۃ الملئکۃ وَمَشی من الانامل الیٰ قبرہ وبعدالدفن سأل رسول اللّٰہ صلی اللہ تعالی علیہ وعلی الہ وسلم عن اھلہ من افعالہ فقالت یارسول اللّٰہ ھویسغفراللّٰہ فی کل اللیالی وبعدہٗ ینام فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وعلی الہ وسلم صاردرجتہ من الاستغفارفرفع النعلین المبارکین بلال ابن حمامۃ مُؤَذّنُ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وعلی الہٖ وسلم ثُمَّ وَصَلَتْ ھذہ النعم الثلثۃ العظمیٰ من بلال الیٰ ابنہ عبداللہ ثم وصلت من عبداللّٰہ الی ابنہ عبدالجلیل ثُمَّ وَصَلَتْ من عبدالجلیل الی ابنہ نصیرالدین ثُمَّ وَصَلَتْ من نصیرالدین الی ابنہ قوام الدین ثُمَّ وَصَلَتْ من قوام الدین الی ابنہ غیاث الدین ثُمَّ وَصَلَتْ من غیاث الدین الی ابنہ کمال الدین ثُمَّ وَصَلَتْ من کمال الدین الی ابنہ جلال الدین ثُمَّ وَصَلَتْ من جلال الدین الی ابنہ شمس الدین ثُمَّ وَصَلَتْ من شمس الدین الی ابنہ ضیاء الدین ثُمَّ وَصَلَتْ من ضیاء الدین الی ابنہ جان اللّٰہ ثُمَّ وَصَلَتْ من جان اللّٰہ الی ابنہ اٰصف الدین ثُمَّ وَصَلَتْ من اٰصف الدین الی ابنہ الحاج صوفی ثُمَّ وَصَلَتْ من الحاج صوفی الی ابنہ الحاج مشتاق ثُمَّ وَصَلَتْ من الحاج مشتاق الی ابنہ الحاج طالب ثُمَّ وَصَلَتْ من الحاج طالب الی ابنہ الحاج ساقط ثُمَّ وَصَلَتْ من الحاج ساقط الی ابنہ الحاج واقف ثُمَّ وَصَلَتْ

من الحاج واقف الى ابنه ساقى ثُمَّ وَصَلَتْ من ساقى الى ابنه الحاج طاهر ثُمَّ وَصَلَتْ من الحاج طاهر الى ابنه الحاج جميل ثُمَّ وَصَلَتْ من الحاج جميل الى ابنه جمال الدين الواعظ غفر اللّٰه تعالى لهم ذنوبهم امين رب العٰلمين بحرمة شفاعة سيدنا محمد رسول اللّٰه شفيع المذنبين صلى اللّٰه تعالى عليه وعلى اله وسلم فهذه قرطاس لشفاعة الخلائق كان المرقوم فى سنة الالف والمائة والستين من الهجرة المقدسة ثُمَّ وَصَلَتْ من الحاج جمال الدين الواعظ الى ابنه الحاج محمد جعفر ثُمَّ وَصَلَتْ من الحاج محمد جعفر الى المحتاج الى اللّٰه الفقير السيد حمزه ابن السيد الشاه اٰل محمد الواسطى الحسينى البلگرامى ثم المارهروى باذن الحبيب سيدنا محمد رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالى عليه وعلى اله وسلم فى سنة الثلث والسبعين والمائة بعد الالف من الهجرة النَّبَوِيّة صلى اللّٰه تعالىٰ علىٰ صاحبها وعلىٰ اله واصحابه وسلم يقول الفقير محمد ميان القادرى البركاتى عفى عنه قد نقلت هذا السند من خط جدى السيد نور الحسن المرحوم المغفور الذى حرره فى ۲۱ جمادى الاولىٰ سنة ۱۲۹۶ھ وانا نقلت فى ۱۴ جمادى الاخرى سنة ۱۳۵۳ھ والتبركات الثلثة المذكورة موجودة الاٰن محفوظة بحمده تعالىٰ فى المسجد البركاتى الواقع فى خانقاه البركاتيه فى مارهره فى تولية الفقير وبنى اعمامه المشترِكة لكن النعل الشريفة واحدٌ ط الفقير الحقير اولادرسول محمد ميان القادرى البركاتى القاسمى غفر اللّٰه تعالىٰ لهٗ ؛

# ختم قادریہ کبیر

شفاء امراض ودفع بلیات وحل مشکلات رہائی محبوساں وخلاصی قرضداران غرض کہ جس دینی ودنیوی بلاوآفت کے دفعیہ کے لئے اسے پڑھاجائے انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلدوہ آفت دور ہو اور جس جائز مقصد کے لئے پڑھاجائے ضرور کامیابی حاصل ہو۔ باوضو پڑھیں۔

درودغوثیہ شریف ۱۱۱ر بار۔

سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ○ } ۱۱۱ر مرتبہ

سُوْرَۂ اَلَمْ نَشْرَحْ ۱۱۱ر دفعہ

سُوْرَۂ اِخْلَاص ۱۱۱ر بار

یَابَاقِیْ اَنْتَ الْبَاقِیْ ۱۱۱ر مرتبہ یَاشَافِیْ اَنْتَ الشَّافِیْ ۱۱۱ر دفعہ

یَاکَافِیْ اَنْتَ الْکَافِیْ ۱۱۱ر مرتبہ

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اُنْظُرْ حَالَنَا ❀ یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ اِسْمَعْ قَالَنَا
اِنَّنِیْ فِیْ بَحْرِ ھَمٍّ مُّغْرَقٌ ❀ خُذْ یَدِیْ سَہِّلْ لَنَا اِشْکَالَنَا } ۱۱۱ر مرتبہ

یَاحَبِیْبَ الْاِلٰہِ خُذْ بِیَدِیْ ❀ مَالِعَجْزِیْ سِوَاکَ مُسْتَنَدِیْ } ۱۱۱ر بار

فَسَہِّلْ یَااِلٰھِیْ کُلَّ صَعْبٍ ❀ بِحُرْمَۃِ سَیِّدِ الْاَبْرَارِ سَہِّلْ } ۱۱۱ر دفعہ

یَاصِدِّیْقُ یَاعُمَرْ یَاعُثْمَانُ یَاحَیْدَر
دفع شر کن خیر آور یَاشَبِّیْرُ یَاشَبَّر } ۱۱۱ر مرتبہ

یاحضرت سلطان شیخ سیّد شاہ عبدالقادر جیلانی شَیْئًا لِلّٰہِ اَلْمَدَدْ } ۱۱۱ر دفعہ

ماہمہ محتاج تو حاجت روا ❀ المدد یا غوث اعظم سیّدا } ۱۱۱ر مرتبہ

مشکلات بے عدد داریم ما ❀ المدد یا غوث اعظم پیر ما } ۱۱۱ر دفعہ

یاحضرت شیخ محی الدین مشکلکشا بالخیر } ۱۱۱ر بار

امداد کن امداد کن از بند غم آزاد کن ❀ در دین و دنیا شاد کن یا غوث اعظم دستگیر } ۱۱۱ر بار

یَاحَضْرَتْ غَوْثْ اَغِثْنَا بِاِذْنِ اللّٰہِ تَعَالٰی } ۱۱۱ر مرتبہ

خُذْ یَدِیْ یَا شَاہِ جِیْلَاں خُذْ یَدِیْ ٭ شَیْئًا لِلّٰہ اَنْتَ نُوْرُ اَحْمَدِیْ } ۱۱۱ مرتبہ
طُفَیلِ حضرتِ دستگیر دشمن ہووے زیر } ۱۱۱ دفعہ

سُوْرَۃُ یٰسٓ شریف ایک بار۔ قصیدہ غوثیہ شریف ایک بار۔ درود غوثیہ شریف ۱۱۱ مرتبہ۔ اس کے بعد اس سب پڑھے ہوئے کا اور کچھ شیرینی وغیرہ ہو تو اس کا بھی حضور سیدنا غوث اعظم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ عالی میں ثواب کا تحفہ پیش کرے۔ پھر اپنے مقصد کے لئے حضور قلب سے دعا مانگے۔ درود غوثیہ شریف یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ ط
وَاٰلِہِ الْکِرَامِ ط وَابْنِہِ الْکَرِیْمِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ط

قصیدہ غوثیہ شریف یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

| | |
|---|---|
| سَقَانِی الْحُبُّ کَاسَاتِ الْوِصَالِ ٭ | فَقُلْتُ لِخَمْرَتِیْ نَحْوِیْ تَعَالِیْ |
| محبت نے مجھے وصل کے پیالے پلائے | تو میں نے اپنی شراب کو کہا ادھر آؤ |
| سَعَتْ وَمَشَتْ لِنَحْوِیْ فِیْ کُؤُوْسٍ ٭ | فَھِمْتُ لِسُکْرَتِیْ بَیْنَ الْمَوَالِیْ |
| وہ شراب جاموں میں (بھری ہوئی) میری طرف دوڑی ہوئی آئی | تو میں اپنے دوستوں میں نشہ شراب سے مست ہو گیا |
| فَقُلْتُ لِسَائِرِ الْاَقْطَابِ لُمُّوْا ٭ | بِحَالِیْ وَادْخُلُوْا اَنْتُمْ رِجَالِیْ |
| تو میں نے تمام اقطاب کو کہا کہ آپ لوگ بھی عزم کریں | اور میرے حال (رنگ) میں آ جائیں کہ آپ لوگ میرے بھائی بند ہیں |
| وَھُمُّوْا وَاشْرَبُوْا اَنْتُمْ جُنُوْدِیْ ٭ | فَسَاقِی الْقَوْمِ بِالْوَافِیْ مَلَالِیْ |
| اور (اے قطبو) قصد کرو اور شراب پیو آپ لوگ میرا لشکر ہیں | اور ساقی قوم (ساقی کوثر) میرے لئے جام شراب لبالب بھر رہا ہے |
| شَرِبْتُمْ فُضْلَتِیْ مِنْ بَعْدِ سُکْرِیْ ٭ | وَلَا نِلْتُمْ عُلُوِّیْ وَاتِّصَالِیْ |
| جب مجھے نشہ ہو چکا تو (اے قطبو) آپ لوگوں نے میری بچی کھچی شراب پی لی | لیکن آپ لوگ میرے بلند مرتبہ اور قرب و اتصال کو نہ پہنچ سکے |
| مَقَامُکُمُ الْعُلٰی جَمْعًا وَّلٰکِنْ ٭ | مَقَامِیْ فَوْقَکُمْ مَازَالَ عَالِیْ |
| اگرچہ آپ سب (قطبوں) کا مقام بلند ہے | لیکن میرا مقام آپ لوگوں کے مقام سے بلند ہے اور یہ ہمیشہ بلند رہے گا |
| اَنَا فِیْ حَضْرَۃِ التَّقْرِیْبِ وَحْدِیْ ٭ | یُصَرِّفُنِیْ وَحَسْبِیْ ذُوالْجَلَالِ |
| میں بارگاہ تقریب میں یگانہ و منفرد ہوں | خدا تعالیٰ مجھے اپنے قرب میں پھراتا ہے اور وہ مجھے کافی ہے |

اَنَا الْبَازِیُّ اَشْهَبُ كُلِّ شَیْخٍ ؎ وَمَنْ ذَا فِی الرِّجَالِ اَعْطٰی مِثَالِیْ

میں تمام ولی اللہ پر غالب ہوں جس طرح سفید باز پرندوں پر غالب ہوتا ہے ؎ اولیاء اللہ میں کون ہے جس کو میرا جیسا رتبہ عطا کیا گیا ہے

كَسَانِیْ خِلْعَةً بِطِرَازِ عَزْمٍ ؎ وَتَوَّجَنِیْ بِتِیْجَانِ الْكَمَالِ

اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ خلعت پہنایا جس پر عزم کے بیل بوٹے ہیں ؎ اور میرے سر پر فضل و کمالات کے تاج رکھ دیئے

وَاَطْلَعَنِیْ عَلٰی سِرٍّ قَدِیْمٍ ؎ وَقَلَّدَنِیْ وَاَعْطَانِیْ سُؤَالِیْ

اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے قدیم راز پر مطلع فرمایا، اور میرے ؎ گلے میں تسلیم و رضا کا گلوبند ڈالا اور جو میں نے مانگا عطا فرمایا

وَوَلَّانِیْ عَلَی الْاَقْطَابِ جَمْعًا ؎ فَحُكْمِیْ نَافِذٌ فِیْ كُلِّ حَالٍ

اور اللہ تعالیٰ نے مجھ کو تمام قطبوں پر حاکم بنا دیا ؎ تو میرا حکم ہر حال میں نافذ و جاری ہے

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ بِحَارٍ ؎ لَصَارَ الْكُلُّ غَوْرًا فِی الزَّوَالِ

اور اگر میں اپنا راز دریاؤں پر ڈالوں ؎ تو تمام دریا تہہ نشین زوال ہو جائیں

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ جِبَالٍ ؎ لَدُكَّتْ وَاخْتَفَتْ بَیْنَ الرِّمَالِ

اور اگر میں اپنا راز پہاڑوں پر ڈالوں ؎ تو وہ پس کر ریت جیسے ہو کر نظر نہ آئیں

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ نَارٍ ؎ لَخَمِدَتْ وَانْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالٍ

اور اگر میں اپنا راز آگ پر ڈال دوں ؎ تو وہ میرے حال کے راز سے بجھ کر خاکستر ہو جائے

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ مَیْتٍ ؎ لَقَامَ بِقُدْرَةِ الْمَوْلٰی تَعَالٰی

اور اگر میں اپنے بھید کو مردے کے اوپر ڈال دوں ؎ تو وہ مردہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے (فوراً) کھڑا ہو جائے

وَمَا مِنْهَا شُهُوْرٌ اَوْ دُهُوْرٌ ؎ تَمُرُّ وَتَنْقَضِیْ اِلَّا اَتَالِیْ

اور مہینوں اور زمانوں میں سے جو ہو چکے ؎ اور جو ہونگے کوئی ایسا نہیں جو میری بارگاہ میں حاضر نہ ہو

وَتُخْبِرُنِیْ بِمَا یَاْتِیْ وَیَجْرِیْ ؎ وَتُعْلِمُنِیْ فَاَقْصِرْ عَنْ جِدَالِیْ

اور وہ مہینہ و زمانہ مجھے خبر دیتا ہے جو کچھ اس میں ہوگا ؎ اور آگاہ کرتا ہے تو میں اس میں کمی (زیادتی) کراتا ہوں

مُرِیْدِیْ هِمْ وَطِبْ وَاشْطَحْ وَغَنِّ ؎ وَافْعَلْ مَا تَشَا فَالْاِسْمُ عَالِیْ

اے میرے مرید عشق الٰہی میں سرشار ہو اور خوش رہ اور جو چاہے الاپ ؎ اور جو تو چاہے وہ کر۔ کیونکہ میرا نام بزرگ ہے

مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ اَللّٰهُ رَبِّیْ ؎ عَطَانِیْ رِفْعَةً نِلْتُ الْمَنَالِیْ

میرے مرید تو کسی سے خوف مت کر اللہ میرا مالک ہے ؎ اس نے مجھے وہ بلندی دی ہے جس سے میں اپنے مقصد کو پہنچ گیا

مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ وَاشٍ فَاِنِّیْ ✤ عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ

اے میرے مرید تو کسی چغل خور سے مت ڈر — کیونکہ میں سخت ارادہ والا اور جنگ میں (دشمنوں کا) قاتل ہوں

طُبُوْلِیْ فِی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ دُقَّتْ ✤ وَشَاءُوْسُ السَّعَادَۃِ قَدْ بَدَالِیْ

میرے نام کے ڈنکے آسمانوں اور زمین میں بجائے جاتے ہیں — اور نقیب (چاؤش) سعادت میرے لئے ظاہر ہوئے ہیں

بِلَادُ اللّٰہِ مُلْکِیْ تَحْتَ حُکْمِیْ ✤ وَوَقْتِیْ قَبْلَ قَلْبِیْ قَدْ صَفَالِیْ

اللہ تعالیٰ کے تمام شہر میری ملک اور میرے حکم کے تابع ہیں — اور میرا وقت میرے دل کی پیدائش سے پہلے ہی صاف تھا

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰہِ جَمْعًا ✤ کَخَرْدَلَۃٍ عَلٰی حُکْمِ اتِّصَالِ

میں نے اللہ تعالیٰ کے تمام شہروں کی طرف دیکھا — تو وہ سب ملکر میرے سامنے مثل رائی کے دانے کے ہیں

رِجَالِیْ فِیْ ھَوَاجِرِھِمْ صِیَامٌ ✤ وَفِیْ ظُلَمِ اللَّیَالِیْ کَاللَّاٰلِیْ

میرے بھائی بند (اقطاب یا مریدین) گرمی میں روزہ دار ہیں — اور اندھیری راتوں میں (عبادت کی روشنی سے) موتیوں کی طرح چمکتے ہیں

وَکُلُّ وَلِیٍّ لَہٗ قَدَمٌ وَّاِنِّیْ ✤ عَلٰی قَدَمِ النَّبِیِّ بَدْرِ الْکَمَالِ

ہر ایک ولی میرے قدم بقدم ہے اور بیشک میں — حضور سید الرسل کے قدموں پر ہوں (جو فلک رسالت کے) بدر کمال ہیں

دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰی صِرْتُ قُطْبًا ✤ وَنِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَّوْلَی الْمَوَالِیْ

میں نے ظاہری و باطنی علم پڑھا یہاں تک کہ قطب ہوگیا — اور میں بادشاہوں کے بادشاہ (خدا) کی امداد سے منزل سعادت کو پہنچ گیا

اَنَا الْحَسَنِیُّ وَالْمِخْدَعُ مَقَامِیْ ✤ وَاَقْدَامِیْ عَلٰی عُنُقِ الرِّجَالِ

میں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد ہوں اور مخدع میرا مقام ہے — اور میرا قدم تمام مردان خدا (اولیاء اللہ) کی گردنوں پر ہے

اَنَا الْجِیْلِیُّ مُحْیُ الدِّیْنِ اِسْمِیْ ✤ وَاَعْلَامِیْ عَلٰی رَأْسِ الْجِبَالِ

میں جیلان کا رہنے والا ہوں محی الدین میرا لقب ہے — اور میری رفعت کے نشان پہاڑوں کی چوٹیوں پر لہرا رہے ہیں

وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْهُوْرُ اِسْمِیْ

اور میرا نام نامی عبد القادر ہے اور یہی مشہور ہے

وَجَدِّیْ صَاحِبُ الْعَیْنِ الْکَمَالِ

اور میرے دادا و نانا صلی اللہ علیہ وسلم چشمہ کمال کے مالک ہیں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ ط

وَعَلٰی اٰلِہِ الْکِرَامِ وَابْنِہِ الْکَرِیْمِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ط

# از مؤلّف غُفِرَلہٗ

درود پڑھ کے میں لکھوں ثنا مدینے کی
مگر ادا ہو ثنا کیا بھلا مدینے کی

تمہاری خاکِ گزر کی قسم ہے قرآں میں
تو پھر بشر کرے کیونکر ثنا مدینے کی

جناں و عرش بریں سے ہے بڑھ کے شہرِ نبی
نہ کیوں ہو خلد سے اچھی فضا مدینے کی

مرض رہے نہ کوئی درد و دکھ رہے باقی
ملے ذرا سی جو خاک شفا مدینے کی

مریضِ عشق ہوں میری شفا دوا سے نہیں
میری دوا تو ہے آب و ہوا مدینے کی

تڑپ رہا ہوں فراقِ حبیب میں شاہا
دکھا دے جلد خدارا فضا مدینے کی

یہی دعا ہے یہی آرزو ہے صبح و شام
نصیب کر مجھے مولیٰ قضا مدینے کی

خیال آپ کا دل میں ہو جب قضا آئے
بسی نظر میں ہو پیاری فضا مدینے کی

نہیں ہے ظلمتِ مرقد سے مجھ کو اندیشہ
کہ ہوگی میری لحد میں ضیا مدینے کی

سمجھتا ہوں کہ مدینہ ہے مکہ سے افضل
جمالِ مکّہ سے بڑھ کر اَدا مدینے کی

ملے برائے خدا اِس مُحِبِّ رضوی کو
ترے حضور میں تھوڑی سی جا مدینے کی

بس اتنی تمنا ہے سرکار مدینے کے
آنکھوں میں بسیں میری انوار مدینے کے

فردوس کے سب غنچے کھل کھل کے یہ کہتے ہیں
اے کاش کہ بنجاتے ہم خار مدینے کے

زاہد کو مبارک ہوں جنت کے گل و غنچے
ہم کو تو ہیں خوش آئے یہ خار مدینے کے

وہ چہرۂ نورانی دکھلا دو خدارا اب
فرقت میں تڑپتے ہیں بیمار مدینے کے

دل کی ہے عجب حالت سمجھاؤں اسے کیونکر
نعرے یہ لگاتا ہے ہر بار مدینے کے

بلوا کے مجھے در پر سگ اپنا بنا لیجے
اتنی سی تمنا ہے سرکار مدینے کے

ہم پر بھی کرم کی ہو لِلّٰہ نظر شاہا
بنجائیں ترے بندے زُوّار مدینے کے

صدیق و عمر عثماں حیدر کے رہوں ظلّ میں
بغداد کا دولہا ہو اور چار مدینے کے

مرجاؤں اگر یاں پر لیجائیں مجھے آکر
قدّوسی چلے آئیں دو چار مدینے کے

محزوں ہے دل غمگیں زخمی ہے جگر میرا
مسرور کرو مجھ کو دلدار مدینے کے

ہو باغ جناں انکی خوشبو سے تروتازہ
تربت سے تری اتریں جو ہار مدینے کے

گلزار جناں رضواں تجھ کو ہی مبارک ہوں
ملجائیں مجھے یا رب گلزار مدینے کے

اللہ نے جب تم کو محبوب بنایا ہے
مالک ہو خدائی کے مختار مدینے کے

تھوڑی سی جگہ دیجے قدموں میں مُحِبؔ کو بھی
سرکار میں بلوا کے سرکار مدینے کے

# سہرا

شعبان المعظم ۱۳۵۲ھ میں مُحِبِّ سُنّیت جناب سیٹھ حاجی ہاشم حاجی جمال صاحب قادری کے صاحبزادے حاجی عبدالکریم سلمہٗ اور ان کے برادر خورد مُحِبِّ سُنّیت جناب حاجی آدم جی حاجی جمال صاحب قادری برکاتی کے فرزند دلبند ایوب سلمہٗ کی شادی خانہ آبادی کے موقع پر حاجی صاحب نے گونڈل میں اکابر حضرات علمائے اہل سنت و مشائخ طریقت کو مدعو کیا تھا اور اُن حضرات نے کرم فرماتے ہوئے گونڈل میں رونق افروز ہو کر اپنے انفاس قدسیہ و فیوض قادریہ برکاتیہ رضویہ سے حضرات اہل سنت کاٹھیاواڑ کو مشرف فرمایا۔ اور تشنہ کاموں کو سیراب کیا۔ بڑی مبارک محفلیں اور بابرکت جلسے ہوئے۔ فقیر حقیر نے ایک سہرا عرض کیا تھا۔ جس کے بعض اشعار ہدیۂ ناظرین ہیں ۔

قلم پہلے بنا تحریر بسم اللہ کا سہرا
پھر اس کے بعد حمد حق کا اچھا سا سہرا

چُنوں میں باغِ نعتِ مُصطفےٰ کے پھول اور کلیاں
تو پھر یا غوث کی لڑیوں میں گوندھوں خوشنما سہرا

شب معراج آقا بن کے دولہا عرش پر پہنچے
کہ تھا تاج شفاعت سر پہ رخ پر نور کا سہرا

براتی تھے فرشتے اور دُولہا سیّدِ عالم
دو عالم کو معطر کر رہا تھا آپ کا سہرا

خدا نے احمد مرسل کے سہرے کے تصدق میں
نبیوں اور رسولوں کو نبوت کا دیا سہرا

ہزاروں رحمتیں حق کی ہوں نازل شاہ طیبہ پر
کہ جن کے سر پہ محشر میں شفاعت کا رہا سہرا

ہو ان کے آل اور اصحاب پر بھی رحمتیں نازل
سجا جن موتیوں سے خوشنما اسلام کا سہرا

مرے سہرے کو سُن کر اہلِ سُنّت ہو رہے ہیں خوش
وہابی کے جگر پر لگ رہا ہے تیر سا سہرا

نجاست کے جو کیڑے ہیں انھیں پھولوں سے کیا نسبت
خدا نے اہلِ سُنّت کو ہے فرمایا عطا سہرا

خدا و مصطفیٰ کو گالیاں دیتے ہوں جو بے دین
تو چھوٹے کس طرح اُن کی زبانوں سے بھلا سہرا

حبیبِ حق نے فرمایا کہ خوشبو مجھ کو پیاری ہے
وہابیو بتاؤ ہو گیا کیوں ناروا سہرا

بسی خوشبو ہے شاہ طیبہ کی پھولوں میں کلیوں میں
جبھی تو سُنّیوں کے سر پر رہتا ہے سدا سہرا

رہیں کھرّوں کے منہ پر حشر میں بارود کے سہرے
جو کہتے ہیں کہ کفر و شرک ہے یہ باندھنا سہرا

شعارِ کفرو کافر میں تشبُّہ ہوتا ہے بیشک
شعارِ مشرکاں ہے کس طرح او بے حیا سہرا

حضورِ اعلیٰ حضرت کا یہ فیضاں دیکھو گونڈل میں
کہ بزمِ رضوی میں ہے ابنِ ہاشم کے بندھا سہرا

یہ فیضاں دیکھو گونڈل میں حضورِ اعلیٰ حضرت کا
کہ بزمِ رضوی میں ہے ابنِ آدم کے بندھا سہرا

بندھا ایوب اور عبد الکریم قادری کے سر
مبارک دونوں کو یارب بجاہ مصطفیٰ سہرا

مِرا نوشہ پھلے پھولے ہمیشہ باغ ہستی میں
خدائے پاک سے کرتا ہے جھک جھک کر دعا سہرا

خُدایا نوشۂ معراج کے سہرے کے صدقے میں
مبارک ہو مبارک ہو مرے نوشاہ کا سہرا

نہ لگ جائے نظر حُسّاد کی رُخسارِ جاناں پر
نقابِ رُخ بنا ہے اس لئے یہ جانفزا سہرا

خدا و مُصطفیٰ کا فضل اور احسان ہے اے ہاشم[ع]
دکھایا تم کو اس بیٹے کا پیارا دل رُبا سہرا

ہے اولادِ رسُولِ قاسمی سیدِ محمد پر
نیابت کا حضورِ اچھے میاں کی جانفزا سہرا

ہیں شیرِ بیشۂ سُنّت بھی اس جلسہ میں جلوہ گر
رہے فتح و ظفر کا ان کے سر پر دائما سہرا

مرے نوشاہ تجھ پر فضلِ حق رحمت نبی کی ہو
حمایت غوث کی تیرے لئے ہو پُرضیا سہرا

مسلمانوں کے سر پر باندھے جائیں فضل کے سہرے
مگر کھرّوں کے سر پر حشر میں ہو نار کا سہرا

مُحِبؔ قادری فیضِ حضورِ اعلیٰ حضرت سے
سُنائے حشر میں اللہ کے محبوب کا سہرا

---

ع ۔ اے آدم ۔ منہ غفرلہٗ

# منقبت

## در شان

حضور پرنور آقائے نعمت دریائے رحمت امام اہل سنت اعلیٰ حضرت عظیم البرکۃ مجدد اعظم دین و ملت

"شیخ الاسلام والمسلمین" تاج الفحول الکاملین راس العلماء الراسخین

مولانا مولوی الحاج مفتی

حافظ قاری شاہ ابو محمد عبد المصطفیٰ محمد احمد رضا خاں صاحب

قادری برکاتی آل رسولی بریلوی "رضی الرحمٰن"

۱۳۴۰ھ

اَیُّھَا الْبَحْرُ الْقَطَمْطَمْ اَیُّھَا الْحَبْرُ الْعَلَمْ
اَنْتَ شَیْخُ الْکُلِّ فِی الْکُلِّ سَیِّدِیْ اَحْمَدْ رَضَا

اَنْتَ مِفْضَالُ کِرَامُ اَنْتَ مِقْدَامُ ھُمَامُ
رُحْلَۃُ قَرْمُ ھُمَامُ سَیِّدِیْ اَحْمَدْ رَضَا

اِنْتِسَابِیْ مِنْکَ یَکْفِیْنِیْ لِحُسْنِ الْخَاتِمَہ
اَنْتَ لِیْ نُوْرُ الْقَبْرِیْ سَیِّدِیْ اَحْمَدْ رَضَا

اَنْتَ مَاوٰنَا الْفَخِیْمُ اَنْتَ مَلْجَانَا الْعَظِیْمُ
اَنْتَ مَوْلٰنَا الْکَرِیْمُ سَیِّدِیْ اَحْمَدْ رَضَا

اَنْتَ کَنْزُ لِیْ لِیَوْمِیْ اَنْتَ ذُخْرِیْ فِیْ غَدِیْ
اَنْتَ غَوْثِیْ اَنْتَ غَیْثِیْ سَیِّدِیْ اَحْمَدْ رَضَا

## اسی کتاب سے ............

مُحِبّین محبوب کے نام کو دردِ دل کا تعویذ بناتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ دردو دِل سے پاک ہے۔ اُس نے اپنے محبوب کے نام سے اپنے فرشتوں کی آنکھوں، حوروں کے سینوں، غلماں کی پیشانیوں، مسلمانوں کے دلوں، عرش وکرسی بلکہ تمام مُقدّس مقاموں کو زینت بخشی۔ ملائکہ کی محفل میں جائیے تو اُنھیں کا چرچا، حوروں کی اَنجُمنیں دیکھئے تو یہی غَلغَلَہ، پیارے محبوب کی دونوں جہان میں دُہائی پھر رہی ہے۔ ایک خدائی ہے کہ ان کے مُبارک قدموں پر گر رہی ہے۔ زمین والے، آسماں والے، جہان والے انھیں کے فدائی، انہیں کے شیدائی۔ دِل شب میں جاگ کر اللہ اللہ کرنے والے انہیں کے آرزومند، انہیں کے تمنّائی۔ حِل سے حرم تک، عرب سے عجم تک مختلف زبانوں پر اُن کی یاد جاری۔ شَرق سے غَرب تک، جُنوب سے شمال تک اُن کی یادگاری ہے۔ زبان والے توزبان والے ہیں بے زبانوں میں ان کی پُکار ہے۔ غرض خدا کی خدائی ہے کہ ان پر نثار ہے۔ حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شیر دیکھا اُن کا نام لیا، کُتّے کی طرح حفاظت کو ساتھ ہولیا۔ اُونٹ محنت سے عاجز آیا اُن کے آستانے پر فریاد لایا ؎

ہاں یہیں کرتی ہیں چڑیاں فریاد ہاں یہیں چاہتی ہے ہرنی داد

اسی در پہ شترانِ ناشاد گلۂ رنج وعنا کرتے ہیں


Publisher By

**Maktaba-e-Hashmatia**

Aljamiat-ul-Hashmati

Mushahid Nagar Mahim, Distt. Gonda(UP)INDIA

Mob: 9368173692,9760468846